تَعَلَّمُوا الفَرَائِضَ وَعَلِّمُوهَا النَّاسَ فَإِنَّهُ نِصْفُ الْعِلْم

(ابن ماجہ)

فرائض کو سیکھو اور اسے لوگوں کو سکھاؤ بیشک وہ نصف علم ہے

تقسیمِ میراث

محمد ایوب ندوی

استاذ حدیث و فقہ جامعہ اسلامیہ بھٹکل

مکتبہ الحسنا (دہلی)

ا

سلسلہ مطبوعات ۱۸۳ مکتبہ الحسنات، دہلی

TAQSEEM-E-MEERAS

(Mohd. Ayyub Nadvi)

ISBN 81-85729-02-6

ایڈیشن 2012

ناشر:۔

عبد المالک فہیم

مکتبہ الحسنات، دہلی™

3004/2، سرسید احمد روڈ، دریا گنج نئی دہلی ۔ 110002
فون:۔ 23271845 فون وفیکس 011-4156 3256
E-mail:alhasanatbooks@rediffmail.com
faisalfaheem@rediffmail.com

یہ کتاب مندرجہ ذیل پتہ سے بھی حاصل کی جاسکتی ہے

مکتبہ جامعہ اسلامیہ

دارالعلم ۳۱۔ محمد علی روڈ بھٹکل ۵۸۱۳۲۰ (این۔ کے)

مطبوعہ

ایچ۔ ایس۔ آفسیٹ پریس، دریا گنج، نئی دہلی۔۲

قیمت

₹ 60/-

فہرست

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرض مؤلف

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْن و الصَّلٰوۃ و السَّلَامُ عَلٰی سید نا محمد خاتم الانبیاء و المرسلین وعلیٰ آلہٖ وصحبہ اجمعین۔ اما بعد۔

ائمہ اربعہ کے متبعین نے علم الفرائض پر بے شمار مختصر و مفصل کتابیں تصنیف فرمائی ہیں بالخصوص علماء شوافع نے فرائض پر بہت کام کیا ہے عموماً فقہا نے اپنی کتب فقہیہ میں مسائلِ میراث کو کتاب الفرائض کے نام سے تحریر فرمایا ہے اس کے علاوہ بھی اس پہ مستقل کتابیں لکھی گئی ہیں مثلاً کتاب الترتیب، فتح القریب المجیب، التحفۃ الخیریہ، متن الرحبیۃ وغیرہ۔ ان تمام کتب میں الفوائد الشنشوریہ بہت مقبول و معروف ہے۔

اور علماء احناف نے بھی عربی میں بہت سی مفید کتابیں تصنیف کی ہیں مثلاً فرائض صنعانی، فرائض طحاوی وغیرہ اور اردو میں بھی قابل قدر خدمات انجام دی ہیں لیکن ہندوستان میں شوافع کی ایک معتدبہ تعداد ہونے

کے باوجود فقہ شافعی پر کام بہت کم ہوا، خاص طور پر علم الفرائض پر اب تک میری دانست میں کوئی مستقل کتاب نہیں لکھی گئی۔

بندہ کو زمانۂ تدریس میں اس بات کی ضرورت محسوس ہوئی کہ علم الفرائض پر ایک ایسی مختصر کتاب ترتیب دی جائے جس میں مسلک شوافع کی وضاحت کے ساتھ احناف کے مسلک کو بھی پیش کیا گیا ہو۔ یہی احساس اس کتاب کی تدوین کا باعث و محرک ہے۔

علم الفرائض دیگر علوم فقہیہ کے مقابلہ میں کچھ مشکل ہے۔ اس لئے کہ فرائض کی بنیاد علم حساب پر ہے اگر حساب سے کوئی شخص واقف ہو تو اس کے لئے اس علم کا سمجھنا اور سمجھانا دونوں آسان ہے اسی وجہ سے بعض حسابی چیزوں کو الگ سے باب باندھ کر سمجھایا گیا ہے۔

اس کتاب میں حتی الامکان اختصار سے کام لیا گیا ہے ساتھ ہی طلبہ کے لئے مشقیں اور آخر میں اس کے جوابات بھی دیئے گئے ہیں۔

اس کتاب کے اکثر مسائل التحفۃ الخیریۃ علی الفوائد الشنشوریۃ فی شرح المنظومۃ الرحبیۃ سے ماخوذ ہیں لہذا اس میں ماخوذہ مسائل کا حوالہ نہیں ہے نیز العذب الفارض، فتح القریب المجیب، فتح المعین، اعانۃ الطالبین، سراجی، ضیاء الفرائض اور تحفۃ المحتاج سے بھی استفادہ کیا گیا ہے اور ساتھ ہی ان کا حوالہ بھی دیا گیا ہے۔

اے اللہ تو ان حضرات کو جزائے خیر عطا فرما جن کے طفیل ناچیز کو

علم کی دولت ملی اور ان تمام حضرات کو بھی دنیا و آخرت کی کامیابیوں سے نواز دے جنھوں نے اس کی تالیف میں بندہ کا تعاون کیا۔ خصوصًا جناب مولانا محمد برہان الدین صاحب سنبھلی استاذ تفسیر وحدیث دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ جنھوں نے اپنی بے حد مصروفیت کے باوجود مسوّدہ کا مطالعہ فرمایا اور اپنے بیش بہا و قیع علمی مقدمہ سے کتاب کو زینت بخشی فجزاہُ اللّٰہُ خیر الجزاء۔ اور محترم مولانا شہباز صاحب اصلاحی جنھوں نے تقریبًا پوری کتاب کو حرف بحرف دیکھا اور اس کی اصلاح فرمائی، اللہ ان کو فلاح دارین سے سرفراز فرمائے۔ میں جناب عبد المالک فہیم صاحب کا بہت مشکور ممنون ہوں جنھوں نے اس کتاب کی نشر و اشاعت کا کام بحسن وخوبی انجام دیا۔

اے اللہ تیرے ہی فضل وکرم سے یہ کام پایۂ تکمیل کو پہنچا ہے تو اس کو قبول فرما اور اس کے نفع کو تا قیامت عام فرما اور اس کی خامیوں سے درگذر فرما۔

اے اللہ تو اس کے مرتب، والدین، اساتذہ، مشائخ، طابع و ناشر اور اس کے پڑھنے پڑھانے والوں اور ان کے حق میں دعائے خیر کرنے والوں اور تمام مسلمانوں کی مغفرت فرما۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝ وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى

الِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ
وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔

محمد ایوب ندوی
۱۳؍شوال ۱۴۰۹ھ
جامعہ اسلامیہ بھٹکل

⁂

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقدمہ

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی رسولہ الامین محمد واٰلہ وصحبہ اجمعین۔

اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ دین اسلام میں انسانی احساسات اور طبعی رجحانات اور فطری تقاضوں کی جیسی اور جتنی رعایت کی گئی ہے اس کی نظیر کسی بھی دوسرے مذہبی یا غیر مذہبی، وضعی یا غیر وضعی قانون میں ملنی نہ صرف دشوار بلکہ ناممکن ہے، یہ خالی دعویٰ یا خوش عقیدگی پر مبنی بے بنیاد خیال نہیں بلکہ دلائل وشواہد سے ثابت شدہ ایک حقیقت ہے، جس کی صداقت کوئی بھی انصاف پسند جب چاہے شرعی احکام کا غیر جانبدارانہ وحقیقت پسندانہ گہرا مطالعہ کر کے معلوم کر سکتا ہے۔

اسلام کے وسیع اور جامع نظام میں صرف انسان کی محدود زندگی کے ہی واسطے عادلانہ وحکیمانہ قوانین عطا نہیں کئے گئے ہیں بلکہ اس عارضی حیات کے خاتمہ کے بعد کے لئے بھی احکام وضوابط دیئے گئے

ہیں (جن کے نافذ کرنے کی ذمہ داری ظاہر ہے کہ) زندہ لوگوں پر ڈالی گئی ہے) اس کی ایک اہم مثال ترکہ و میراث کے نہایت وسیع اور جامع نظام میں ملتی ہے جو تمام اسلامی قوانین کی طرح بیحد متوازن اور عادلانہ اصول پر قائم ہے۔

اس نظام (قوانین میراث) کے متوازن اور منصفانہ ہونے کا صحیح اندازہ کچھ اس وقت ہوسکتا ہے جب اس کا دوسرے مذاہب اور ممالک کے، نیز زمانۂ جاہلیت میں رائج۔ نظامہائے ترکہ سے موازنہ کیا جائے۔

زمانۂ جاہلیت

عرب کے اندر زمانۂ جاہلیت میں ترکہ پانے کا اصل سبب یا یوں کہہ لیجئے کہ استحقاق ترکہ کا بنیادی اصول۔ رجولیت اور قوت تھا، اس لئے عورتوں کو مطلقاً۔ اور ضعفاء (بچوں کو) خواہ وہ جنس ذکور ہی سے کیوں[1] نہ ہوں، ترکہ کا مستحق نہیں سمجھا جاتا تھا۔ جیسا کہ بہت سے قابلِ اعتماد اور مستند علماء نے نقل کیا ہے، مثلاً مشہور مفسر قرآن ابو عبد اللہ محمد بن احمد الانصاری القرطبی (ف ۶۷۱ھ) نے بیان کیا ہے

وکانت الوراثة فی الجاهلیة بالرجولیة والقوة"[2]

---

[1] نرینہ اولاد (لڑکے) [2] تفسیر قرطبی (الجامع لاحکام القرآن ۵/ ۴۷۔ دار الکاتب العربی للطباعة والنشر ۱۳۸۷ھ۔ اور احکام القرآن ص ۵، ج ۲ للامام ابی بکر الجصاص (ف ۳۷۰ھ) میں ہے "فامّا ما یستحق بالنسب فلم یکونوا یورثون الصغار ولا الاناث و انما یورثون من قاتل علی الفرس وحاز الغنیمة (مطبوعہ دار الکتب العربی بیروت)

جاہلیت کے اس اصول و رواج کا پتہ ان روایات سے بھی چلتا ہے جو عام طور پر آیاتِ میراث کا شانِ نزول بتانے کے لئے کتبِ تفسیر میں ذکر کی گئی ہیں، مثلاً تفسیر طبری میں ہے کہ ایک خاتون نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی کہ:۔

یا رسول اللہ! توفی زوجی وترکنی وابنته فلم نورث، فقال عم ولدها یا رسول اللہ لا ترکب فرسا ولا تحمل کلا ولا تنکأ عدوا۔[1]

اے اللہ کے رسولؐ: میرے شوہر کا انتقال ہوگیا اس کے بعد میں اور اس کی بیٹی (وارث) زندہ ہیں لیکن ہمیں ترکہ سے محروم رکھا جارہا ہے، اس پر میت کا بھائی بولا کہ اے اللہ کے رسولؐ! یہ عورت (اور اس کی بیٹی) نہ تو گھوڑے پر سوار ہو سکتی ہے، نہ بوجھ اٹھا سکتی ہے اور نہ کسی دشمن کو زک پہنچا سکتی ہے۔

حالانکہ عقل عام کا تقاضا تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ ترکہ پانے کے سب سے زیادہ مستحق ضعفاء اور عورتیں ہی ہونی چاہئیں کیونکہ بچے اپنے ضعف اور عورتیں اپنی صنفی نزاکت کی وجہ سے عموماً خود کسبِ معاش

---

[1] تفسیر طبری ۴ / ۲۷۴ مطبوعہ مصطفی البابی الحلبی و اولادہ، بمصر تالیف امام جعفر محمد بن جریر الطبری (ف ۳۱۰ ھ)

کے اہل نہیں ہوتے، ایسی صورت میں وہ اپنے مورث، جو عموماً سرپرست
اور ان ضعیف و نازک ورثہ کے اخراجات کا ذمہ دار بھی ہوتا ہے۔ کی
وفات کے بعد اس کے ترکہ میں سے کچھ پانے کا استحقاق چھین لئے
جانے کے سبب بسا اوقات ضروریاتِ زندگی تک سے محروم ہوجاتے
ہیں اس کے نتیجہ میں بھوک اور پیاس سے تڑپ کر ہلاک ہوجانے کے
خطرہ سے دوچار ہوجانے کے علاوہ ان کے سامنے کوئی اور راہ نہیں
رہ جاتی، چنانچہ قاضی ابوبکر ابن العربی (ت ۵۴۳ھ) نے ٹھیک ہی
کہا ہے:

"ان الورثة الصغار الضعاف كانوا احق بالمال
من القوى، فعكسوا الحكم وأبطلوا الحكمة فضلوا
بأهوائهم وأخطاؤا في آرائهم۔[1]

کمزور، کم عمر ورثہ تو قوی وارثوں کے مقابلہ میں مال کے اور
زیادہ مستحق ہوتے ہیں، لیکن انھوں نے (جاہلیت کے زمانہ
میں) معاملہ کو بالکل الٹ دیا اور حکمت کو نظر انداز کیا جس
کے نتیجہ میں وہ گمراہ ہوئے اور خواہشِ نفس کا شکار بنے۔

یہودی مذہب

یہودیوں کے یہاں اصلاً تو خداوندی قوانین (جو حضرت موسیٰ علیہ السلام

---

[1] احکام القرآن لابن العربی ص۱۲۶ الطبعۃ الاولیٰ۔ مطبعۃ السعادہ۔ مصر

کے ذریعہ دیئے گئے تھے)۔ پر ترکہ کے احکام مبنی ہونے چاہیئے تھے لیکن تحریف کے بعد اب اس کی جو شکل ہے اس میں بنیادی طور پر "مرد ہونا" ہی ترکہ کا استحقاق پیدا کرتا ہے، عورتیں عموماً محروم رہتی ہیں جیسا کہ ڈاکٹر محمد یوسف موسیٰ مصری نے اپنی گرانقدر تالیف "الترکۃ والمیراث فی الاسلام" میں یہودی اصولِ وراثت کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھا ہے :

وعماد الأسرة عندهم هو الرجل بصفة عامة ولهذا لاحظ فى شريعتهم للمرأة من الميراث سواء كانت أما أو زوجة او بنتا أو اختا للمتوفى [1]

عام طور پر کنبہ میں بنیادی حیثیت اور سربراہی مرد کو ہی حاصل ہوتی ہے اس لئے ان کی شریعت میں عورت کا میراث میں کوئی حق نہیں ہوتا، خواہ عورت ماں ہو، بیوی ہو، بہن ہو، یا بیٹی ہو (مرنے والے کی) ...

اس بارے میں ستم ظریفی کی حد یہ ہے کہ شوہر تو اپنی بیوی کا ترکہ پاتا ہے لیکن بیوی اپنے شوہر کے ترکہ سے محروم ہی رہتی ہے ـــــ مزید یہ کہ بڑا لڑکا، چھوٹے لڑکوں کے مقابلہ میں اپنے باپ کے ترکہ میں دوہرا

---

[1] الترکۃ والمیراث فی الاسلام ص۱۲ (مطبعۃ المعرفۃ)

استحقاق رکھتا ہے[1]۔ حالانکہ پہلے یا بعد میں پیدا ہونا محض قدرتی اور غیر اختیاری چیز ہے، لیکن یہ بھی ان کے یہاں بڑے کو چھوٹے پر امتیاز بخش دیتی ہے۔ اگر پہلے یا بعد میں پیدا ہونے پر کسی امتیاز کی گنجائش ہوتی تو برعکس شکل میں ہونی چاہیئے تھی۔ یعنی چھوٹے کو شفقت کا زیادہ استحقاق رکھنے کی بنا پر۔ زیادہ مقدار کا حق دار ہونا چاہیئے تھا۔

رومن لا

رومن لا، جس کے "مبنی بر انصاف" ہونے کی مغربی ملکوں میں دھوم مچی ہوئی ہے اسی بنا پر مدتوں تک تقریباً سارے مغرب کا وہ سرکاری قانون بھی رہا ہے اور کچھ حصے اب تک رائج ہیں اور جسے ساری دنیا کا معلم قانون قرار دینے کی صدا اس قوت سے لگائی گئی کہ اس کی گونج مشرق بعید تک اتنی زور سے پہنچی یا (پہونچائی گئی) کہ اچھے اچھے اسے واقعی حقیقت باور کرنے لگے، اس "مبنی بر انصاف" لا، میں شادی شدہ لڑکیاں اپنے باپ کے ترکے سے محروم قرار دی گئی ہیں، عورتوں کی محرومی اسی پر ختم نہیں ہو جاتی بلکہ اس "منصفانہ" قانون میں ایک "انصاف" عورتوں کے ساتھ یہ کیا گیا کہ (کنبہ کے سربراہ) مرد کو یہ حق بھی دے دیا گیا ہے کہ وہ اپنے کنبہ کے افراد کو (جن میں عورتیں شامل ہیں) فروخت تک کر سکتا ہے بلکہ ان کی موت وحیات کا فیصلہ

---

[1] التركة والميراث في الاسلام ص۱۲ (مطبعة المعرفة)

بھی کر سکتا ہے اور انھیں ترکہ سے محروم بھی رکھ سکتا ہے۔ اس کا مطلب تو یہ ہوا کہ کنبہ کے بقیہ افراد کی حیثیت غلاموں بلکہ جانوروں جیسی ہوتی ہے! چنانچہ بیوی اپنے شوہر کے ترکہ سے محروم رکھی جاتی ہے[1]۔

مزید ستم ظریفی یہ ہے کہ لڑکا چاہے نکاحی عورت سے پیدا ہوا ہو یا بدکاری کے نتیجہ میں دونوں شکلوں میں وارث بنتا ہے[2]۔

ہندوستان

اصلی ہندو قانون وراثت میں نہ صرف عورتیں ترکہ سے محروم رہتی ہیں بلکہ بڑے لڑکے کے علاوہ بقیہ سب لڑکے بھی محروم رہتے ہیں جیسا کہ "منوسمرتی" میں ہے "ماں باپ کی تمام دولت کو بڑا بیٹا ہی لیوے[3]۔"

اسلام کا نظام وراثت

ان چند غیر اسلامی اصول و قوانین کی ایک جھلک دیکھنے کے بعد آئیے خالقِ حقیقی کے عطا کردہ نظامِ وراثت کی طرف۔ اور اس کا بنظرِ غائر مطالعہ کرنے کے بعد سوچئے کہ حقیقی انصاف و توازن اس میں ہے یا ان میں؟ اسلامی نظام وراثت کی بنیاد جیسا کہ امام غزالیؒ (ف ۵۰۵ھ) نے لکھا ہے۔ نسب[4] اور سبب پر ہے، چنانچہ اس نظام

---

[1] التركة والميراث في الاسلام [2] التركة والميراث في الاسلام

[3] منوسمرتی (اردو ترجمہ ص۱۸۱) مطبوعہ تاراچند چھپیر، تاجر کتب لاہوری دروازہ لاہور

[4] نسب سے مراد خونی رشتہ یعنی قرابت ہے، چنانچہ جو جتنا مورث (بقیہ حاشیہ ص۱۷)

کے اندر کسی حال میں بھی[۱] ترکہ سے محروم نہیں کیا گیا ہے۔ ان کے علاوہ بہت سی صورتوں میں پوتی، دادی، نانی بہن (کی تینوں قسمیں حقیقی علاتی، اخیافی) بلکہ بعض صورتوں میں پھوپی اور نواسی بھی ترکہ پانے کا استحقاق رکھتی ہیں اور پھر یہ کہ عمر میں کم یا زیادہ ہونے سے ترکہ کی مقدار میں کوئی فرق نہیں کیا جاتا، جس مقدار کا مستحق بڑا لڑکا ہوتا ہے اسی کا چھوٹا لڑکا بھی، کیونکہ جب سبب میں دونوں برابر ہیں تو قدر کے فرق کو غیر منصفانہ ہی کہا جائے گا (بلکہ دیکھا جائے تو جیسا کہ پہلے بھی کہا گیا ہے۔ چھوٹا۔ چونکہ شفقت کا زیادہ مستحق ہوتا ہے، اسی

(بقیہ حاشیہ صلا) سے قریبی رشتہ رکھتا ہے اتنا ہی ترکہ پانے میں مقدم رہتا ہے، اور سبب سے مراد شادی بیاہ کے نتیجہ میں پیدا ہونے والا... زوجین کے درمیان تعلق ہے، اسی بنا پر بیوی سے شوہر کو اور شوہر سے بیوی کو ترکہ پانے کا حق ملتا ہے، سبب کے اندر بعض اور امور بھی داخل ہیں۔ یہاں اختصاراً مزید تفصیل پیش نہیں کی جارہی ہے اس کے لئے دیکھئے امام غزالیؒ کی کتاب "الوجیز صـ۲۶ ج۱ (مطبعۃ الادب والمؤید ۱۳۱۷ھ) نیز دیگر کتب فرائض اور راقم الحروف کی کتاب "معاشرتی مسائل" کا باب پوتے کی وراثت

[۱] اس سے دو حالتیں۔ رق اور کفر مستثنیٰ ہیں، یہ حالتیں مرد کو بھی ترکہ سے محروم کر دیتی ہیں۔

لئے اگر تفاوت روا رکھا گیا ہوتا تو چھوٹے کا ترکہ زیادہ ہوتا بہ نسبت بڑے کے۔

ایک سطحی اعتراض

اسلامی وراثت پر بعض نادان (یا معاندین) ایک سطحی اعتراض یہ کرتے ہیں کہ "اسلامی قانون وراثت میں عورتوں کو مردوں سے آدھا ترکہ ملتا ہے اور یہ بات مرد و عورت کی مساوات کے خلاف ہے"۔ راقم نے مرد و زن پر، نیز خاص اس مسئلہ پر اپنی کتاب "معاشرتی مسائل" میں سیر حاصل بحث کی ہے۔ تفصیل کے طالب اسے دیکھیں۔ یہاں اسی سے بعض اقتباسات (معمولی تغیر کے ساتھ) پیش کئے جا رہے ہیں۔

اس اعتراض کا سبب اسلامی قوانین کے تمام پہلوؤں کا معترضین کے سامنے نہ ہونا ہے ورنہ انھیں معلوم ہونا چاہیئے تھا کہ عورت کو ترکہ کی جو مقدار بھی مل رہی ہے وہ شاید کبھی کسی اتفاقی اور ہنگامی ضرورت میں کام آتی ہو تو آجاتی ہو ورنہ اکثر رکھی ہی رہ جاتی اور "بینک بیلنس" بڑھانے کا سبب بنتی ہے، اس لئے یہ سمجھنا غالباً بیجا نہ ہوگا کہ شریعت نے ترکہ میں عورت کا حصہ مقرر کرکے در اصل اس کی دلجوئی اور قدر افزائی فرمائی ہے اور معاشرہ میں اس کا مقام بلند کیا ہے، ورنہ شرعی قوانین

---

[1] اس فرق کی مزید حکمتیں جاننے کیلئے دیکھئے حجۃ اللہ ص ۹۵ ج ۲ مطبوعہ مطبع خیریہ، مصر۔

پر مکمل طور سے عمل کئے جانے کی صورت میں عورت کے سامنے کوئی بھی مرحلہ ـــ بعض استثنائی اور مجبوری کی حالتوں کو چھوڑ کر۔ ایسا نہیں آتا جس میں اسے کسی کے نفقہ کا۔ حتیٰ کہ خود اپنے نفقہ کا بھی۔ شرعًا بار اٹھانا پڑتا ہو۔ اور پھر یہ امر مستزاد ہے کہ وہ نکاح کرتی ہے تو شوہر سے مہر لینے کی بھی حقدار بنتی ہے ـــ اس کے برخلاف مرد کی حالت یہ ہے کہ سنِ بلوغ اور کسبِ معاش کی قدرت آنے کے ساتھ ہی نہ صرف اپنی بلکہ دوسروں (مثلاً بیوی اور بعض صورتوں میں والدین نیز دیگر اقارب) کی ضرورتوں کا پورا کرنا بھی اس کے ذمہ ہو جاتا ہے، اور شادی کر لینے کے بعد نہ صرف یہ کہ بیوی کے تمام اخراجات ہی اس کے ذمہ عائد ہو جاتے ہیں بلکہ مہر۔ جو اکثر بڑی رقم ہوتی ہے۔ بھی اس پر لازم ہوتا ہے[1]

شرعی قانون کے ان تمام گوشوں پر نظر ڈالنے کے بعد۔ عورت کا ترکہ میں مرد سے آدھا حصّہ ہونے پر۔ کوئی بھی انصاف پسند اعتراض نہیں کر سکے گا (اسی طرح کے ایک دو مہمل اعتراضات اور کئے جاتے ہیں جن کے جوابات بھی بکثرت دیئے جا چکے ہیں خود راقم نے بھی مذکورہ کتاب میں دیئے ہیں تفصیل کے طالب اسے دیکھیں۔

---

[1] معاشرتی مسائل ص ۱۷۹۔ ۱۸۱ شائع کردہ مجلس تحقیقات ونشریات اسلام ندوۃ العلماء لکھنؤ پوسٹ بکس ۹۳

قانون میراث کی حیثیت

یہاں یہ بتانا بھی بے محل نہ ہوگا کہ میراث کا قانون اور اس کے مطابق مستحق ورثہ پر ترکہ تقسیم کرنے کا حکم، رضا کارانہ نہیں بلکہ وجوبی اور لازمی ہے جس پر عمل کرنا شریعت کے دیگر لازمی قوانین کی طرح واجب اور ضروری ہے۔ اس کی خلاف ورزی آخرت میں سخت سزا کی موجب ہونے کے علاوہ دنیا میں بھی نقصان رساں ہوتی ہے۔ (ہندوؤں کی نقل میں) مسلمانوں کے اندر بھی لڑکیوں کو غیر معمولی جہیز دینے اور "تلک" کی جو رسم مصیبت بلکہ عذاب بن کر نازل ہو رہی ہے بعید نہیں کہ وہ بھی ترکہ کی صحیح شرعی تقسیم نہ کرنے یعنی لڑکیوں اور بہنوں کو اس سے محروم کرنے کا ہی ایک نتیجہ ہو! اس کے علاوہ ایسی ناانصافی ہمیشہ خیر و برکت سے محرومی اور اکثر نزاع وجدال (لڑائی جھگڑوں) کا سبب بنتی ہے، کسی مستحق کو ترکہ سے محروم رکھنا شرعًا ایسا ہی ہے جیسا کہ کسی کا مال ناحق غصب کر لینا یا چھین لینا چنانچہ قرآن مجید میں احکام میراث بیان کرتے ہوئے فرمایا گیا ہے:

فَرِيضَةً مِّنَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا۔ [۱]

(یہ اللہ کی طرف سے مقرر کردہ لازمی حکم ہے اللہ تعالیٰ بہت جاننے والا اور حکمت والا ہے۔

---

[۱] سورۃ النساء آیت-۱۱

ایک سنگین جرم ترکہ کے قانون کی پامالی

لیکن کس قدر تعجب بلکہ صدمہ کی بات ہے ان قوانین کو شریعت خداوندی ماننے کا دعویٰ کرنے والے بہت سے افراد بھی ان کی اس طرح خلاف ورزی کرتے اور انھیں پامال کرتے ہیں کہ نسلوں پر نسلیں اس جرم میں مبتلا رہتے ہوئے گزر جاتی ہیں مگر وہ ذرہ برابر بھی خدا کا خوف اور آخرت کی بازپرس کے خطرہ کی پرواہ نہیں کرتے، مزید حیرت اس پر ہے کہ مجموعی طور پر دیندار اور پابند شرع کہے جانے والے بعض لوگ بھی بلاتکلف اس قانونِ شرعی کے خلاف عمل پیرا ہوتے ہیں اور ان میں بہت سے لوگوں کو شاید اس بات کا احساس بھی نہیں ہوتا کہ ترکہ کے مستحق افراد کو مثلاً بہنوں کا حصّہ نہ دے کر ظلم کیا جارہا ہے، حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب حکیم میں ترکہ کے احکام بیان فرمانے کے بعد متصلاً یہ بھی فرمایا ہے:

تِلْكَ حُدُوْدُ اللهِ .... وَمَنْ يَّعْصِ اللهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَتَعَدَّ حُدُوْدَهٗ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيْهَا وَلَهٗ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ[1]

یہ (احکام میراث بھی) اللہ کی طرف سے مقرر کردہ حدود ہیں.... اور جو بھی اللہ اور اس کے رسولؐ کی نافرمانی اور اس کی مقرر کردہ حدود پامال کرے گا اسے اللہ تعالیٰ آگ میں داخل

---

[1] سورۃ النساء آیت ۱۳، ۱۴

کرے گا جس میں وہ ہمیشہ رہے گا اور اس کے لئے نہایت

(تکلیف دہ اور) اہانت والا عذاب ہے۔"

ان آیات پر ایمان حقیقی جسے نصیب ہو وہ یقیناً خلاف ورزی کرنے والا نہ بنے گا اور کسی مستحق میراث کا حق دبانے کی جرأت نہ کر سکے گا۔[1]

قانون میراث کی خلاف ورزی سے اعمال حسنہ سوخت ہونے کا خطرہ

حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ (ف ۷۷۴ھ) جو عظیم مفسر ہونے کے ساتھ بڑے محدث بھی تھے۔ نے ان آیات کی تفسیر کرتے ہوئے متعدد احادیث بھی نقل کی ہیں، ان میں ایک یہ ہے جسے ترمذی وغیرہ کے حوالے سے ذکر کیا ہے:۔

ان الرجل ليعمل أو المرأة بطاعة الله

---

[1] چنانچہ جن حضرات کو اللہ تعالیٰ نے ایسا یقین عطا کیا، انھوں نے نہ صرف اپنی جانب سے اس میں کوئی سستی گوارہ نہیں کی بلکہ اپنے مورثین میں کسی کی طرف سے اس بارے میں کوتاہی کے امکان و احتمال کی تلافی کی بھی کوشش کی، جیسا کہ حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ کے حالات میں ملتا ہے کہ موصوف کو اس بات کا شبہ ہو گیا تھا کہ ان کے والد مرحوم سے اس بارے میں کچھ فروگذاشت ہو گئی ہے تو اس کی تلافی کے لئے حضرت حکیم الامت نے کس قدر محنت و کوشش فرمائی وہ ایک قابل نمونہ چیز ہے تفصیل کے لئے دیکھئے، "اشرف السوانح" اور "تجدید دین کامل" از: مولانا عبد الباری ندویؒ۔

ستين سنة ثم يحضرهما الموت فيضران في الوصية فتجب لهما النار (رواہ ترمذی وابن ماجہ)[1]

"مطلب یہ ہے کہ اگر کسی مرد یا عورت نے ساٹھ سال تک بھی مسلسل خدا کی اطاعت وفرمانبرداری میں گزارے ہوں لیکن مرتے وقت (خلاف اصول شرع) کسی کو کچھ دینے کی وصیت کردی تو اس کی ساری طاعت وعبادت اکارت ہو جائے گی اور اسے جہنم میں داخل کیا جائے گا۔"

مقام غور بلکہ جائے خوف ہے کہ ساٹھ ستر (ایک روایت میں ستر کا بھی ذکر ہے) سال مسلسل عبادت واطاعت کرنے والا بھی اگر قانون ترکہ و وصیت کی خلاف ورزی کرے تو اس کے لئے ایسی شدید وعید آئی ہے، پھر جب پوری زندگی (یا اس کا بیشتر حصہ) قوانین شریعت توڑنے میں گزر گئی۔ جیسا کہ اکثر مسلمانوں کا آج کل حال ہو گیا ہے تو خلاف ورزی پر کتنی سخت سزا ملے گی؟ اس کا اندازہ مشکل نہیں۔

علماء ومصلحین کی ذمہ داری

ہمارے معاشرہ میں خاصی مدت سے میراث کے قوانین کی جس بڑے پیمانہ پر خلاف ورزی ہو رہی ہے اس کی وجہ سے خواص (مصلحین وعلماء) پر خاص طور سے یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ اس کے خلاف ہر ممکن قدم

---

[1] تفسیر ابن کثیر ص ۴۶۱ مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ

اٹھائیں، ورنہ خطرہ ہے کہ عمومی قانون شکنی کی بنیاد پر اگر عذاب خداوندی آئے تو یہ 'ساکتین' - (خاموش رہنے والے بھی) لپیٹ میں آجائیں (لاقدر اللہ)

قانون ترکہ کی اہمیت

قانون میراث کی اہمیت کا اندازہ لگانے کے لئے تنہا یہ بات کافی ہے کہ قرآن مجید جس میں بالعموم تفصیلی احکام کے بجائے اجمالی احکام اور اصول وقواعد بیان کرنے پر اکتفا کیا گیا ہے اس میں ترکہ کے تفصیلی احکام دیئے گئے ہیں، یعنی اکثر ورثہ کے حصے بتا دیئے گئے ہیں، اور صرف اسی پر بس نہیں کیا گیا بلکہ درمیان میں۔ ایک سے زائد بار۔ وعدو وعید کا انداز بھی اختیار کیا گیا ہے، اور جن ورثہ کے جو حصے مقرر کئے گئے ہیں ان کے حکیمانہ اور منصفانہ ہونے کا بھی ذکر ہے، آبَاؤُكُمْ وَأَبْنَاؤُكُمْ لَا تَدْرُونَ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا فَرِيضَةً مِّنَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا۔ وغیرہ میں یہی بات کہی گئی ہے، اس آیت کا مقصود یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے علم وحکمت کے تقاضے سے۔ قرآنی قانون کے مطابق۔ بعض صورتوں میں والدین کو ترکہ میں زیادہ حصہ دلایا ہے اور بعض حالات میں اولاد کو، تو ہو سکتا ہے کہ کسی کو اس تقسیم پر بعض اوقات نظر کی کوتاہی اور علم کی کمی کی بنا پر خلاف مصلحت ہونے کا گمان ہو۔ ایسی صورت

میں خداوند تعالیٰ کی صفات۔ علم وحکمت۔ کو سامنے رکھ کر غلط فہمی کا ازالہ کرلیا جائے۔ علاوہ ازیں حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں علم الفرائض۔ کہ جس سے میراث کے تفصیلی حالات معلوم ہوتے ہیں کو "نصف العلم" کہا گیا ہے اور اس کے سیکھنے سکھانے کی تاکید کی گئی ہے الفاظ حدیث یہ ہیں:

"تعلّموا الفرائض وعلّموها النّاس فانّهٗ نصف العلم[1]

علم فرائض سیکھو اور سکھاؤ کیونکہ یہ نصف علم ہے۔"

اسے "نصف علم" کہنے کی ایک وجہ ابن کثیرؒ نے یہ بتائی ہے کہ "سب لوگوں کا اس سے سابقہ پڑتا ہے[2]" اس علم کی اہمیت کا ہی یہ اثر ہے کہ ہر دور کے ممتاز علماء نے اس کی طرف توجہ دی اور اس موضوع پر کتابیں لکھیں (ان سب کی اصل تعداد اللہ عالم الغیب کے علاوہ اور کوئی نہیں جانتا)

چنانچہ اس موضوع پر مستقل کتابیں لکھنے کا ذکر دوسری صدی ہجری سے ہی ملنے لگتا ہے، صاحب کشف الظنون کی تصریح کے مطابق ابوبکر ایوب السختیانی البصری التابعی (ف ۱۳۱ھ) نے فرائض ایوب البصری کے نام سے کتاب لکھی، اور امام ابوحنیفہؒ نے نیز ان کے معاصرین میں ابن ابی لیلیٰ

---

[1] کشف الخفاء ومزیل الالباس ص ۳۰۸ ج ۱۔ بحوالہ ابن ماجہ۔ دارقطنی، حاکم نسائی، دارمی وغیرہا (اگرچہ اس کی سند میں اصحاب فن نے کچھ کلام کیا ہے)

[2] ابن کثیر ص ۴۵۷ ج ۱ (لانه یبتلی به الناس کلهم)

اور ابن شبرمہ نے بھی فرائض پر کتابیں لکھیں اس کے بعد اس فن پر سب سے زیادہ مبسوط کتاب محمد بن النصر مروزی کی وجود میں آئی اس کے بارے میں ابن السبکی نے یہ رائے ظاہر کی ہے کہ ھو کتاب جلیل القدر لم مزید علی حسنہ (کشف الظنون[1]) اس کے علاوہ بے شمار چھوٹی بڑی کتابیں لکھی گئیں جن میں یوسف بن عبد اللہ القرطبی (ف ۴۶۳ھ) کی فرائض ابن عبد البر مبشر بن احمد بن علی بن حمد الحاسب الشافعی (ف ۵۸۹ھ) کی فرائض ابی الرشید، ابو الرجاء مختار بن محمود الحنفی (ف ۶۵۸ھ) کی فرائض الزاہدی، مشہور کتابیں ہیں، لیکن ان سب میں سراج الدین محمد بن عبد الرشید السجاوندی الحنفی ــــ کی کتاب "الفرائض السراجیہ" (معروف بہ سراجی) کو جو شہرت و قبولیت حاصل ہوئی (اور جس میں اب تک کمی نظر نہیں آتی) وہ کسی اور کتاب کا حصّہ نہ بن سکی اس کی شہرت و قبولیت ہی کی ایک علامت یہ ہے کہ اس کے شروح و حواشی اتنی کثرت سے لکھے گئے کہ جن کی نظیر نہیں ملتی۔

حاجی خلیفہ کے الفاظ ہیں " واشتغل بشرحها جم غفير من العلماء[2]" اس کے بعد موصوف نے سراجی کی بیس سے زیادہ مستقل شرحوں کا تذکرہ کیا ہے اور پھر حواشی کا، جو ان کے علاوہ ہیں جن کی تعداد

---

[1] کشف الظنون للکاتب چلپی المعروف بہ حاجی خلیفہ (ف ۱۰۶۷ھ) مطبوعہ دار الفکر ۱۴۰۲ھ ۱۹۸۲ء کالم ۱۲۴۵ ج ۲ [2] " " " صفحہ ۱۲۴۸

اس سے بھی زیادہ ہے (ذٰلك فضل الله يؤتيه من يشاء) اور آج بھی بحمد اللہ اس موضوع پر چھوٹی بڑی کتابیں برابر لکھی جا رہی ہیں۔ (اللّٰھم زد فزد)

چنانچہ ہمارے ندوی عزیز مولوی محمد ایوب ندوی سلمہٗ اللہ تعالیٰ و وفقہ الاعمال و مدّ فی عمرہٖ استاد جامعہ اسلامیہ بھٹکل۔ جو ایک ذی استعداد عالم اور ذہین و محنتی ہونے کے ساتھ تصنیفی سلیقہ اور فقہ سے خصوصی مناسبت رکھتے ہیں اور متعدد قیمتی کتابوں کے مصنف ہیں۔ نے بھی اس موضوع پر قلم اٹھایا اور ایک مفید رسالہ بنام "تقسیم میراث" لکھا ہے جس کے اندر فقہ شافعی کے مطابق دیگر مکاتب فقہ کی رعایت کرتے ہوئے تقسیم میراث کے تفصیلی احکام بیان کئے گئے ہیں (عزیز موصوف جس علاقہ میں رہتے ہیں اس میں اکثریت فقہ شافعی پر عمل کرنے والوں کی ہے اور وہ خود بھی اسی مسلک کے ہیں) آں عزیز نے اپنے حسن ظن کی بنا پر جو انھیں اس حقیر سے ہے یہ خواہش ظاہر کی کہ راقم ان کا زیرِ نظر رسالہ دیکھے اور اس پر مقدمہ نیز رائے لکھے۔ اپنی بے بضاعتی اور مشاغل اگرچہ اس کی اجازت نہیں دیتے تھے لیکن عزیز گرامی قدر کی فرمائش کی تکمیل کئے بغیر بھی چارہ کار نظر نہیں آیا۔ چنانچہ اس کے لئے وقت نکالا اور رسالہ کا معتد بہ حصہ پڑھ لیا جس سے اندازہ ہوا کہ نوجوان مصنف کو اللہ تعالیٰ نے اس فن سے خاص مناسبت عطا فرمائی ہے اور وہ اپنے رسالہ میں نوخیز نہیں بلکہ کہنہ مشق مصنف اور صاحبِ فن نظر آتے ہیں۔

(اللّٰھُمَّ بارِك لہٗ فِی عمرہٖ وعلمہٖ وعملہٖ ورِزقہٖ)
جتنا حصّہ دیکھا اس میں (لفظی ترمیم واصلاح کی ضرورت کے علاوہ)
کوئی خاص قابلِ اعتراض بات نظر نہیں آئی بلکہ اس اعتراف میں بھی کوئی
تامل نہیں کہ خود راقم کو فائدہ پہنچا اور اس کی معلومات میں اضافہ ہوا۔
اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ رسالہ کو نافع ومقبول بنائے اور
مصنف کی محنت وسعی مشکور فرمائے۔

والسلام
احقر

محمد برہان الدین سنبھلی

دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ
۲۴ شوال ۱۴۰۶ھ بمطابق
۲۹ اکتوبر ۱۹۸۶ء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

علم الفرائض

وجہ تسمیہ فرائض فریضہ کی جمع ہے اور فرض کے ایک معنیٰ معین کرنے کے بھی ہیں اور فریضہ کے شرعی معنیٰ وارث کے مقررہ حصّہ کے ہیں ورثہ میں عصبات کے مقابلہ میں ذوی الفروض زیادہ ہونے کی وجہ سے اس علم کو علم الفرائض کہتے ہیں۔

تعریف علم الفرائض تقسیم میراث اور حساب کے اُن اصولوں کے جاننے کو کہتے ہیں جن سے ورثہ کے حالات اور اُن کا حصّہ معلوم کیا جائے۔

موضوع اس کا ترکہ ہے یعنی اِس میں میت کی میراث پر بحث کی جاتی ہے۔

غایت یہ ہے کہ ترکہ میں حقداروں میں سے ہر ایک کا حصّہ معلوم ہو جائے۔

فضیلت :۔ حدیث شریف میں آیا ہے؛

تَعَلَّمُوا الفَرَائِضَ وَعَلِّمُوهَا النَّاسَ فَإِنَّهُ نِصْفُ العِلْمِ[1]۔

یعنی "فرائض کو سیکھو اور اُسے لوگوں کو سکھاؤ بیشک وہ نصف علم ہے"
اس کو نصف علم کہنے کی مختلف وجوہات ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ انسان کی دو حالتیں ہوتی ہیں ایک زندگی کی حالت اور ایک موت کی حالت چونکہ فرائض کے مسائل موت کی حالت سے متعلق ہیں لہٰذا اس کو نصف علم کہا گیا ہے۔

ترکہ

آدمی انتقال کے وقت جن چیزوں کا مالک تھا وہ سب ترکہ و میراث کہلاتی ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ اس کی غیر منقولہ جائیداد مثلاً زمین باغ مکان وغیرہ۔
۲۔ منقولہ جائیداد مثلاً سونا چاندی زیورات سامان تجارت فرنیچر اس کے کپڑے برتن وغیرہ۔

(۳) نقدی

(الف) وہ روپیہ جو نقد کی شکل میں موجود ہو۔
(ب) وہ قرض جو دوسرے کے ذمہ واجب الادا ہو مثلاً ڈپوزٹ کی رقم۔

---

[1] ابن ماجہ صہ ۱۹۹

(ج) وہ روپیہ جو اس نے کسی بینک میں جمع کیا ہو یا اس کے پاس سیونگ سرٹیفکیٹ (Saving Certificate) کی شکل میں موجود ہو، اس جمع شدہ رقم پر جو سود کا اضافہ ہوتا ہے وہ میراث نہیں ہے بلکہ وہ فقراء کا حق ہے۔

(د) لائف انشور کرانا اگرچہ ناجائز ہے لیکن اگر اس نے لائف انشور کرایا ہو یا جتنی رقم پریمیم کی اس نے جمع کی وہ تو اسی کی ملکیت ہے بقیہ رقم کا وہ مالک نہ ہوگا لہذا وہ رقم فقراء میں بلانیت ثواب تقسیم کرنی ہوگی۔

(ر) اگر وہ کسی کمپنی میں ملازم رہا ہو تو پراویڈنٹ فنڈ اور بونس کی رقم سروس گریجویٹی Service gratuity بھی میراث میں شامل ہوگی۔

نوٹ :۔ ملازم کے انتقال پر موت کی تلافی Death Compensation کے طور پر جو رقم ملتی ہے اس میں میراث جاری نہ ہوگی۔ پسماندگان میں سے جن کو کمپنی دے گی اور جس قدر دے گی وہی اس کا مستحق ہوگا۔

مصارفِ ترکہ

میت کے ترکہ سے ترتیب وار چھ حقوق متعلق ہوتے ہیں۔

(۱) سب سے پہلے عین ترکہ سے جو حق متعلق ہو اس کو ادا کریں گے خواہ وہ حقوق اللہ میں سے ہو جیسے نذر[1] یا حقوق العباد میں سے ہو جیسے رہن[2] اور بقدرِ نصاب مال باقی ہو تو سب سے پہلے زکوٰۃ ادا کریں گے۔

(۲) اس کے مال سے بغیر اسراف و کفایت کے تجہیز و تکفین کا سامان کیا جائے گا۔ اگر وہ فقیر ہو تو وہ شخص اس کا ذمہ دار ہوگا جس کے ذمہ زندگی میں اُس کا نفقہ ہو ورنہ بیت المال اس کا انتظام کرے گا اگر بیت المال کا نظم نہ ہو تو پھر مالدار مسلمانوں کے ذمہ یہ فرض عائد ہوگا اور بیوی چاہے مالدار ہو یا غریب اس کی تجہیز و تکفین کا خرچہ اس کے شوہر کے ذمہ ہوگا۔

(۳) پھر اُس مال سے حقوق اللہ ادا کئے جائیں گے مثلاً حج بدل کفارہ وغیرہ، اسی طرح اگر میت نے زکوٰۃ ادا نہ کی ہو تو میت کی طرف

---

[1] نذر کی صورت یہ ہے مثلاً میں اللہ کے لئے اس جانور کی قربانی کی نذر مانتا ہوں تو اس جانور کو ترکہ سے الگ کریں گے [2] رہن کی صورت یہ ہے کہ مثلاً میت نے قرض لے کر اپنا گھر رہن میں رکھا ہو، تو پہلے اس کے ترکہ سے یا گھر بیچ کر اس کا قرض ادا کیا جائے گا۔

سے سابقہ تمام سالوں کی زکوٰۃ ادا کی جائے گی اور نقد روپیہ نہ ہونے یا ناکافی ہونے کی صورت میں ترکہ کا مال یا جائیداد فروخت کرکے زکوٰۃ ادا کی جائے گی۔

(۴) پھر اُس مال سے قرض ادا کیا جائے گا[1]

(۵) پھر بقیہ مال کے تہائی حصّہ سے اُس کی وصیت پوری کی جائے گی وارث کے حق میں وصیت صحیح نہیں ہے[2]

(۶) پھر ورثہ میں اس کی میراث تقسیم کی جائے گی ورثہ میں سب سے پہلے ذوی الفروض پھر عصبہ نسبی کو دیں گے اگر یہ دونوں نہ ہوں تو عصبہ سببی کو دیں گے ــــ اگر ورثہ میں صرف ذوی الفروض ہوں اور ان کو دینے کے بعد مال بچ جاتا ہو تو بچا ہوا مال یا ذوی الفروض اور عصبات میں سے کوئی نہ ہو تو پورا مال اسلامی حکومت کے بیت المال میں داخل کیا جائے گا۔ اگر بیت المال نہ ہو یا بیت المال ہو لیکن اس کا نظم ٹھیک نہ ہو تو ذوی الفروض پر رد ہوگا، لیکن زوجین پر رد نہ ہوگا اور اگر ان میں سے کوئی نہ ہو تو ذوی الارحام وارث ہوں گے۔

❊

---

[1] حالت صحت میں اقرار سے ثابت شدہ قرض کو حالت مرض میں اقرار سے ثابت شدہ قرض پر مقدم نہیں کیا جائے گا، حالت مرض میں اگر کوئی آدمی وارث کے حق میں اقرار کرے تو اس کا اقرار مانا جائے گا۔ البتہ دیگر ورثہ اس سے قسم کھلا سکتے ہیں۔

[2] پوتا اولاد کی موجودگی میں چونکہ وارث نہیں ہے لہٰذا اس کے حق میں وصیت درست ہے۔

ہبہ اور وصیّت کے متعلق چند مسائل

عام طور پر وارث کے حق میں وصیت صحیح نہیں ہوتی چاہے اس کی مقدار ایک تہائی مال سے کم ہو لیکن کوئی وارث کے حق میں وصیت کر دے اور وصیت کرنے والے کے انتقال کے بعد تمام بالغ وسمجھ دار ورثہ اس پر راضی ہوں تو اس وقت وارث کے حق میں وصیت صحیح اور نافذ ہوگی۔ مرض الموت کے عطیہ جات و ہبہ بھی وصیّت کے حکم میں ہیں، لہٰذا مرض الموت میں کوئی اپنے وارث کو ہبہ نہیں کر سکتا لیکن اگر کوئی ہبہ کر دے تو اس کا نفاذ اس کے تمام ورثہ کی اجازت پر موقوف ہوگا۔ ہوگا ______ لہٰذا کوئی اپنے مرض الموت میں ایک تہائی مال سے زیادہ کسی غیر وارث کو ہبہ کرے یا وقف کر دے یا خیرات کر دے تو ایک تہائی مال کی حد تک اُس کا وقف وغیرہ صحیح ہوگا اس سے زائد میں صحیح نہیں ہوگا الّا یہ کہ تمام بالغ و عاقل ورثہ کی اجازت ہو اور اگر ورثا میں نابالغ بچے ہوں تو اُس وصیت یا ہبہ کو سنِ رُشد پر موقوف رکھیں گے اور اُن کے بالغ وسمجھدار ہونے پر اُن کی مرضی کے مطابق عمل کریں گے اور اگر ورثہ میں پاگل افراد ہوں جن کے افاقہ کی امید نہ ہو تو ان کے حصہ میں وصیّت نافذ نہ ہوگی۔

اگر کسی آدمی کو یہ خطرہ ہو کہ میرے مرنے کے بعد میرے ورثہ تقسیم میراث کے سلسلہ میں آپس میں جھگڑا کریں گے تو وہ اپنے تمام مال کو ان کے حصہ کے بقدر تقسیم کر کے وصیت کر سکتا ہے لیکن اس وصیت کا نفاذ ورثہ کی اجازت پر موقوف ہوگا اگر ورثہ مورث کے انتقال کے بعد

اس کی تقسیم پر راضی ہوں تو ٹھیک ورنہ دوبارہ تقسیم کر سکتے ہیں۔ اگر باپ اپنی زندگی میں اپنا پورا مال تقسیم کر کے اپنی اولاد وغیرہ کو ہبہ کر کے ان کے حوالہ کرنا چاہے تو بیٹے اور بیٹیوں یا پوتوں اور نواسوں میں مساوات سنّت ہے، کسی کو کچھ دے کر کسی کو محروم کرنا یا کسی کو کم اور کسی کو زیادہ دینا مکروہ ہے اور بعض علماء کے نزدیک حرام ہے لیکن وہ اگر کسی بیٹے یا بیٹی کو حسن سلوک، دین داری یا ضرورت کی وجہ سے زیادہ دینا چاہے تو بلا کراہت دے سکتا ہے۔

چند حل شدہ سوالات

سوال:۔ ذاکر کے انتقال کے وقت اس کا کل ترکہ ۱۵۲۵۰ روپیہ تھا جس میں ایک پانچ سو کا بکرا بھی تھا، ذاکر نے اس بکرے کی قربانی کی نذر مانی تھی اس پر ۵۰۰ قرض تھا، نیز اس نے ایک مدرسہ کے لئے پانچ ہزار روپے کی وصیت کی تھی اس کی

تجہیز وتکفین پر ۲۰۰ روپے خرچ ہوئے بتائیے ورثہ کے لئے کتنی
رقم بچے گی۔

جواب: سب سے پہلے اس کے ترکہ سے اس بکرے کو الگ کریں گے۔
تجہیز وتکفین کے بعد اس کا قرض ادا کیا جائے گا۔

۵۰۰ بکرے کی قیمت
۲۰۰ تجہیز وتکفین
۵۰۰ قرض

۱۵۲۵۰ – ۱۲۰۰ = ۱۴۰۵۰

پھر ۱۴۰۵۰ روپے کے $\frac{1}{3}$ سے اس کی وصیت پوری کی جائے گی۔

۱۴۰۵۰ × $\frac{1}{3}$ = ۴۶۸۳٫۳۳

۱۴۰۵۰ جملہ ترکہ میں سے
۴۶۸۳٫۳۳ – وصیت کے مطابق $\frac{1}{3}$ وضع کرنے سے
۹۳۶۶٫۶۷ روپیہ ورثہ کے لئے بچے گا

سوال: فرید ایک دوکان کا مالک تھا اس نے بیس سال تک دوکان
چلائی، دوکان میں عموماً ایک لاکھ کا مال رہتا تھا لیکن زکوٰۃ کبھی
ادا نہیں کی آخر کار دوکان دیوالیہ ہوگئی اور دوکان ختم ہوگئی اس
کے انتقال کے وقت صرف اس کا ایک لاکھ کا مکان تھا، نقدی روپیہ
کچھ نہیں تھا، اس کی تجہیز وتکفین اس کے بھائی نے اپنی طرف سے

انجام دی، اب ورثہ کے لئے کتنا بچے گا۔

جواب: چونکہ مورث نے زکوٰۃ ادا نہیں کی لہذا اب وارثوں کا فرض ہے کہ سب سے پہلے بیس سال کی زکوٰۃ کا اندازہ لگائیں اگر ایک لاکھ کا اسٹاک رہتا ہو تو اندازاً سالانہ ڈھائی ہزار روپے زکوٰۃ واجب ہوتی ہے۔

$$\frac{۲۰ \times ۲۵۰۰}{۵۰۰۰۰}$$

لہذا بیس سال کی جملہ پچاس ہزار زکوٰۃ واجب ہوگی، اب وہ مکان بیچ کر پہلے پچاس ہزار زکوٰۃ ادا کی جائے گی اور بقیہ پچاس ہزار ورثہ میں تقسیم ہوگا۔

سوال: زید کے انتقال کے وقت اس کے پاس نقد دس ہزار روپے ایک مکان مع فرنیچر اور باغ تھا مکان کی قیمت پچاس ہزار اور باغ کی قیمت ڈیڑھ لاکھ اس نے پچاس ہزار روپے قرض لے کر مکان گروی رکھا تھا اس کی تجہیز و تکفین پر تین سو روپے خرچ ہوئے اور اس پر پہلے کی دو ہزار زکوٰۃ کی رقم واجب الادا تھی، اب وارثوں کے لئے کتنا بچے گا؟

جواب: اس کی وفات پر سب سے پہلے زکوٰۃ ادا کریں گے پھر مکان بیچ کر قرض ادا کریں گے پھر اس کی تجہیز و تکفین کا سامان کریں گے اور

باقی جائیداد ورثہ میں تقسیم ہوگی

قرض	۵۰۰۰۰	کل جائیداد کی رقم	۲۱۰۰۰۰
تجہیز	۳۰۰	جملہ وضع	۵۲۳۰۰
زکوٰۃ	۲۰۰۰	باقی رقم برائے ورثا	۱۵۷۷۰۰
جملہ	۵۲۳۰۰		

سوال: حامد ایک مالدار مستطیع آدمی تھا اور حج فرض ہونے کے باوجود فریضہ حج ادا کئے بغیر اس کا انتقال ہوگیا۔ انتقال کے وقت اس کے پاس کُل ڈیڑھ لاکھ کی جائیداد تھی نیز اس کے اکاؤنٹ میں ۵۰۰۰ روپے تھے اس میں دو ہزار سود کے تھے اس کی تجہیز و تکفین پر اس کے بیٹے نے اپنی طرف سے ۵۰۰ روپے خرچ کئے اب ورثہ کے لئے کتنا مال بچے گا۔

جواب: جائیداد ۔۔۔ ۱,۵۰,۰۰۰

بینک ۔۔۔ ۳۰۰۰ (دو ہزار سود کی رقم ترکہ میں شامل نہیں ہوگی)

کل ترکہ ۱,۵۳,۰۰۰

برائے حج تخمینہ ۔۔۔ ۳۳۰۰۰

وارثوں کا حصہ ۔۔۔ ۱,۲۰,۰۰۰

احناف کے نزدیک مصارف ترکہ کی ترتیب یہ ہے

۱۔ سب سے پہلے بغیر اسراف وکمی کے اس کی تجہیز وتکفین کی جائے گی اس کی تفصیل میں احناف وشوافع کا مسلک یکساں ہے۔

۲۔ پھر اس سے قرض ادا کیا جائے گا۔ ——— گواہوں سے ثابت شدہ قرض اور حالت صحت میں اقرار سے ثابت شدہ قرض کو حالت مرض میں اقرار سے ثابت شدہ قرض سے پہلے ادا کیا جائے گا، قرض کی ادائیگی کے بعد بقیہ مال کے تہائی حصہ سے اس کی وصیت پوری کی جائے گی۔

(۳) اگر میت کے ذمہ حقوق اللہ ہوں مثلاً زکوٰۃ، فرض حج نماز[1] روزہ کا فدیہ یا کفارہ وغیرہ تو اگر میت نے اس کی وصیت کی ہو تو صرف ایک تہائی مال سے اس کی وصیت پوری کی جائے گی اور اگر وصیت نہ کی ہو تو ورثہ کے ذمہ اس کی ادائیگی ضروری نہیں ہے البتہ اگر بلا وصیت میت کی طرف سے کوئی حج کرے تو انشاء اللہ میت کو ثواب مل جائے گا۔

---

[1] احناف کے نزدیک میت کی طرف سے روزہ نہیں رکھ سکتے اور نماز بھی نہیں پڑھ سکتے اور نماز روزہ کا فدیہ نصف صاع گیہوں ہے جو تقریباً پونے دو کلو ہوتا ہے

(۴) پھر ورثہ میں اس کی میراث تقسیم کی جائے گی ورثہ میں سب سے پہلے ذوی الفروض پھر عصبہ نسبی وارث ہوں گے اور اگر یہ دونوں نہ ہوں تو عصبہ سببی وارث ہوں گے جس کی تفصیل آگے آئے گی۔

(۵) ردعلیٰ ذوی الفروض:۔ ذوی الفروض کو دے کر ترکہ بچ جائے اور عصبات نہ ہوں تو زوجین کے علاوہ بقیہ ذوی الفروض پر رد ہوگا۔

(۶) ذوی الارحام:۔ زوجین کے علاوہ اگر کوئی وارث نہ ہو تو زوجین کی موجودگی میں باقی مال کے اور زوجین کی غیر موجودگی میں کل مال کے ذوی الارحام وارث ہوں گے۔

(۷) مولی الموالاۃ:۔ ایسا شخص جس کا کوئی وارث یا ذورحم نہ ہو اس نے ایک آدمی سے معاہدہ کیا ہو تم میرے مولیٰ (کفیل) ہو میری وفات کے بعد میرے وارث تم ہو اگر مجھ سے کوئی جرم ہو جائے تو تم کو تاوان دینا ہوگا اور وہ یعنی مولیٰ اس کو قبول کرلے تو اس شخص کے مرنے کے بعد اگر زوجین میں سے کوئی موجود ہو تو اس کو اپنا حصہ ملے گا اور باقی مال مولیٰ کو ملے گا اور زوجین میں سے کوئی موجود نہ ہو تو پورا مال مولیٰ کو ملے گا لیکن مولیٰ کے مرنے پر اس کا پورا ترکہ اس شخص کو نہیں ملے گا اِلّا یہ کہ یہ معاہدہ جانبین سے ہوا ہو۔

(۸) مقر بالنسب علیٰ غیرہٖ:۔ مثلاً زید کسی مجہول النسب، مثلاً خالد کو اپنا بھائی قرار دے اور زید کے باپ نے خالد کے بیٹا ہونے کا اقرار نہ کیا ہو اور زید اخیر دم تک اس کو بھائی مانتا رہے تو

مندرجہ بالا لوگوں میں کسی دوسرے کے نہ ہونے کی صورت میں اس کو پوری وراثت ملتی ہے، اگر زوجین میں سے کوئی موجود ہو تو اس کو دینے کے بعد باقی ماندہ مال مُقر لہ خالد کو دیا جائے گا اگرچہ اس کے باپ سے مقرلہ کا نسب نہیں ثابت کیا جائے گا۔

(۹) **موصیٰ لہٗ بجمیع المال** :- میت نے کل ترکہ کی کسی شخص کو وصیت کی ہو تو زوجین کا حصہ دلانے کے بعد باقی پورا مال اُسی کو ملے گا یہ اسی صورت میں ہے جبکہ زوجین کے علاوہ وارث نہ ہوں۔

(۱۰) **رَدّ علی الزوجین** : اگر مندرجہ بالا افراد میں سے کوئی نہ ہو تو کل مال زوجہ یا زوج کو ملے گا۔

(۱۱) **بیت المال** :- اگر مندرجہ بالا افراد میں سے کوئی بھی نہ ہو تو اس کے ترکہ کو اسلامی حکومت کے بیت المال میں داخل کیا جائے گا جو رفاہ عامہ میں خرچ ہوگا اگر شرعی بیت المال نہ ہو تو مساجد کے ائمہ و خُدّام، مدارس عربیہ کے اساتذہ و طلبہ، نیز صوفیاء کرام اور ان کے خُدّام کو بطور نذرانہ و ہدیہ دیا جائے لیکن اجرت یا تنخواہ میں نہیں۔ یا فقراء میں خیرات کیا جائے لیکن غنی و امیر کو نہ دیا جائے[1]

---

[1] ضیاء الفرائض بحوالہ مفید الوارثین

چند حل شدہ سوالات

سوال:۔ عامر نے ۵ ہزار روپے ترکہ چھوڑا اس کی تجہیز وتکفین پر ۲۰۰ روپے صرف ہوئے اس پر ایام صحت کا ۴۸۰۰ روپے قرض تھا اور ایام مرض میں اقرار سے ثابت شدہ ایک ہزار کا قرض تھا، بتایئے کہ ہر ایک کو کتنا ملے گا۔

جواب: سب سے پہلے تجہیز وتکفین کے ۲۰۰ روپے علیحدہ کئے جائیں گے پھر حالت صحت کا قرض ادا کیا جائے گا اور چونکہ ترکہ اسی پر ختم ہو گیا لہذا حالت مرض کا قرض ترکہ سے ادا نہ ہو سکے گا۔

سوال: ایک آدمی کا ترکہ ۵۶۳۰ روپیہ کی مالیت کا تھا اس کی تجہیز وتکفین پر ۲۳۰ روپے خرچہ آیا۔ اس نے ایک بکرے کی قربانی کی نذر مانی تھی اور اس پر سو روپے زکوٰۃ واجب تھی اور اس نے اپنے ایک محجوب پوتے کے لئے ۵۰۰ روپے کی وصیت کی تھی۔ اب بتایئے ورثہ کے لئے کیا بچے گا۔

جواب: سب سے پہلے تجہیز وتکفین کے لئے ۲۳۰ روپے کی رقم الگ کی جائے گی اور نذر وزکوٰۃ چونکہ حقوق اللہ میں سے ہے لہذا اس کو ادا نہیں کیا جائے گا۔ وصیت کے مطابق ۵۰۰ روپے پوتے کو دیں گے

تجہیز وتکفین	۲۳۰	ترکہ	۵۶۳۰
وصیت	۵۰۰		۷۳۰
	۷۳۰		۴۹۰۰

باقی ۴۹۰۰ روپے ورثہ میں تقسیم ہوں گے۔

سوال:۔ ایک شخص کا ترکہ ایک لاکھ روپیہ تھا۔ اس کی تجہیز وتکفین پر ۳۰۰ روپے خرچ ہوئے۔ اس نے اپنی طرف سے حج کی وصیت کی تھی اور اس پر ۲۵۰۰ روپے زکوٰۃ ادا کرنی باقی تھی جس کی اس نے وصیت کی تھی اب ورثہ کے لئے کتنا بچے گا۔

جواب: اس کے ترکہ سے ۳۰۰ تجہیز وتکفین کے لئے
۲۵۰۰۰ حج کے لئے
۲۵۰۰ زکوٰۃ

جملہ ترکہ ۱۰۰۰۰۰ ـ ۲۷۸۰۰ = ۷۲۲۰۰

باقی ورثہ کے لئے ۷۲۲۰۰ روپے بچے گا

اسباب ارث

اسباب ارث تین ہیں (۱) قرابت یعنی رشتہ دار ہونا (۲) ولاء یعنی آزاد کرنا[1] (۳) نکاح۔ ان تینوں اسباب پر تمام ائمہ کا اتفاق ہے اور ایک سبب میں اختلاف ہے وہ اسلام ہے جس سے بیت المال وارث ہوتا ہے۔

مطلقہ کا وارث بننا

شوافع کے نزدیک صحبت کے بعد اور احناف کے نزدیک خلوت صحیحہ کے بعد اگر کوئی ایک یا دو طلاق دے تو اس کو طلاق رجعی کہتے ہیں اگر طلاقِ رجعی کے بعد عدت کے اندر بیوی یا شوہر کا انتقال ہوجائے تو وہ ایک دوسرے کے وارث ہوں گے اگر حالت صحت میں (صحبت سے پہلے یا احناف کے نزدیک خلوتِ صحیحہ سے پہلے) طلاق بائن دے یا تین طلاق دے تو عدت کے اندر یا عدت کے بعد زوجین ایک دوسرے کے وارث نہیں ہوتے اگر طلاق بائن دینے کا مقصد عورت کو وراثت سے محروم کرنا ہو مثلاً مرض موت میں طلاق دے تو صرف احناف کے نزدیک

---

[1] غلام کے انتقال کے بعد اگر اُس کا کوئی وارث نہ ہو تو آزاد کرنے والا اس کی میراث کا حقدار ہوتا ہے اس کو حق ولاء کہتے ہیں۔

عدت کے دوران شوہر کے انتقال پر مطلقہ بائنہ ومغلظہ بھی اس کی وارث ہوگی۔

ارکان ارث

ارکان ارث تین ہیں (۱) مورث وہ شخص جس کا انتقال ہوگیا ہو۔ (۲) وارث وہ شخص جو مورث کے انتقال کے وقت زندہ ہو یا اُس کا زندوں میں شمار ہو، مثلاً حمل (۳) میراث۔

شرائط ارث

شرائط ارث تین ہیں (۱) وارث کی زندگی کا ثبوت ہو (۲) مورث کے انتقال کا یقین ہو (۳) وارث اور مورث کے درمیان سبب ارث کا علم ہو۔

موانع ارث

چھ چیزیں آدمی کو وراثت سے محروم کردیتی ہیں[1]۔

(۱) غلامی :۔ غلام چاہے جس قسم کا ہو نہ وہ وارث ہوتا ہے اور نہ اس کا کوئی وارث ہوتا ہے لیکن مبعض یعنی نصف غلام اور نصف آزاد وارث تو نہیں ہوتا البتہ اس کے رشتہ دار وارث ہوتے ہیں۔

---

[1] کسی وارث کو عاق کرنا صحیح نہیں ہے نیز عاق کرنے سے بھی وہ محروم نہیں ہوتا اسی طرح زندگی میں کچھ مال دے کر الگ کردینے سے بھی وہ وراثت سے محروم نہیں رہتا۔

(۲) قتل۔ قتل غلطی سے یا عمداً کسی حق کی وجہ سے ہو یا ناحق بہرحال مورث کے قتل میں وارث کا کچھ بھی حصہ ہو مثلاً اس کنویں میں گر جائے جس کو وارث نے بنوایا ہو، یا مورث کے قتل کی گواہی دی ہو اور وارث کی گواہی پر مورث کو قتل کیا گیا ہو تو یہ وارث محروم ہو جائے گا۔

(۳) اختلافِ دین:۔ مسلمان غیر مسلم کا اور غیر مسلم مسلمان کا وارث نہیں ہوتا، البتہ غیر مسلم یہود و نصاریٰ مجوس و مشرکین آپس میں ایک دوسرے کے وارث ہوتے ہیں لیکن مالکیہ اور حنابلہ کے نزدیک وہ آپس میں وارث نہیں ہوتے۔

(۴) ذمی حربی کا وارث نہیں ہوتا۔ ذمی ذمی کا اور حربی حربی کا وارث ہوتا ہے، معاہد اور مستامنؔ ذمی کے حکم میں ہوتے ہیں لہذا مستامن کسی حربی کا وارث نہیں ہوگا ایک ملک کا حربی دوسرے ملک کے حربی کا وارث ہوگا۔

(۵) ارتداد:۔ مرتد کسی کا وارث یا مورث نہیں ہوتا حتیٰ کہ اگر دو مسلمان بھائی عیسائی ہو جائیں تو ایک دوسرے کے وارث نہیں ہوتے اور اس کا پورا مال فئ (غنیمت) کے حکم میں ہوگا۔

لہ مستامن وہ شخص ہے جو دارالحرب سے دارالاسلام میں اجازت سے (مثلاً ویزا پر) آیا ہو اُن میں سے ہر ایک دارالاسلام میں اپنے رشتہ داروں کا وارث ہوگا اور دارالحرب کے اپنے وطنی بھائیوں کا وارث نہ ہوگا۔

(۶) استبہام وقتِ موت :۔ دو بھائی کسی دیوار کے نیچے دب جائیں یا دریا میں ڈوب جائیں یا ایکیڈنٹ ہوکر مرجائیں اور پہلے جس کا انتقال ہوا اِس کا تعین نہ ہوسکے تو وہ ایک دوسرے کے وارث نہیں ہوں گے یہی احناف کا بھی مسلک ہے ۔

احناف کے نزدیک موانع ارث چھ ہیں

(۱) غلامی چاہے ناقص ہو یا تام ۔

(۲) قتل :۔ وہ قتل جس سے کفارہ یا قصاص واجب ہوتا ہو۔ قتل عمدٌ، عدوان سے صرف قصاص واجب ہوتا ہے اور شبہ عمد، خطا، اور خطا جیسی چیزوں سے[1] کفارہ واجب ہوتا ہے۔

(۳) اختلاف دین[2]

(۴) اختلاف دار، حتی کہ مستامن اور معاہد بھی حربی کے حکم میں ہوتے ہیں لہٰذا وہ اپنے ہم وطن حربی کا وارث ہوگا اور دار الاسلام میں کسی کا وارث یا مورث نہیں ہوگا اور ایک ملک کا حربی دوسرے ملک کے حربی کا وارث نہیں ہوگا، اختلافِ دار کفار کے حق میں

---

[1] جیسے پیر پھسل کر کوئی کسی پر گرجائے اور وہ مرجائے یعنی جس پر گرا ہے وہ شخص مرجائے ۔

[2] اس کی تفصیل میں شوافع و احناف کا مسلک یکساں ہے۔

مانعِ ارث ہے، مسلمانوں کے حق میں نہیں ہے[1]

(۵) ارتداد:۔ مرتد کا پورا مال اور مرتدہ کا حالتِ اسلام میں کمایا ہوا مال ان کے ورثہ کا ہے، اور مرتد کا حالت ارتداد میں کمایا ہوا مال بیت المال میں داخل کیا جائے گا[2]

(۶) استبہامِ وقتِ موت

رشتوں کے عربی نام

ابٌ	باپ	اخت لام	اخیافی بہن
جدٌ	دادا	ولد لام	اخیافی بھائی یا بہن
زوجٌ	شوہر	اخت لاب و ام	حقیقی بہن
زوجۃٌ	بیوی	جدہ	دادی نانی
اخ لاب و ام	حقیقی بھائی	بنت	بیٹی
اخ لام	اخیافی بھائی	بنت الابن	پوتی
اخ لاب	علاتی بھائی	بنت البنت	نواسی
اخت لاب	علاتی بہن	ابن	بیٹا

---

[1] لیکن بعض صورتیں اس سے مستثنیٰ ہیں مثلاً کافر باپ دارالحرب میں اسلام قبول کرے اور اس کا ایک مسلمان بیٹا دارالاسلام میں ہو تو وہ ایک دوسرے کے وارث نہیں ہوں گے۔ بحوالہ دلیل الوارث ص۲۸ [2] التحفۃ الخیریہ ص۱۲

ابن الابن	پوتا	بنت العمۃ	پھوپی زاد بہن
عمّ	چچا	اب الاب	دادا
عم لاب	علاتی چچا	اب اب الاب	پردادا
عم لام	اخیافی چچا	ام الام	نانی
عمۃ	پھوپی	ام ام الام	پرنانی
ابن الاخ	بھتیجا	ام الاب	دادی
بنت الاخ	بھتیجی	ام اب الاب	باپ کی دادی
ابن الاخت	بھانجا	ام اب الام	ماں کی دادی
بنت الاخت	بھانجی	ام اب ام الاب	دادی کی دادی
ابن العم	چچازاد بھائی	ام ام اب الاب	دادی کی نانی
بنت العم	چچازاد بہن	اب اب ام الام	نانی کا دادا
ابن العمۃ	پھوپی زاد بھائی	اب ام الاب	باپ کا نانا

ورثہ

مردوں میں ورثہ پندرہ ہیں (۱) بیٹا پوتا پرپوتا تا آخر (۳) باپ (۴) دادا پردادا تا آخر (۵) حقیقی بھائی (۶) علاتی بھائی (۷) اخیافی بھائی (۸) حقیقی بھتیجا (۹) علاتی بھتیجا (۱۰) حقیقی چچا (۱۱) علاتی چچا[1]

---

[1] حقیقی وعلاتی بھتیجوں کی اولاد نیز باپ و دادا کا چچا بھی وارث ہوتا ہے۔

(۱۲) حقیقی چچا زاد بھائی (۱۳) علاتی چچا زاد بھائی[1] (۱۴) شوہر (۱۵) آزاد کرنے والا اور اس کے عصبہ۔

عورتوں میں ورثہ دس ہیں :۔

(۱) بیٹی (۲) پوتی (۳) ماں (۴) نانی (صحیحہ) (۵) دادی (صحیحہ)
(۶) حقیقی بہن (۷) علاتی بہن (۸) اخیافی بہن (۹) بیوی (۱۰) آزاد کرنے والی[2]

یہ تمام ورثہ کبھی یک وقت وارث نہیں ہوتے بلکہ بعض کی موجودگی میں بعض حصہ نہیں پاتے البتہ ان میں سے چھ افراد ایسے ہیں جو کبھی محجوب نہیں ہوتے۔

(۱) شوہر (۲) بیوی (۳) ماں (۴) باپ (۵) بیٹا (۶) بیٹی

ذوی الارحام

وہ تمام رشتہ دار جو ذوی الفروض یا عصبہ میں سے نہ ہوں ذوی الارحام کہلاتے ہیں۔ ذوی الارحام گیارہ ہیں :۔

(۱) بہن کی اولاد (خواہ حقیقی ہو یا علاتی یا اخیافی) (۲) اخیافی بھائی

---

[1] دور کے حقیقی و علاتی چچا زاد بھائی مثلاً باپ یا دادا کے چچا کے بیٹے بھی وارث ہوتے ہیں۔

[2] ناجائز اولاد یا متبنّٰی کا میراث میں کوئی حق نہیں ہے۔

کی اولاد (۳) بیٹی و پوتی کی اولاد یعنی نواسہ و نواسی (۴) بھتیجی (خواہ حقیقی ہو یا علاتی یا اخیافی (۵) چچازاد بہن (۶) اخیافی چچا (۷) نانا، (۸) ماں کی دادی (۹) ماموں (۱۰) خالہ (۱۱) پھوپی۔

یہ افراد اور ان کے واسطے سے جو بھی رشتہ دار ہوں اس وقت وارث ہوں گے جبکہ حقیقی ورثہ نہ ہوں یا حقیقی ورثہ میں صرف زوجین میں سے کوئی ہو اور بیت المال نہ ہو یا اس کا نظام بگڑ گیا ہو لیکن احناف کے نزدیک ذوی الارحام کو وارث بنایا جائے گا خواہ بیت المال کا نظام درست ہی کیوں نہ ہو۔

ذوی الفروض

قرآن مجید میں چھ ۶ حصے مقرر ہیں :

(۱) نصف آدھا $\frac{1}{2}$ = $\frac{50}{100}$ (۲) رُبع - پاؤ $\frac{1}{4}$ = $\frac{25}{100}$
(۳) ثُمن - آٹھواں $\frac{1}{8}$ = $\frac{12\frac{1}{2}}{100}$ (۴) ثُلث دو تہائی $\frac{2}{3}$ = $\frac{66\frac{2}{3}}{100}$
(۵) ثُلث - ایک تہائی $\frac{1}{3}$ = $\frac{33\frac{1}{3}}{100}$ (۶) سُدس چھٹا $\frac{1}{6}$ $\frac{16\frac{2}{3}}{100}$

شریعت نے جن ورثہ کے لئے حصہ متعین کیا ہے ان کو ذوی الفروض کہتے ہیں۔ ذوی الفروض کل بارہ ہیں ان میں چار مرد اور آٹھ عورتیں ہیں۔

مرد ذوی الفروض یہ ہیں :-

(۱) باپ (۲) دادا (۳) اخیافی بھائی (۴) شوہر۔

عورتوں میں ذوی الفروض یہ ہیں :-

(۱) بیٹی (۲) پوتی پھر پوتے کی بیٹی (۳) بیوی (۴) حقیقی بہن (۵) علاتی بہن (۶) اخیافی بہن (۷) ماں (۸) جدہ صحیحہ (نانی، دادی)

ذوی الفروض کی حالتیں

باپ

(۱) باپ کی تین حالتیں ہیں:

(۱) لڑکے یا پوتے کی موجودگی میں $\frac{1}{6}$

باپ	بیٹا
$\frac{1}{6}$	

(۲) صرف لڑکی یا پوتی کی موجودگی میں چھٹا حصہ ملے گا اور عصبہ بھی ہوگا۔

بیٹی	پوتی	باپ
		$\frac{1}{6}$ وعصبہ

(۳) میت کی اولاد کی غیر موجودگی میں صرف عصبہ

شوہر	باپ
	عصبہ

دادا

باپ کی غیر موجودگی میں دادا[1] کی وہی حالتیں ہیں جو باپ کی ہیں البتہ

[1] یہاں دادا سے مراد جد صحیح ہے جد صحیح اس جد کو کہتے ہیں جس کے میت سے رشتہ دار ہونے میں بیچ میں عورت نہ پڑے اگر بیچ میں عورت پڑے تو اس کو نانا یعنی جد فاسد کہتے ہیں جیسے ماں کا باپ یا دادی و نانی کا باپ۔

مندرجہ ذیل پانچ صورتوں میں مسئلہ مختلف ہے۔

باپ

(۱) باپ کی موجودگی میں تمام بھائی محجوب ہوتے ہیں۔

باپ	بھائی
عصبہ	م۔

(۲) باپ کبھی محجوب نہیں ہوتا

(۳) اگر مسئلہ میں شوہر باپ ماں ہوں تو باپ کو بطور عصبہ ۱/۲ ملتا ہے

۶		
شوہر	باپ	ماں
۳	۲	۱

دادا

(۱) دادا کی موجودگی میں صرف اخیافی بھائی محجوب ہوتے ہیں اور حقیقی وعلاتی بھائی دادا کی موجودگی میں حصہ پاتے ہیں، احناف کے نزدیک دادا کی موجودگی میں تمام بھائی محجوب ہوتے ہیں۔ تفصیل مقاسمۃ الجد میں آئے گی

۳	
دادا	تین بھائی
۱	۲

(۲) دادا باپ کی موجودگی میں محجوب ہوتا ہے۔

(۳) اگر اسی مسئلہ میں شوہر، دادا ماں ہوں تو دادا کو ۱/۲ ملتا ہے

۶		
شوہر	دادا	ماں
۳	۱	۲

(۴) اگر مسئلہ میں بیوی باپ، ماں ہوں تو باپ کو بطور عصبہ نصف ملتا ہے

۴

بیوی	باپ	ماں
۱	۲	۱

(۴) اگر مسئلہ میں بیوی، دادا، ماں ہوں تو دادا کو باقی ۵/۱۲ ملتا ہے۔

۱۲

بیوی	دادا	ماں
۳	۵	۴

(۵) اگر عصبہ سببی میں آزاد کرنے والے کے باپ اور حقیقی یا علاتی بھائی ہوں تو باپ بھائیوں کو محجوب کرے گا۔

آزاد کرنے والے کا باپ
عصبہ

آزاد کرنے والے کے بھائی
م

(۵) اگر اسی مسئلہ میں باپ کی جگہ دادا ہو تو بھائی دادا کو محجوب کرے گا۔

آزاد کرنے والے کا داد
م

آزاد کرنے والے کے بھائی
عصبہ

اخیافی بھائی بہن

اخیافی بھائی اور اخیافی بہن کی تین حالتیں ہیں[1]

(۱) ایک ہو تو ۱/۶

شوہر	اخیافی بھائی
	۱/۶

[1] اخیافی بھائی اور بہن دونوں کا برابر حصہ ہے۔

(۲) دو یا دو سے زائد ہوں تو ⅓ — بیوی | دو اخیافی بھائی
⅓

(۳) میت کے بیٹے، پوتے بیٹی پوتی اور باپ دادا کی موجودگی میں یہ محجوب ہوں گے۔
باپ | اخیافی بھائی بہن
عصبہ | م

شوہر

شوہر کی دو حالتیں ہیں:

(۱) بیوی کی اولاد کی موجودگی میں ¼ — بیٹا | شوہر
¼

(۲) بیوی کی اولاد کی غیر موجودگی میں ½ — ماں | شوہر
½

مشق ۱

مندرجہ ذیل صورتوں میں باپ دادا، شوہر اخیافی بھائی بہن کے حصے بتائیے۔

(۱) شوہر باپ بیٹا (۲) شوہر باپ
(۳) باپ بیٹی (۴) شوہر باپ پوتی
(۵) شوہر اخیافی بھائی (۶) شوہر دو اخیافی بھائی

(۷) دادا — بیٹا　　(۸) دادا — بیٹی

(۹) شوہر — دادا　　(۱۰) باپ — پوتا

(۱۱) شوہر — بیٹا　　(۱۲) شوہر — بیٹی

(۱۳) شوہر — پوتا　　(۱۴) شوہر — پوتی

(۱۵) اخیافی بھائی — بیٹی　　(۱۶) شوہر — اخیافی بہن

(۱۷) اخیافی بہن — باپ　　(۱۸) اخیافی بہن — دادا

(۱۹) اخیافی بھائی — بیٹا　　(۲۰) اخیافی بھائی — پوتی

بیٹی

بیٹی کی تین حالتیں ہیں ،

(۱) ایک ہو تو $\frac{1}{2}$

بیٹی	باپ
$\frac{1}{2}$	$\frac{1}{6}$ و عصبہ

(۲) دو یا دو سے زائد ہوں تو $\frac{2}{3}$

دو بیٹیاں	باپ
$\frac{2}{3}$	$\frac{1}{6}$ و عصبہ

(۳) میت کا بیٹا یعنی اس کا بھائی ہو تو بھائی کے ساتھ مل کر عصبہ بنے گی اور بیٹے کو بیٹی کا دگنا ملے گا

۴

شوہر	بیٹا	بیٹی
$\frac{1}{4}$	عصبہ	
۱	۲	۱

پوتی

پوتی کی چھ حالتیں ہیں :

(۱) ایک ہو تو ۱/۲

شوہر	پوتی
۱/۴	۱/۲

(۲) دو یا دو سے زائد ہوں تو ۲/۳

دو پوتیاں	ماں
۲/۳	۱/۶

(۳) میت کی ایک بیٹی کی موجودگی میں ایک ہی درجہ کی ایک یا ایک سے زائد پوتیوں کو ۱/۶ ملے گا

بیٹی	دو پوتیاں
۱/۲	۱/۶

(۴) میت کے بیٹے یا دو بیٹیوں کی موجودگی میں محجوب

بیٹا	پوتی
عصبہ	م

دو بیٹیاں	پوتی
۲/۳	م

(۵) دو بیٹیاں پوتیوں کو محجوب کرتی ہیں الّا یہ کہ کوئی پوتا ان کو عصبہ بنادے[1]

---

[1] میت کی دو بیٹیوں کی موجودگی میں ہر درجہ کی پوتیاں اور ایک بیٹی اور ایک یا ایک سے زائد پوتیوں کی موجودگی میں اس سے نیچے درجہ کی پوتیاں محجوب ہوجاتی ہیں لیکن اگران محروم پوتیوں کے درجہ کا یا اس کے نیچے کسی درجہ کا کوئی پوتا موجود ہو تو وہ عصبہ ہوگا اور اپنے ساتھ اپنے درجہ کی اور اپنے درجہ سے اوپر کی محروم پوتیوں کو بھی عصبہ بنادے گا۔

دو بیٹیاں	پوتا	پوتی
$\frac{2}{3}$	عصبہ	

(۶) جو پوتیاں حصہ پا رہی ہوں اپنے بھائی کے ساتھ عصبہ ہوجاتی ہیں۔

بیٹی	پوتی	پوتا
$\frac{1}{2}$	ع	ع

بیوی

بیوی کی دو حالتیں ہیں۔

(۱) تمام بیویوں کو میت کی اولاد کی موجودگی میں $\frac{1}{8}$

بیوی	بیٹی
$\frac{1}{8}$	$\frac{1}{2}$

(۲) میت کی اولاد کی غیر موجودگی میں $\frac{1}{4}$

بیوی	باپ
$\frac{1}{4}$	عصبہ

مشق نمبر ۲

حصے بتایئے:۔

(۱) بیوی بیٹی باپ (۲) بیوی اخیافی بھائی

(۳) چار بیویاں بیٹی (۴) دو بیٹیاں باپ

(۵) چار بیٹیاں بیوی باپ (۶) دو بیویاں تین بیٹیاں باپ
(۷) شوہر بیٹا بیٹی (۸) بیوی بیٹا دو بیٹیاں دادا
(۹) پوتی باپ دو بیٹیاں (۱۰) بیوی باپ پوتی
(۱۱) دو پوتیاں دادا (۱۲) پوتی بیٹی دادا
(۱۳) پوتی پوتا دو بیٹیاں (۱۴) دو بیٹیاں پوتے کا بیٹا پوتی
(۱۵) بیٹا بیٹی پوتی (۱۶) بیٹی پوتی پوتے کا بیٹا
(۱۷) دو بیٹیاں دو پوتیاں پوتے کا بیٹا (۱۸) دو بیٹیاں دو پوتیاں پوتے کی بیٹی
(۱۹) دو بیٹیاں دو پوتیاں پوتے کی بیٹی پوتے کا بیٹا
(۲۰) شوہر باپ بیٹی پوتی
(۲۱) تین بیویاں بیٹی پوتی
(۲۲) شوہر، باپ بیٹی (۲۳) بیٹی پوتی پوتے کی بیٹی

حقیقی بہن

حقیقی بہن کی چھ حالتیں ہیں:

(۱) ایک ہو تو $\frac{1}{2}$

شوہر	بہن
$\frac{1}{2}$	$\frac{1}{2}$

(۲) دو یا دو سے زائد ہوں تو $\frac{2}{3}$

دو بہنیں	دو اخیافی بہنیں
$\frac{2}{3}$	$\frac{1}{3}$

(۳) میت کی بیٹی یا پوتی کی موجودگی میں عصبہ ہوگی۔

بہن	بیٹی	بہن	پوتی
ع	$\frac{1}{2}$	ع	$\frac{1}{6}$

(۴) میت کا بھائی ہو تو بھائی کے ساتھ عصبہ بنے گی اور بھائی کو بہن کا دُگنا حصّہ ملے گا

بیوی	بہن	بھائی
$\frac{1}{4}$	ع	ع
۱	۱	۲

(۵) میت کے بیٹے پوتے یا باپ کی موجودگی میں محجوب ہوگی۔

باپ	بیٹا	بہن
$\frac{1}{6}$	ع[1]	م

(٦) میت کے دادا کی موجودگی میں مقاسمہ ہوگا جس کا بیان انشاء اللہ آئندہ آئے گا اور امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک دادا کی موجودگی میں بہنیں ساقط ہوجائیں گی، احناف کے نزدیک اسی پر فتویٰ ہے۔
(کذا فی السراجی)

مشق نمبر ۳

حصّے بنائیے۔

(۱) شوہر بیٹا بہن (۲) شوہر بہن بیٹی
(۳) باپ بہن پوتی (۴) بیٹی بھائی بہن

---

[1] ع عصبہ کا مخفف ہے۔

(۵) بہن — شوہر   (۶) بیوی — دو بہنیں

(۷) پوتی — بہن   (۸) باپ — بہن

(۹) بیٹی — بہن   (۱۰) دو بیٹیاں — دو بہنیں، دو اخیافی بہنیں

علاتی بہن

علاتی بہن کی آٹھ حالتیں ہیں :

(۱) ایک ہو تو $\frac{1}{2}$

شوہر	علاتی بہن
$\frac{1}{2}$	$\frac{1}{2}$

(۲) دو یا دو سے زائد ہو تو $\frac{2}{3}$

دو علاتی بہنیں	ماں
$\frac{2}{3}$	$\frac{1}{6}$

(۳) ایک حقیقی بہن کے ساتھ ایک یا کئی علاتی بہنیں ہوں تو اُن کو $\frac{1}{6}$ ملے گا۔

بہن	دو علاتی بہنیں
$\frac{1}{2}$	$\frac{1}{6}$

(۴) میت کی دو حقیقی بہنیں ہوں تو یہ محجوب ہوں گی۔

دو بہنیں	علاتی بہن
$\frac{2}{3}$	م

(۵) اگر علاتی بہنوں کے ساتھ علاتی بھائی بھی ہو تو انھیں اپنے ساتھ عصبہ بنائے گا۔

دو بہنیں	علاتی بہن	علاتی بھائی
$\frac{2}{3}$	ع	ع

(۶) میت کی بیٹی پوتی کی موجودگی میں عصبہ ہوگی بشرطیکہ حقیقی بہن موجود نہ ہو۔

بیٹی	پوتی	علاتی بہن
$\frac{1}{2}$	$\frac{1}{6}$	ع

(۷) میت کے دادا کی موجودگی میں مقاسمہ ہوگا اور احناف کے نزدیک محجوب ہو گی۔

(۸) بیٹا، پوتا، باپ اور حقیقی بھائی کی موجودگی میں محجوب ہوگی اسی طرح اگر ایک حقیقی بہن عصبہ ہو رہی ہو تو یہ محجوب ہوگی۔

علاتی بہن	پوتا	دو بیٹیاں	بہن	علاتی بہن
م	ع	$\frac{2}{3}$	ع	م

مشق نمبر ۴

حصے بنائیے :-

(۱) بیوی بہن (۲) شوہر دو علاتی بہنیں

(۳) بہن علاتی بہن (۴) بہن دو علاتی بہنیں

(۵) دو بہنیں علاتی بہن (۶) تین بھائی علاتی بہن علاتی بھائی

(۷) علاتی بہن بیٹی (۸) علاتی بہن پوتی

(۹) علاتی بہن بہن بیٹی (۱۰) علاتی بہن باپ

(۱۱) علاتی بہن بھائی (۱۲) بیٹا علاتی بہن

ماں

ماں کی تین حالتیں ہیں۔

(۱) میّت کی اولاد یا دو بھائی بہن[1] کی غیر موجودگی میں $\frac{1}{3}$

ماں	دادا
$\frac{1}{3}$	ع

(۲) میت کی اولاد یا دو بھائی بہن ہو تو $\frac{1}{6}$

ماں	بیٹا
$\frac{1}{6}$	ع

دو بھائی	ماں
ع	$\frac{1}{6}$

(۳) تلث مابقی دو صورتوں میں ملتا ہے[2]

(۱) جبکہ اس کے ساتھ میت کا شوہر اور باپ ہو۔

(۲) یا اس کے ساتھ میّت کی بیوی اور باپ ہو۔

در اصل پہلی صورت میں ماں کو کل کا $\frac{1}{6}$ ملتا ہے۔

اور دوسری صورت میں ماں کو کل کا $\frac{1}{4}$ ملتا ہے۔

---

[1] چاہے دو بھائی یا دو بہنیں یا ایک بھائی اور ایک بہن حقیقی ہوں یا علاتی یا اخیافی ان میں سے کسی دو کی موجودگی میں ماں کو $\frac{1}{6}$ ملے گا۔

[2] ذوی الفروض کو دینے کے بعد بچے ہوئے مال کو مابقی کہتے ہیں۔

(١) ٢×٣=٦

شوہر	باپ	ماں
$\frac{1}{2}$	ع	ثلث مابقی
٣	٢	١

(٢) ٤

بیوی	باپ	ماں
$\frac{1}{4}$	ع	ثلث مابقی
١	٢	١

مشق نمبر ۵

حصے بتائیے :-

(١) شوہر ماں دادا (٢) ماں باپ

(٣) بیوی ماں بیٹا (٤) ماں بیٹی باپ

(٥) ماں باپ دو بھائی (٦) ماں بھائی بہن

(٧) ماں باپ علاتی بھائی بہن (٨) ماں باپ دو اخیافی بھائی

(٩) شوہر باپ ماں (١٠) بیوی ماں بھائی

(١١) بیوی باپ ماں (١٢) شوہر ماں بہن

دادی

جدّہ کی دو قسمیں ہیں :-

(١) جدّہ صحیحہ (٢) جدّہ فاسدہ

جدّہ صحیحہ وہ عورت ہے جس کا میت سے رشتہ جوڑنے میں کہیں بھی دو عورتوں کے درمیان مرد نہ پڑے، اگر دو عورتوں کے درمیان مرد پڑ جائے تو وہ جدّۂ فاسدہ ہے جیسے نانا کی ماں۔

جدّہ فاسدہ ذوی الارحام میں شامل ہے۔

جدّۂ صحیحہ (نانی و دادی) کی دو حالتیں ہیں۔

(۱) ایک یا ایک سے زائد ہوں ماں کی طرف سے ہوں یا باپ کی طرف سے بہر حال ان سب کا حصّہ $\frac{1}{6}$ ہے۔

بیٹی	بھائی	نانی و دادی
$\frac{1}{2}$	ع	$\frac{1}{6}$

(۲) (الف) ماں کی موجودگی میں تمام نانیاں و دادیاں مجوب ہو جاتی ہیں۔

(ب) باپ کی موجودگی میں تمام دادیاں مجوب ہو جاتی ہیں۔

(ج) قریب کی نانی دور کی دادی کو مجوب کر دیتی ہے۔

(د) قریب کی دادی دور کی نانی کو مجوب نہیں کرتی بلکہ دونوں کو برابر حصّہ ملے گا۔

(الف) ماں	نانی	دادی
$\frac{1}{3}$	م	م

(ب) باپ	نانی	دادی
ع	$\frac{1}{6}$	م

(ج) نانی	پردادی
$\frac{1}{6}$	م

(د) دادی	پرنانی
$\frac{1}{6}$	

احناف اور حنابلہ کے نزدیک قریب کی دادی بھی دور کی نانی کو مجوب کر دیتی ہے۔

دادی	پرنانی
$\frac{1}{6}$	م

(۵) ایک ہی جہت سے قریب کی دادی دور کی دادی کو مجوب کر دیتی ہے۔

دادا کی ماں	دادی کی نانی
$\frac{1}{6}$	م

یہ دونوں دادیاں باپ ہی کی طرف سے ہیں لہذا دور کی دادی محجوب ہے، اگر کوئی عورت ایک طرف سے نانی ہو رہی ہو اور دوسری عورت دو طرف سے یا دو سے زائد کی طرف سے دادی ہو رہی ہو تو امام شافعیؒ و دیگر ائمہ[1] کے نزدیک دادی و نانی کو برابر حصہ ملے گا اور احناف میں امام محمدؒ کے نزدیک رشتہ کے اعتبار سے حصہ ملے گا۔
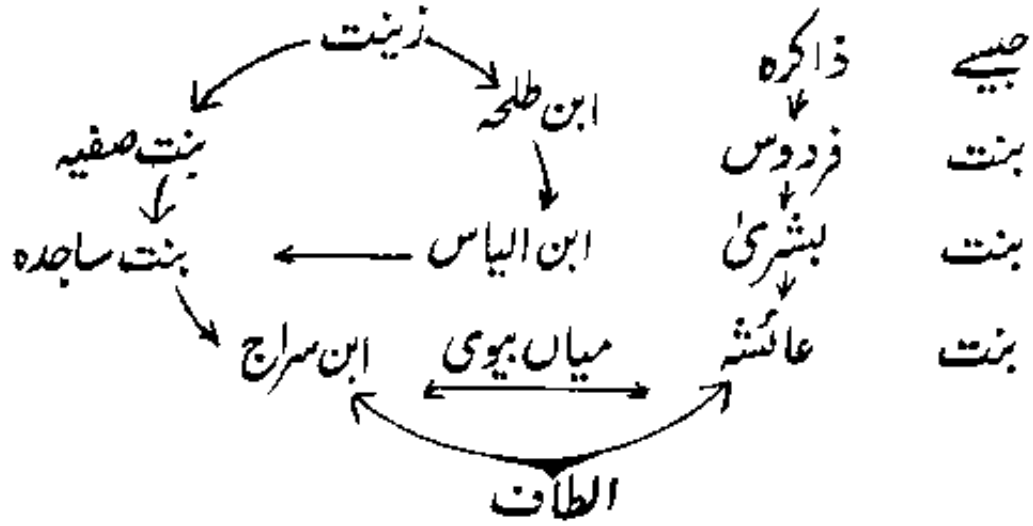
زینت الطاف کی دو جہت سے دادی اور ذاکرہ ایک جہت سے نانی ہے۔ امام محمدؒ کے نزدیک ⅙ کے تین حصے کر کے دو حصے زینت کو اور ایک حصہ ذاکرہ کو ملے گا دیگر ائمہ کے نزدیک دونوں کو حصہ برابر ملے گا۔

---

[1] احناف کے نزدیک مفتی بہ صورت یہی ہے (کذا فی الفتاوئ الہندیہ)

تین جہت سے دادی ہونے کی صورت
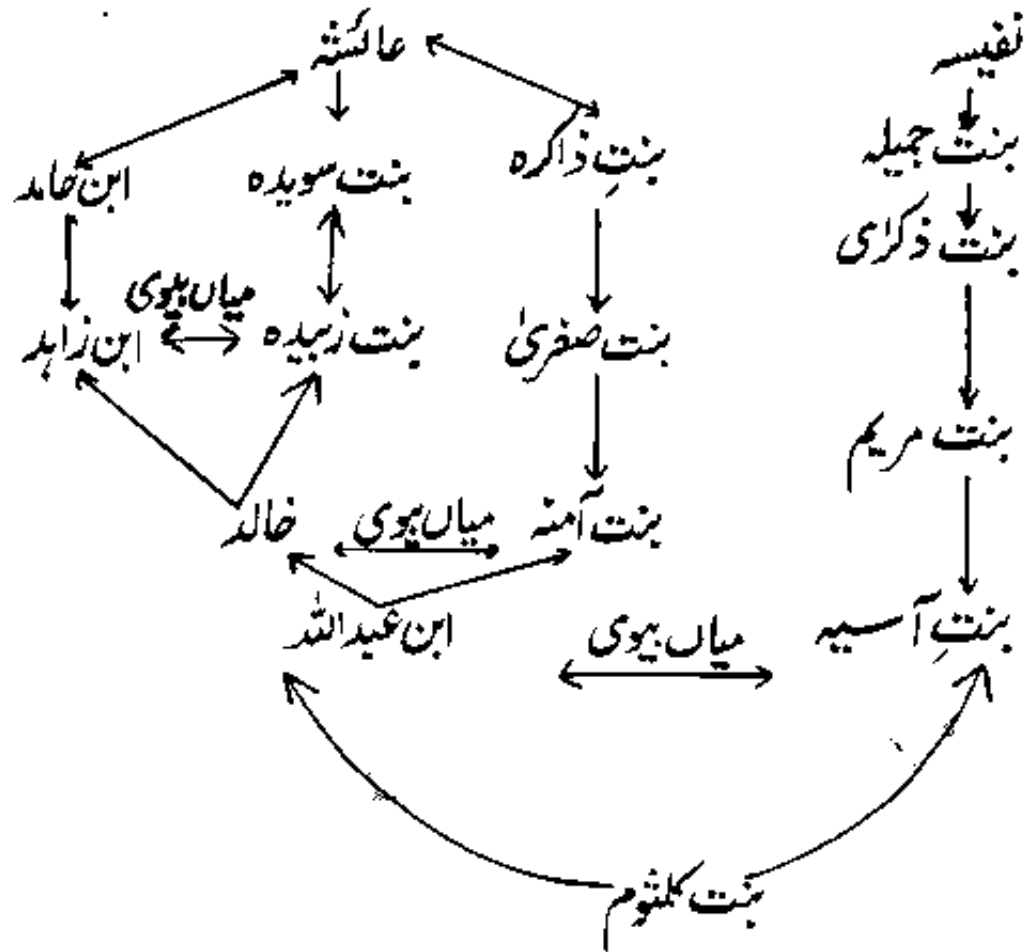
اس صورت میں عائشہ کلثوم کی تین طرف سے دادی ہے اور نفیسہ ایک طرف سے دادی ہے۔ امام محمد کے نزدیک ۱/۲ کے چار حصے کرکے تین حصے عائشہ کو اور ایک حصہ نفیسہ کو دیں گے دیگر ائمہ کے نزدیک دونوں کو حصہ برابر ملے گا۔

مشق نمبر ۶

(۱) ماں دادا باپ (۲) دادی بیٹی

(۳) تین دادیاں بیٹا (۴) دادی ماں

(۵) شوہر — نانی — ماں — (۶) دادی — باپ — بیٹی

(۷) بیوی — نانی — باپ — (۸) پرنانی — دادی — نانی — باپ کی نانی

شوافع کے نزدیک — احناف کے نزدیک

۹- باپ — دادی — پرنانی — ۱۰- باپ — دادی — پرنانی

شوافع کے نزدیک — احناف کے نزدیک

(۱۱) شوہر — پرنانی — دادی — (۱۲) شوہر — پرنانی — دادی

(۱۳) دادا — باپ کی نانی — (۱۴) دادا — دادی — بیٹا

(۱۵) دادا — بیٹا — باپ کی نانی — (۱۶) باپ کی دادی — دادی کی نانی

(۱۷) ماں — دادا — باپ کی نانی

فرائض کے اعتباسے ذوی الفروض کا حصہ[له]

(۱) نصف $\frac{1}{2}$

نصف پانچ افراد کا حصہ ہے۔

(۱) شوہر جبکہ بیوی کی وارث اولاد نہ ہو۔

(۲) اولاد میں بیٹی صرف ایک ہو۔

(۳) حقیقی بیٹا یا بیٹی نہ ہونے کی صورت میں پوتی صرف ایک ہو۔

(۴) اصول و فروع اور بھائی نہ ہونے کی صورت میں بہن صرف ایک ہو۔

(۵) اصول و فروع حقیقی اور علاتی بھائی نیز حقیقی بہن نہ ہونے کی صورت میں علاتی بہن صرف ایک ہو۔

له کتب شوافع میں عموماً فرائض کے اعتبار سے ذوی الفروض کا حصہ لکھا ہوا ہے لہذا اس کو بھی درج کیا جاتا ہے۔

مثالیں

(۱)

شوہر	بہن
۱/۲	۱/۲

(۲)

بیٹی	شوہر
۱/۲	۱/۴

(۳)

شوہر	پوتی
۱/۴	۱/۲

(۴،۵)

علاتی بہن	ماں
۱/۲	۱/۳

ربع ۱/۴

ربع دو افراد کا حصّہ ہے۔

۱۔ شوہر جبکہ بیوی کی اولاد موجود ہو۔

۲۔ ایک یا ایک سے زائد بیویوں کو جبکہ شوہر کی اولاد نہ ہو۔

مثالیں:۔

(۱)

شوہر	بیٹا
۱/۴	ع

(۲)

بیویاں	باپ
۱/۴	ع

ثمن ۱/۸

ثمن صرف ایک عورت کا حصّہ ہے۔

(۱) ایک یا ایک سے زائد بیویوں کو جبکہ شوہر کی اولاد ہو۔

تین بیویاں	ماں	دو بیٹیاں
۱/۸	۱/۶	۲/۳

ثلثان $\frac{2}{3}$

ثلثان چار صنف کا حصہ ہے۔

(۱) اولاد میں بیٹیاں دو یا دو سے زائد ہوں۔

(۲) حقیقی بیٹا یا بیٹی نہ ہونے کی صورت میں دو یا دو سے زائد پوتیاں ہوں۔

(۳) مرد اصول و فروع[1] اور بھائی نہ ہونے کی صورت میں دو یا دو سے زائد حقیقی بہنیں ہوں۔

(۴) مرد اصول و فروع بھائی اور حقیقی بہن نہ ہونے کی صورت میں علاتی بہنیں دو یا دو سے زائد ہوں۔

مثالیں:۔

(۱)

دو بیٹیاں	دو بیویاں
$\frac{2}{3}$	$\frac{1}{8}$

(۲)

شوہر	دو پوتیاں
$\frac{1}{4}$	$\frac{2}{3}$

(۳)

دو بہنیں	ماں
$\frac{2}{3}$	$\frac{1}{6}$

(۴)

دو علاتی بہنیں	ماں
$\frac{2}{3}$	$\frac{1}{6}$

---

[1] باپ دادا کو اصول اور اولاد کو فروع کہتے ہیں۔

ثلث ۱/۳

ثلث دو افراد کا حصہ ہے[1]

(۱) ماں، جبکہ میت کی اولاد میں سے کوئی نہ ہو یا کسی قسم کے دو بھائی بہن نہ ہوں

باپ	ماں
ع	۱/۳

(۲) دو یا دو سے زائد اخیافی بھائی بہن، جبکہ میت کی اولاد یا باپ دادا نہ ہوں۔

دو حقیقی بھائی	دو اخیافی بھائی
ع	۱/۳

ثلث مابقی

دو صورتوں میں ماں کو ثلث مابقی ملتا ہے[2]

---

[1] ایک صورت میں دادا کو ۱/۳ ملتا ہے جبکہ ورثہ میں ذوی الفروض نہ ہوں اور مقاسمہ کے مقابلہ میں ثلث الکل بہتر ہو۔

تین بھائی	دادا
عصبہ	۱/۳

[2] ایک صورت میں دادا کو ثلث مابقی ملتا ہے، جبکہ ذوی الفروض موجود ہوں اور اس کے لئے ثلث مابقی، مقاسمہ یا سدس الکل سے بہتر ہو، اس کی تفصیل مقاسمۃ الجد میں آئے گی۔

۴

تین بھائی	دادا	شوہر
عصبہ	ثلث مابقی	۱/۲
۲	۱	۱

۱۔ جبکہ ورثہ میں ماں باپ اور بیوی ہوں۔

۴

بیوی	ماں	باپ
$\frac{1}{4}$	ثلث ما بقی	
۱	۱	۲

(۲) یا ماں باپ اور شوہر ہوں

۲×۳=۶

شوہر	ماں	باپ
$\frac{1}{2}$	ثلث ما بقی	
۳	۱	۲

سدس $\frac{1}{6}$

سدس سات افراد کا حصہ ہے۔

۱۔ باپ جبکہ بیٹا یا پوتا موجود ہو (۲) ماں جبکہ اولاد یا دو بھائی بہن موجود ہوں (۳) پوتی جبکہ ایک بیٹی موجود ہو (۴) دادا جبکہ اولاد موجود ہو (۵) علاتی بہن جبکہ ایک حقیقی بہن موجود ہو (۶) دادی ایک یا ایک سے زائد ہو۔ (۷) اخیافی بھائی یا بہن جبکہ ایک ہو۔

مثالیں:-

(۱) باپ	بیٹا
$\frac{1}{6}$	ع

(۲) ماں	بیٹی
$\frac{1}{6}$	$\frac{1}{2}$

(۳) پوتی	بیٹی
$\frac{1}{6}$	$\frac{1}{2}$

(۴) دادا	بیٹا
$\frac{1}{6}$	ع

(۵) علاتی بہن — بہن — (۶) تین دادیاں — بیٹی

علاتی بہن	بہن	تین دادیاں	بیٹی
۱/۶	۱/۲	۱/۶	۱/۲

(۷) اخیافی بھائی — حقیقی بھائی

اخیافی بھائی	حقیقی بھائی
۱/۶	ع

عصبات

عصبہ ان ورثہ کو کہتے ہیں جن کا شریعت نے حصّہ مقرر نہ کیا ہو بلکہ ذوی الفروض کی موجودگی میں ان کو بچا ہوا مال اور ان کی غیر موجودگی میں پورا مال ملتا ہو۔

اکثر حالات میں ذوی الفروض کو دینے کے بعد مال ضرور بچتا ہے۔ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ ذوی الفروض کو دینے کے بعد عصبہ کے لیے کچھ نہیں بچتا چنانچہ ایسا عصبہ میت کا ولی تو بنتا ہے مگر وراثت میں کچھ حصہ نہیں پاتا۔[لہ]

اگر کوئی شخص ذوی الفروض اور عصبہ دونوں حیثیتوں سے وارث بنتا ہو، مثلاً ایک شخص شوہر ہو اور چچا زاد بھائی بھی ہو، یا چچا زاد بھائی اور اخیافی بھائی بھی ہو تو وہ دونوں طرف سے حصّہ پائے گا۔

عصبہ کی دو قسمیں ہیں:

(۱) عصبہ نسبی (۲) عصبہ سببی۔

لہ اس قاعدہ سے دو مسئلہ مشترکہ اور اکدریہ مستثنیٰ ہیں

عصبہ نسبی تین ہیں :-

(۱) عصبہ بنفسہٖ (۲) عصبہ بغیرہٖ (۳) عصبہ مع غیرہٖ۔

(۱) عصبہ بنفسہٖ :- ہر وہ مرد جس کے اور میت کے بیچ میں کوئی عورت نہ ہو۔

عصبہ بنفسہٖ کی چار قسمیں ہیں (۱) اصول یعنی باپ دادا تا آخر (۲) فروع یعنی بیٹا پوتا تا آخر۔ (۳) باپ کے فروع یعنی بھائی اور بھائی کی اولاد تا آخر (۴) دادا کے فروع یعنی چچا و چچازاد بھائی تا آخر۔

عصبات ترتیب وار یہ ہیں اُن میں سے پہلے کی موجودگی میں بعد والا شخص بطور عصبہ وارث نہیں ہوتا۔[1]

(۱) بیٹا (۲) پوتا (۳) باپ (۴) دادا (۵) حقیقی بھائی (۶) علاتی بھائی (۷) حقیقی بھائی کا بیٹا (۸) علاتی بھائی کا بیٹا (۹) حقیقی چچا (۱۰) علاتی چچا (۱۱) حقیقی چچا کا بیٹا (۱۲) علاتی چچا کا بیٹا (۱۳) دادا کا حقیقی بھائی۔ (۱۴) دادا کا علاتی بھائی (۱۵) دادا کے حقیقی بھائی کا بیٹا (۱۶) دادا کے علاتی بھائی کا بیٹا۔ اسی طرح آگے سلسلہ چلتا ہے۔

مشق نمبر ۷

(۱) باپ بیٹا ماں (۲) شوہر باپ دادا

(۳) بیوی دادا پوتا (۴) باپ بھائی ماں

(۵) بھائی علاتی بھائی بیٹی (۶) بھتیجا علاتی بھتیجا بہن

---

[1] اس سے دادا اور بھائی کا معاملہ مختلف فیہ ہے جیسا کہ مقاسمہ میں معلوم ہوگا۔

(۷) شوہر　دادا　ماں　(۸) علاتی بھتیجا　چچا　علاتی بہن

(۹) چچا　علاتی چچا　ماں　(۱۰) علاتی چچا　چچازاد بھائی　اخیافی بہن

(۱۱) چچازاد بھائی　علاتی چچازاد بھائی　دو بیٹیاں　(۱۲) دادا کا بھائی　علاتی دادا کا بھائی

(۱۳) علاتی چچازاد بھائی　دادا کا بھائی　(۱۴) دادا کا بھائی　دادا کے بھائی کا بیٹا

(۱۵) چچا　پوتا　(۱۶) بہن　چچازاد بھائی

(۱۷) بھائی　چچا　ماں　(۱۸) چچازاد بھائی　دادا کا بھائی

(۱۹) شوہر　باپ　بیٹی　(۲۰) چچازاد بھائی　اخیافی بھائی　علاتی چچا

عصبہ بغیرہٖ

عصبہ بغیرہٖ وہ چار عورتیں ہیں جو اپنے بھائیوں کی موجودگی میں ان کے ساتھ عصبہ بنتی ہیں۔

وہ چار یہ ہیں :- (۱) بیٹی (۲) پوتی (۳) حقیقی بہن (۴) علاتی بہن۔ ان کے عصبہ ہونے کی صورت میں مرد کو دو ۲ اور عورت کو ایک حصہ ملتا ہے۔

اور وہ عورت جس کا کوئی حصہ مقرر نہ ہو اور اس کا بھائی عصبہ ہو رہا ہو تو وہ اپنے بھائی کی وجہ سے عصبہ نہیں بنتی مثلاً پھوپی چچا کے ساتھ عصبہ نہیں بنتی۔

مشق نمبر ۸

حصّے بتائیے :

(۱) بیٹا   بیٹی   ماں   (۲) بیوی   دوبیٹیاں   بیٹا

(۳) پوتی   پوتا   (۴) پوتی   بیٹا

(۵) شوہر   بہن   بھائی   (۶) دوبیویاں، دوبہنیں   دوبھائی

(۷) علاتی بہن   علاتی بھائی   (۸) علاتی بہن   بھائی

(۹) اخیافی بہن   اخیافی بھائی   (۱۰) بہن   علاتی بھائی

(۱۱) چچا   چچی   (۱۲) علاتی بہن   اخیافی بھائی

عصبہ مع غیرہ

(۳) عصبہ مع غیرہ وہ عورتیں ہیں جو دوسری عورتوں کی وجہ سے عصبہ بنتی ہوں اور وہ دو ہیں (۱) حقیقی بہن (۲) علاتی بہن۔ یہ دونوں میّت کی بیٹی یا پوتی کی موجودگی میں عصبہ بنتی ہیں۔

مشق نمبر ۹

(۱) بہن   بیٹی   (۲) بہن   پوتی

(۳) علاتی بہن   بیٹی   (۴) علاتی بہن   پوتی

(۵) اخیافی بہن   بیٹی   (۶) بہن   باپ   بیٹی

(۷) بہن   بیٹی   بیٹا   (۸) علاتی بہن   اخیافی بھائی   ماں

(۹) اخیافی بہن   پوتی   (۱۰) بہن   بھائی   بیٹی

عصبہ سببی

اگر مرنے والا کسی کا آزاد کردہ شخص ہو اور اس میت کے ذوی الفروض یا عصبہ نسبی نہ ہوں تو آزاد کرنے والا مرد یا عورت اس کا عصبہ ہوگا اگر مالک کا بھی انتقال ہو چکا ہو تو پھر مالک کے مرد عصبہ اس کے وارث ہوں گے عورتیں وارث نہیں ہوں گی اگر مالک کے عصبہ بھی نہ ہوں تو مالک کو آزاد کرنے والا (مرد یا عورت) وارث ہوگا اور اس کی میراث کو حق ولاء کہتے ہیں۔

شوافع کے نزدیک صرف اصول و فروع ایک دوسرے کو خریدنے پر آزاد ہو جاتے ہیں اور احناف کے نزدیک اصول و فروع نیز ہر قسم کے ذورحم[1] محرم ایک دوسرے کو خریدنے پر آزاد ہو جاتے ہیں۔

اگر چند آدمی مل کر کسی کو خریدیں تو وہ سب اپنی ملکیت کے بقدر حق ولاء کے مستحق ہوں گے۔

مثلاً: کسی باپ کی تین بیٹیاں ہوں کبریٰ، بشریٰ، صغریٰ ان میں سے کبریٰ کے پاس تیس ۳۰ روپے ہوں اور صغریٰ کے پاس بیس ۲۰ روپے ہوں دونوں نے مل کر باپ کو پچاس روپیہ میں خریدا ہو تو باپ کی وراثت

---

[1] ذورحم ہر وہ رشتہ دار ہے جن میں سے ایک کو مرد اور دوسرے کو عورت تصور کیا جائے تو آپس میں شادی جائز نہ ہو۔

میں سے دو تہائی میں تینوں بیٹیاں شریک ہوں گی اور بقیہ ایک تہائی کے پانچ حصے کرکے کبریٰ کو تین اور صغریٰ کو دو حصے ملیں گے اور اس کی تصحیح پینتالیس سے ہوگی۔

۳×۳ = ۹×۵ = ۴۵

کبریٰ	بشریٰ	صغریٰ
	۲/۳	
۲	۲	۲
۱۰	۱۰	۱۰
۹/۱۹	۱۰	۶/۱۶

مشق نمبر ۱۰

(۱) آزاد کرنے والا آزاد کرنے والے کا بیٹا (۲) آزاد کرنے والی آزاد کرنے والی کا بیٹا

(۳) آزاد کرنے والے کو آزاد کرنے والی آزاد کرنے والے کا بیٹا

(۴) آزاد کرنے والے کا بیٹا آزاد کرنے والے کی بیٹی

(۵) آزاد کرنے والے کا بیٹا آزاد کرنے والے کا باپ

حجب

حجب وارث کو وراثت سے کلی یا جزئی طور پر محروم کردینے کو کہتے

نوٹ:۔ اعتاق ہی کی طرح مکاتبت اور تدبیر سے بھی آدمی عصبہ سببی بن جاتا ہے۔

ہیں جو افراد موانع ارث میں سے کسی مانع کے پائے جانے کی وجہ سے وارث نہیں ہوتے ان کو محروم کہتے ہیں۔ اور جو افراد کسی شخص کی موجودگی کی وجہ سے حصہ نہیں پاتے یا کم حصہ پاتے ہیں ان کو محجوب کہتے ہیں۔ حجب کی دو قسمیں ہیں:-

(۱) حجب نقصان (۲) حجب حرمان

(۱) بڑے حصے سے محجوب ہو کر چھوٹا حصہ ملنے کو حجب نقصان کہتے ہیں۔

حجب نقصان سے پانچ افراد محجوب ہوتے ہیں (۱) شوہر (۲) بیوی (۳) ماں (۴) پوتی (۵) علاتی بہن۔

(۲) کلی طور پر محجوب ہونے کو حجب حرمان کہتے ہیں۔

حجب حرمان کی دس صورتیں ہیں:

(۱) باپ تمام دادا و دادیوں کو محجوب کرتا ہے۔

(۲) ماں تمام نانیوں اور دادیوں کو محجوب کرتی ہے۔

(۳) قریب کی نانی دور کی دادی کو محجوب کر دیتی ہے احناف اور حنابلہ کے نزدیک قریب کی دادی بھی دور کی نانی کو محجوب کر دیتی ہے۔

(۴) بیٹا تمام پوتے پوتیوں کو اور پوتا اپنے سے نیچے کے پوتے پوتیوں کو محجوب کرتا ہے۔

(۵) دو یا دو سے زائد بیٹیاں پوتیوں کو محجوب کرتی ہیں الا یہ کہ کوئی پوتا ان کو عصبہ بنا دے۔

(۶) بیٹا، پوتا اور باپ تمام بھائی بہنوں کو محجوب کرتے ہیں۔

(۷) باپ دادا بیٹا بیٹی پوتا پوتی اخیافی بھائی بہن کو محجوب کرتے ہیں۔
(۸) حقیقی بھائی علاتی بھائی بہنوں کو محجوب کرتا ہے۔
(۹) دو حقیقی بہنیں علاتی بہن کو محجوب کرتی ہیں مگر اس کے ساتھ علاتی بھائی ہو تو اس کو عصبہ بنائے گا۔
(۱۰) بہن اور بیٹی یا بہن اور پوتی دونوں مل کر علاتی بھائی بہن کو محجوب کرتے ہیں۔

مانع ارث کی وجہ سے اگر کوئی شخص وراثت سے محروم ہو جائے تو وہ کسی کو محجوب نہیں کرسکتا جیسے قاتل، کافر وغیرہ لیکن محجوب دوسرے کے حجب[1] نقصان کا سبب بن سکتا ہے جیسے باپ کی موجودگی میں بھائی محجوب ہو جاتے ہیں لیکن وہ اس کے باوجود ماں کا حصہ $\frac{1}{3}$ سے $\frac{1}{6}$ کر دیتے ہیں۔

مشق نمبر ۱۱

حصے بتائیے :-

(۱) شوہر قاتل بیٹا (۲) بیوی مرتد بیٹا بھائی بیٹی

(۳) نصرانی بیوی بھائی ماں (۴) شوہر غلام باپ بھائی

---

[1] احناف کے نزدیک محجوب حجب حرمان کا سبب بھی بن سکتا ہے جیسے دادی باپ کی موجودگی میں وارث نہیں ہوتی لیکن وہ پرنانی کو بالکل محجوب کر دیتی ہے شوافع کے نزدیک دادی پرنانی کو محجوب نہیں کرتی۔

(۵) بیٹا   پوتا   ماں   (۶) شوہر   بھائی   پوتا

(۷) ماں   دادی   دوبھائی   (۸) پرنانی   باپ کی دادی   بیٹی

(۹) باپ   بھائی   بہن   ماں   (۱۰) بہن   علاتی بہن   ماں

(۱۱) بیوی   دوبہنیں   علاتی بہن   (۱۲) شوہر   اخیافی بھائی   ماں

(۱۳) بیٹی   پوتی   دادا   ماں   (۱۴) شوہر   دواخیافی بھائی   ماں   دادا

(۱۵) دوبہنیں   علاتی بھائی   علاتی بہن   ماں   (۱۶) باپ   دادی   نانی

(۱۷) دادی   پرنانی   بیٹی   (۱۸) ماں   دادی   بیٹی

(۱۹) نانی   باپ کی نانی   بیٹا   (۲۰) باپ کی نانی   دادی کی نانی   بہن

مخارج

مخرج اس سب سے چھوٹے عدد کو کہتے ہیں
جس سے وارثوں کے مقررہ حصے بلا کسر تقسیم ہوسکیں۔
مخرج لکھنے کے لئے پہلے ایک لکیر کھینچ کر اس کے نیچے تمام ورثہ لکھے جائیں پھر ذوی الفروض کو ان کا حصہ دے کر تمام حصوں کے نسب نما[1] کا ذو اضعاف اقل نکالا جائے وہی اس کا مخرج ہوگا اس کو مسئلہ بھی کہتے ہیں۔
اب اس لکیر کے دائیں طرف "مسئلہ من" لکھ کر اس عدد کو لکھتے ہیں، ذوی الفروض کے حصہ کے نسب نما سے مسئلہ کو تقسیم کر کے حاصلِ تقسیم

---

[1] مثلاً $\frac{1}{6}$ میں ایک شمار کنندہ، اور چھ نسب نما کہلاتا ہے۔

(خارج قسمت) کو شمار کنندہ سے ضرب دیں تو جو اس کا جواب نکلے گا وہ ان ذوی الفروض کا حصہ ہوگا۔ اس حاصل شدہ حصہ کو سہم کہتے ہیں ذوی الفروض کو دے کر بچے ہوئے سہام عصبہ کو دیتے ہیں عصبہ کے نیچے حرف ع اور محجوب کے نیچے حرف م لکھتے ہیں مثلاً:

مسئلہ ۲۴

زوجہ	ماں	پوتی	بیٹی	دادی	بھائی
۱/۸	۱/۶	۱/۶	۱/۲	م	ع
۳	۴	۴	۱۲		۱

ذو اضعاف اقل مشترک

دو یا دو سے زائد اعداد کا ذو اضعاف اقل وہ چھوٹے سے چھوٹا عدد ہے جو دیئے ہوئے اعداد میں سے ہر ایک سے پورا پورا تقسیم ہو سکے، ـــــ ذو اضعاف اقل معلوم کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ ہم سارے اعداد کو ایک سطر میں لکھ کر ایک ساتھ سب کے اجزائے ضربی معلوم کرتے ہیں یعنی کسی ایک عدد سے سب کو تقسیم کرتے جاتے ہیں اور جواب (خارج قسمت) کو اسی کے نیچے لکھ دیتے ہیں اور جو اعداد اس عدد سے تقسیم نہ ہوں ان کو ویسے ہی نیچے اتار دیتے ہیں پھر نیچے کے اعداد کو کسی دوسرے عدد سے تقسیم کر دیتے ہیں۔ یہی عمل کرتے رہتے ہیں جب تک مفرد اجزائے ضربی (اعداد) نہیں رہ جاتے اب مفرد اجزائے ضربی

اور مقسوم بہ عدد کو ایک دوسرے سے ضرب دیتے جاتے ہیں اور ان کا حاصلِ ضرب ذو اضعاف اقل ہوتا ہے[1]

مثلاً

۲	۴	۶	۳	۸
۲	۲	۳	۳	۴
۳	۱	۳	۳	۲
	۱	۱	۱	۲

۲۴ = ۲×۲×۳×۲

مشق نمبر ۱۲

ان کا ذو اضعاف اقل معلوم کیجئے۔

(۱) ۲، ۳، ۸ (۲) ۴، ۸، ۶

(۳) ۳، ۴، ۶ (۴) ۲، ۶، ۸

(۵) ۱۲، ۱۰، ۱۵ (۶) ۱۰، ۸، ۱۲، ۶

(۷) ۹، ۵، ۳ (۸) ۴، ۹، ۸

(۹) ۱۰، ۱۵، ۱۶، ۱۲ (۱۰) ۱۵، ۱۲، ۲۰

عول

عول کے معنیٰ زیادتی کے ہیں جب سہام مخرج سے بڑھ جائیں تو

---

[1] جدید آسان ریاضی پنجم ص۳۴

سہام کی تعداد کے بقدر مسئلہ کو بڑھا دیا جاتا ہے اس کو عول کہتے ہیں۔

مخارج کل سات ہیں ۲، ۳، ۴، ۶، ۸، ۱۲، ۲۴ ان میں سے ۲، ۳، ۴، ۸ میں کبھی عول نہیں ہوتا، ۶، ۱۲، ۲۴ میں کبھی عول ہوجاتا ہے۔ ۶، کا عول ۷، ۸، ۹، ۱۰ تک، ۱۲ کا عول ۱۳، ۱۵، ۱۷ تک اور ۲۴ کا عول ۲۷ ہوتا ہے۔

مسئلہ من ۲۴ عول الی ۲۷

بیوی	دو بیٹیاں	ماں	باپ
۱/۸	۲/۳	۱/۶	۱/۶
۳	۱۶	۴	۴

یہاں مخرج ۲۴ ہے لیکن سہام ۲۷ ہوگئے لہذا ۲۴ کا ۲۷ کی طرف عول کیا گیا ہے خاص اس مسئلہ کو مسئلہ منبریہ کہتے ہیں۔

عبد اللہ ابن مسعود کے نزدیک ۲۴ کا عول ۳۱ بھی ہوتا ہے اس لئے کہ ان کے نزدیک محروم (ممنوع الارث) حجب نقصان کا باعث ہوتا ہے۔

مسئلہ من ۲۴ عول الی ۳۱

بیوی	دو بہنیں	اخیافی بھائی بہن	ماں	کافر بیٹا
۱/۸	۲/۳	۱/۳	۱/۶	م
۳	۱۶	۸	۴	

مشق نمبر ۱۳

(۱) شوہر دو علاتی بہنیں اخیافی بہن (۲) شوہر دادی بہن

(۳) شوہر دو بہنیں دو اخیافی بہنیں (۴) شوہر دو بہنیں دو اخیافی بہنیں ماں

(۵) بیوی دو بہنیں اخیافی بہن (۶) بیوی دو بہنیں دو اخیافی بہنیں

(۷) بیوی دادی دو اخیافی بہنیں چار بہنیں

(۸) بیوی ماں باپ بیٹی پوتی

(۹) بیوی دو بہنیں دو اخیافی بھائی ماں کافر بیٹا

(۱۰) عند عبد اللہ بن مسعودؓ بیوی دو بہنیں دو اخیافی بھائی ماں کافر بیٹا

المُشَرَّکہ

اگر ورثہ میں شوہر ماں اور دو یا دو سے زائد اخیافی بھائی یا بہن ہوں اور ساتھ ہیں حقیقی بھائی بھی ہوں تو چونکہ اخیافی بھائی ماں وشوہر سب ذوی الفروض ہیں اور ان کو ان کا حصّہ دینے کے بعد کچھ نہیں بچتا لہٰذا امام احمد بن حنبل اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک حقیقی بھائی محجوب ہوجاتا ہے جیسے : مسئلہ من ٦

شوہر	ماں	دو اخیافی بھائی	حقیقی بھائی
$\frac{1}{2}$	$\frac{1}{6}$	$\frac{1}{3}$	م
۳	۱	۲	

لیکن چونکہ حقیقی بھائی اخیافی بھائی کے مقابلے میں زیادہ قریبی رشتہ دار ہے لہذا امام شافعیؒ اور امام مالکؒ کے نزدیک حقیقی بھائی بھی اخیافی بھائی کے ساتھ شریک ہوں گے نیز اس مسئلہ میں حقیقی بھائی بہن نیز اخیافی بھائی بہن سب کو برابر حصہ ملے گا مثلاً ،

۱۲ = ۲ x ۶

شوہر	ماں	بہن	بھائی	اخیافی بہن	اخیافی بھائی
۱/۲	۱/۶		۱/۳		
۳	۱		۲		
۶	۲	۱	۱	۱	۱

اس مسئلہ میں حقیقی بھائی بہن و اخیافی بھائی بہن کو برابر کا حصہ دیا گیا ہے اور چونکہ علاتی بھائی بہن حقیقی بھائی کی موجودگی میں محجوب ہو جاتے ہیں لہذا اگر علاتی بھائی بہن ہوں تو محجوب ہو جائیں گے۔ مثلاً :-

۱۸ = ۳ x ۶

شوہر	ماں	علاتی بھائی	علاتی بہن	بھائی	دو اخیافی بھائی
۱/۲	۱/۶	م	م	۱/۳	
۳	۱			۲	
۹	۳			۲	۴

اگر حقیقی بھائی کی جگہ علاتی بھائی اور بہن یا صرف علاتی بھائی ہو تب بھی وہ محجوب ہو جائیں گے۔

۶

شوہر	ماں	علاتی بھائی	علاتی بہن	اخیافی بھائی اور بہنیں
۱/۲	۱/۶	م	م	۱/۳
۳	۱			۲

اگر حقیقی بھائی کی جگہ صرف حقیقی بہن ہو یا علاتی بھائی کی جگہ صرف علاتی بہن ہو تو اس کو اپنا حصہ ملے گا اور مسئلہ میں عول ہوگا۔

مسئلہ من ۶ عول الی ۹

شوہر	ماں	بہن	دو اخیافی بھائی
۱/۲	۱/۶	۱/۲	۱/۳
۳	۱	۳	۲

مشق نمبر ۱۴

(۱) شوہر ماں اخیافی بھائی دو علاتی بہنیں دو بہنیں

(۲) شوہر ماں تین اخیافی بھائی دو بہنیں بھائی

(۳) شوہر ماں اخیافی بھائی علاتی بہن

(۴) شوہر ماں دو اخیافی بہنیں دو بہنیں

(۵) شوہر ماں اخیافی بھائی بھائی

(۶) شوہر ماں دو اخیافی بھائی بہن

(۷) شوہر ماں اخیافی بہن بھائی بہن

(۸) شوہر ماں دو اخیافی بھائی علاتی بھائی علاتی بہن

(۹)	شوہر	ماں	اخیافی بھائی			
(۱۰)	شوہر	ماں	اخیافی بھائی	علاتی بہن	بہن	
(۱۱)	بیوی	ماں	دواخیافی بھائی	دو بھائی		
(۱۲)	شوہر	ماں	دواخیافی بھائی	علاتی بھائی		
(۱۳)	بیوی	باپ	دواخیافی بھائی	بھائی		
(۱۴)	شوہر	ماں	دواخیافی بھائی	دوعلاتی بہنیں	دو بہنیں	
(۱۵)	شوہر	ماں	اخیافی بھائی	دو بھائی		
(۱۶)	شوہر	ماں	دواخیافی بھائی	علاتی بہن		
(۱۷)	شوہر	ماں	دواخیافی بھائی	بہن		
(۱۸)	شوہر	ماں	دوعلاتی بھائی	دواخیافی بھائی	دو بھائی	دوعلاتی بہنیں
(۱۹)	بیوی	ماں	اخیافی بھائی	بھائی	بہن	
(۲۰)	شوہر	ماں	اخیافی بھائی	تین بھائی		

نسبتِ اعداد

دو عددوں کے درمیان چار نسبتوں میں سے ایک نسبت کا ہونا ضروری ہے ، (۱) تماثل (۲) تداخل (۳) توافق (۴) تباین۔

(۱) تماثل :- ایک عدد دوسرے عدد کے مثل ہو جیسے ۴، ۴ یا ۶، ۶۔

(۲) تداخل :- چھوٹا عدد بڑے عدد کو صحیح طور پر تقسیم کردے یعنی کچھ نہ بچے جیسے ۳، ۶ یا ۴، ۱۲۔

(۳) **توافق** :۔ ایک کے علاوہ کوئی دوسرا عدد، دونوں کو صحیح طور پر تقسیم کر دے جیسے ۴ اور ٦ کو دو کا عدد ۸ اور ۱۲ کو ۴ کا عدد تقسیم کر دیتا ہے اگر وہ اعداد دو سے تقسیم ہو جائیں تو توافق بالنصف اگر تین سے تقسیم ہو جائیں تو توافق بالثلث وغیرہ کہلائے گا اور اگر گیارہ سے تقسیم ہو جائیں تو توافق بجزء من احد عشر کہلائے گا اور حتی الامکان بڑے عدد سے تقسیم کریں گے مثلاً ۸، اور ۱۲ کو ۲ سے بھی تقسیم کر سکتے ہیں اور چار سے بھی لہذا ۴ کے عدد سے تقسیم کر کے توافق بالربع کہلائے گا اور تقسیم کرنے سے جو جواب حاصل ہوتا ہے اس کو وفق کہتے ہیں مثلاً ۱۰، اور ۱۵، ۵ سے تقسیم ہوتے ہیں لہذا توافق بالخمس کہلائے گا اور ۱۵ کو ۵ سے تقسیم کرنے پر جواب ۳ آتا ہے تو ۱۵ کا وفق ۳ ہوگا اور ۱۰ کو ۵ سے تقسیم کرنے پر جواب ۲ آتا ہے لہذا دس کا وفق ۲ ہوگا

(۴) **تباین** :۔ اگر دو عدد نہ خود ایک دوسرے کو پورا تقسیم کر سکیں نہ کوئی تیسرا عدد دونوں کو صحیح طور پر تقسیم کر سکے تو اس کو تباین کہتے ہیں جیسے ۷ اور ۸ یا ۹ اور ۱۰۔

---

[1] ہر تداخل میں توافق بھی پایا جاتا ہے لیکن ہر توافق میں تداخل نہیں جیسے ۳، اور ٦ میں تداخل اور توافق ہے اور وہ بالثلث ہے ۳ کا وفق ایک اور ٦ کا وفق ۲ ہے۔ (فتح القریب المجیب ج ۱ ص ۱۰٦)

مشق نمبر ۱۵

مندرجہ ذیل اعداد میں نسبت معلوم کیجئے اگر توافق ہو تو توافق بتائیے اور ساتھ ہی ہر عدد کا وفق بھی لکھئے۔

(۱) ۸، ۸ (۲) ۴، ۱۶ (۳) ۸، ۲۴ (۴) ۶، ۸

(۵) ۹، ۱۲ (۶) ۳۳، ۲۲ (۷) ۱۵، ۲۰ (۸) ۱۸، ۶

(۹) ۱۸، ۱۶ (۱۰) ۲۵، ۵ (۱۱) ۹، ۲۷ (۱۲) ۱۲، ۱۵

(۱۳) ۳۵، ۱۴ (۱۴) ۱۶، ۴۰ (۱۵) ۷، ۱۰ (۱۶) ۸، ۱۳

(۱۷) ۱۵، ۱۸ (۱۸) ۲۶، ۳۹ (۱۹) ۲۸، ۸ (۲۰) ۱۱، ۲۱

تصحیح

تصحیح اس چھوٹے سے چھوٹے عدد کو کہتے ہیں جن سے ورثہ پر ان کا حصہ بلا کسر تقسیم ہو جائے اگر ورثہ میں ایک حصے کو لینے والے ایک یا ایک سے زائد افراد ہوں اور ان کا حصہ ان پر بغیر کسر کے تقسیم ہو سکتا ہو تب تو تصحیح کی کوئی ضرورت نہیں اور اگر اس طرح تقسیم نہ ہو سکے تو تصحیح کی ضرورت پیش آتی ہے۔

کبھی ورثہ کے کسی ایک فریق پر کسر واقع ہوتی ہے اور کبھی ایک سے زائد فریق پر بھی واقع ہوتی ہے تو ان کی تصحیح کے تین اصول ہیں۔

(۱) اگر ایک فریق پر کسر واقع ہو رہی ہو اور ان کے سہام اور

عدد رؤس[1] کے درمیان توافق ہو تو عدد رؤس کے وفق سے اصل مسئلہ کو ضرب دیں گے[2]

مسئلہ من ۶ × ۵ = ۳۰

ماں	باپ	دس بیٹیاں
۱/۶	۱/۶	۲/۳
۱	۱	۴

(۲) اور اگر سہام اور عدد رؤس کے درمیان تباین ہو تو اس عدد رؤس سے اصل مسئلہ کو ضرب دیں گے۔

مسئلہ من ۶ × ۵ = ۳۰

باپ	ماں	پانچ بیٹیاں
۱/۶	۱/۶	۲/۳
۱	۱	۴

(۳) اگر ایک سے زائد فریق پر کسر واقع ہو رہی ہو تو سب سے پہلے ایسے تمام فریقوں کے سہام اور ان کے عدد رؤس میں نسبت معلوم کریں گے تو کبھی تمام عدد رؤس اور ان کے سہام کے درمیان توافق ہو سکتا

---

[1] عدد رؤس ایک ہی قسم کے ورثاء یعنی ایک ہی فریق کی تعداد کو کہتے ہیں۔

[2] سہام اور عدد رؤس کے درمیان نسبت میں تداخل کا اعتبار نہیں ہوتا بلکہ اسے توافق مان کر توافق کے اصول پر عمل ہوتا ہے۔

ہے کبھی تمام میں تباین بھی ہوسکتا ہے اور کبھی بعض عدد رؤس میں توافق اور اور بعض میں تباین بھی ہوسکتا ہے تو تباین کی صورت میں کل عدد رؤس کو اور توافق و تداخل کی صورت میں عدد رؤس کے وفق کو لیں گے پھر[1] ان تمام اعداد کا مشترک ذواضعاف اقل نکالیں گے[2] اور اس سے اصل مسئلہ کو ضرب دیں گے اور اگر عول یا رد ہو تو عول یا رد کو ضرب دیں گے تو تصحیح کا عدد معلوم ہو جائے گا۔

اگر تصحیح سے ہر فریق کا حصہ معلوم کرنا ہو تو ہر فریق کے سہام کو مضروب[3] سے ضرب دیں گے جواب اس فریق کا حصہ ہوگا اور ہر فرد کا حصہ معلوم کرنا ہو تو حاصل ضرب کو اس کے عدد رؤس سے تقسیم کریں گے تو جواب ہر فرد کا حصہ ہوگا۔

مسئلہ من : ۲۴ × ۱۸۰ مضروب ۴۳۲۰ تصحیح

چار بیویاں	اٹھارہ بیٹیاں	پندرہ دادیاں	چھ چچا
۱/۸	۲/۳	۱/۶	ع
سہام ۳	۱۶	۴	۱
ہر فریق کا حصہ ۵۴۰	۲۸۸۰	۷۲۰	۱۸۰
ہر فرد کا حصہ ۱۳۵	۱۶۰	۴۸	۳۰

---

[1] اگر عدد رؤس و سہام میں تماثل ہو تو اس عدد رؤس کو چھوڑ دیں گے۔

[2] اگر عدد رؤس کے آپس میں تداخل ہو تو ان میں سے بڑا عدد ذواضعاف اقل ہوگا۔

[3] مسئلہ کو جس عدد سے ضرب دیتے ہیں اس کو مضروب کہتے ہیں۔

	۱۸۰
۳	۴ - ۹ - ۱۵ - ۶
۲	۴ - ۳ - ۵ - ۲
	۲ - ۳ - ۵ - ۱

(۴) ۵ ۴۰ (۱۲۵ $\frac{۱۸۰ \times ۳}{۵۴۰}$

۴
۱۴
۱۲
۲۰
۲۰

اگر ورثہ میں بیٹے اور بیٹیاں یا بھائی بہن دونوں ہوں تو بیٹے کو دو
اور بیٹی کو ایک مانیں گے پھر دونوں مل کر ایک ہی فریق ہوجائیں گے مثلاً:

مسئلہ من ۲۴ × ۹ مضروب ۲۱۶ تصحیح

	تین بیویاں	چار دادیاں	تین بیٹے	تین بیٹیاں
	$\frac{1}{8}$	$\frac{1}{6}$	ع	ع
سہم	۳	۴	۱۷	
ہر فریق کا حصہ	۲۷	۳۶	۱۵۳	
ہر فرد کا حصہ	۹	۹	۳۴	۱۷
ہر فرد کا فی صد	۱۶ر۴	۱۶ر۴	۱۵ر۷۴	۷ر۸۷

اگر ہر فرد کا حصہ فیصدی کے حساب سے معلوم کرنا ہو تو فیصدی کرنے کا سب سے آسان طریقہ یہ ہے کہ فرد کے حصہ کے آگے دو صفر بڑھا کر تصحیح سے اس کو تقسیم کردیں اور اگر تقسیم نہ ہوسکے یا زیادہ بچ جائے تو مزید دو صفر لگا کر تقسیم کردیں تو اس کا فی صدی نکل آئے گا مثلاً مندرجہ بالا مثال میں ایک زوجہ یا ایک جدہ کا حصہ معلوم کرنا ہو تو ۹ کو نوے ہزار بنا کر ۲۱۶ سے تقسیم کریں گے، جواب ٪۱۶ر۴ آیا تو ایک جدہ کو ٪۱۶ر۴ ملے گا اسی

طرح باقی افراد کا حساب کریں گے لیکن فی صدی کے حساب سے حصہ معلوم کرنے میں بالکل صحیح تناسب معلوم نہیں ہوتا۔

مشق نمبر ۱۶

تصحیح کیجئے نیز حساب نمبر ۱۵ تا آخر فی صدی بھی تحریر کیجئے

(۱) بیوی بیٹی تین بہنیں (۲) بیٹی دادی چار بہنیں

(۳) باپ ماں چھ بیٹیاں (۴) شوہر پانچ اخیافی بھائی دادی

(۵) چھ بیٹیاں تین دادیاں تین چچا (۶) چار بیویاں تین دادیاں بارہ چچا

(۷) چار بیویاں اٹھارہ بیٹیاں پندرہ دادیاں چھ چچا

(۸) دو بیویاں دس دادیاں دس بیٹیاں سات چچا

(۹) شوہر نو بہنیں دو اخیافی بھائی

(۱۰) چار بیویاں نو بہنیں سات بیٹیاں

(۱۱) تین بیویاں باپ نو بیٹیاں چار بیٹے

(۱۲) تین دادیاں دو بیٹے چار بیٹیاں

(۱۳) ماں باپ تین بیٹے چھ بیٹیاں

(۱۴) نانی باپ چار بیٹے آٹھ بیٹیاں

۱۵۔ دو دادیاں تین بیویاں پانچ بیٹیاں پانچ بیٹے

(۱۶) تین دادیاں پانچ بھائی چار بہنیں

(۱۷) چار دادیاں سات بیٹیاں تین چچا

(۱۸) چار بیویاں　　آٹھ بیٹیاں　　چار چچا

(۱۹) دو بیویاں　　سولہ بیٹیاں　　چار بہنیں

(۲۰) دو بیویاں　　تین دادیاں　　دادا　　تین بھائی　　پانچ بہنیں

ترکہ کی تقسیم

تقسیم ترکہ کی سب سے آسان صورت یہ ہے کہ کل مسئلہ سے کل ترکہ کو تقسیم کریں اور حاصل قسمت سے ہر فریق یا فرد کے سہام کو ضرب دیں، جواب اس کا ترکہ ہوگا۔

اگر کسر کے حساب سے نا واقف ہو تو ترکہ اور مسئلہ میں نسبت معلوم کرے ترکہ اور مسئلہ میں اگر تماثل ہو تو ضرب کی ضرورت نہیں بلکہ ہر وارث کو جو حصہ ملے گا ترکہ سے اس کا اتنا ہی حصہ ہوگا۔

مسئلہ من ٦

چار بیٹیاں	باپ	ماں
$\frac{2}{3}$	$\frac{1}{6}$	$\frac{1}{6}$
۴	۱	۱

ترکہ اور مسئلہ میں توافق یا تداخل کی صورت میں ہر فریق کے کل سہام کو ترکہ کے وفق سے ضرب دیں گے اور حاصل ضرب کو مسئلہ کے وفق سے تقسیم کریں گے حاصل قسمت اس فریق کا حصہ ہوگا۔

اگر مخرج عشری کے ذریعہ ترکہ تقسیم کرنا ہو تو مکمل ترکہ کو ۱۰۰ میں تقسیم کیا جائے گا [illegible]
[illegible] اور پھر مخرج عشری [illegible] حاصل قسمت کو ضرب دیا جائے

توافق کی صورت: مسئلہ من ۶ (۳) — ترکہ ۱۴ (۷)

چھ بہنیں	ماں	اخیافی بھائی
$\frac{۲}{۳}$	$\frac{۱}{۶}$	$\frac{۱}{۶}$
۴	۱	۱
۹ $\frac{۱}{۳}$	۲ $\frac{۱}{۳}$	۲ $\frac{۱}{۳}$

تداخل کی صورت: مسئلہ من ۶ (۱) — ترکہ ۱۲ (۲)

دو بیٹیاں	باپ	ماں
$\frac{۲}{۳}$	$\frac{۱}{۶}$	$\frac{۱}{۶}$
۴	۱	۱
۸	۲	۲

ترکہ اور مسئلہ کے درمیان تباین کی صورت میں ہر فریق کے سہام[۱] کو کل ترکہ سے ضرب دیں گے اور حاصل ضرب کو کل مسئلہ سے تقسیم کریں گے حاصل قسمت ہر فریق کا حصّہ ہوگا۔

اسی طرح ہر فرد کا حصّہ معلوم کرنا ہو تو ہر فرد کے سہم کو ترکہ سے ضرب دیں گے اور حاصل ضرب کو مسئلہ سے تقسیم کریں گے یا فریق کے ترکہ کو اس کے عدد رؤس سے تقسیم کریں گے۔

---

[۱] اگر مسئلہ میں تصحیح یا عول ہو تو تصحیح یا عول سے ہر فریق یا فرد کو جتنا سہم ملے گا اس سے ترکہ کو ضرب دیں گے اور عول یا تصحیح کے وفق سے حاصل ضرب کو تقسیم کریں گے۔

مسئلہ من ٦ ترکہ ٧ روپیہ

٢ بیٹیاں	ماں	باپ
٢/٣	١/٦	١/٦
٤	١	١

ہر فریق کا حصہ ٤ ٤/٦ = ٤٫٦٦ — ١ ١/٦ = ١٫١٧ — ١ ١/٦ = ١٫١٧

ہر فرد کا حصہ ٢ ٢/٦ = ٢٫٣٣

تشریح:۔ یہاں بنتان کا سہم ۴ ہے اس کو ترکہ ۷ سے ضرب دیا ۲۸ ہوگیا اس کو مسئلہ ۶ سے تقسیم کیا تو اس فریق کا حصہ ٤/٦ ٤ روپیہ ہوا اگر ہر فرد کا حصہ معلوم کرنا ہو تو اس ایک فرد کے سہم کو ۷ سے ضرب دیں گے ۱۴ حاصل ہوا اس کو ۶ سے تقسیم کریں تو جواب ٢/٦ ٢ آیا یہ ہر فرد کا حصہ ہوا۔ توافق یا تداخل کی صورت میں ہر فرد کا حصہ معلوم کرنا ہو تو ہر وارث کے سہم کو ترکہ کے وفق میں ضرب دیں گے پھر حاصلِ ضرب کو مسئلہ کے وفق سے تقسیم کریں گے حاصل قسمت ہر فرد کا حصہ ہوگا۔

مسئلہ من ٦ عول الی ٣/٩ ترکہ ٤/١٢

شوہر	دادی	دو بہنیں	اخیافی بھائی
١/٢	١/٦	٢/٣	١/٦
٣	١	٤	١
ہر فریق کا حصہ ٤	١ ١/٣	٥ ١/٣	١ ١/٣
ہر فرد کا حصہ		٢ ٢/٣	

تشریح:۔ مندرجہ بالا صورت میں ترکہ اور مسئلہ میں توافق بالثلث ہے ۹ کا ثلث ۳، اور ۱۲ کا ثلث ۴ ہے، اختان کا سہم ۴ ہے اس کو ترکہ کے وفق ۴ سے ضرب دیا ۱۶ ہوا، اس کو مسئلہ کے وفق ۳ سے تقسیم کیا تو جواب $\frac{۱}{۳}$ ۵ آیا جو دو بہنوں کا حصہ ہے۔

اور ایک فرد کا سہم ۲ ہے اس کو ۴ سے ضرب دیا ۸ ہوا، پھر اس کو ۳ سے تقسیم کیا جواب $\frac{۲}{۳}$ ۲ آیا جو ایک بہن کا حصہ ہے۔

اگر میت مقروض ہو اور اس کا قرضہ اس کے ترکہ سے زائد ہو تو قرض خواہوں کے قرضوں کو ہر وارث کے سہام کی جگہ رکھیں گے اور تمام قرضوں کو مسئلہ کی جگہ رکھیں گے یعنی ورثاء میں ترکہ کی تقسیم کی طرح اس کا ترکہ بھی قرض خواہوں میں تقسیم کیا جائے گا۔

تباین کی صورت — کل قرض ۴۸ — ترکہ ۱۷

زید	عمرو	بکر
۱۲	۱۶	۲۰
$\frac{۳}{۱۲}$ ۴	$\frac{۸}{۱۲}$ ۵	$\frac{۱}{۱۲}$ ۷

توافق کی صورت — کل قرض $\overset{۸}{۴۸}$ — ترکہ $\overset{۳}{۱۸}$

زید	عمرو	بکر
۱۲	۱۶	۲۰
$\frac{۱}{۲}$ ۴	۶	$\frac{۱}{۲}$ ۷

مشق نمبر ۱۷

(۱) چھ بیٹیاں ماں باپ۔ ترکہ ۱۸

(۲) تین بیویاں تین بہنیں دس چچا ترکہ ۲۴

(۳) ماں باپ آٹھ بیٹیاں ترکہ ۸۰

(۴) باپ ماں نو بیٹیاں ۱۱ بیٹے 〃 ۲۵۰

(۵) ماں بیٹی پوتی پرپوتا 〃 ۵۵۰

(۶) تین دادیاں پانچ بہنیں چچا 〃 ۱۰۰۰

(۷) شوہر بارہ بیٹیاں سترہ پوتے 〃 ۴۸۰

(۸) قرض خواہ حامد ۲۰ خالد ۱۴ زاہد ۱۶ ترکہ ۱۸ کل قرض ۵۰

(۹) 〃 جعفر ۳۵ حسن ۳۸ حسین ۲۱ ترکہ ۵۰ 〃 ۹۴

(۱۰) 〃 اشرف ۲۷ ارشد ۲۵ احمد ۲۱ ترکہ ۳۰ 〃 ۷۳

مال وجائداد ومیراث کی تقسیم

کسی آدمی کے انتقال پر اس کے مال سے تجہیز وتکفین نیز قرض کی ادائگی زکوٰۃ باقی ہو تو زکوٰۃ کی ادائیگی کا کام جلد انجام دیں گے۔

اور اگر اس کے ذمہ حج فرض ہو تو حج بدل کی رقم بھی الگ کرلیں گے۔ پھر جلد از جلد ورثہ میں اس کی میراث تقسیم کردینی ضروری ہے۔

عموماً مورث کے انتقال کے ایک عرصہ بعد میراث تقسیم کی جاتی ہے۔

جس سے بہت سے مسائل پیدا ہوجاتے ہیں مورث کے ترکہ میں سے اس کا سامان روپے وغیرہ کچھ ورثہ استعمال کرلیتے ہیں۔حالانکہ دیگر ورثہ کو اس کا علم بھی نہیں ہوتا۔ یا وہ اس سے راضی نہیں ہوتے۔

مشترکہ مال کو بلا اجازت استعمال کرنا ناجائز ہے۔اور اگر ورثہ میں نابالغ بچے ہوں تو ان کے مال کو اجازت ملنے پر بھی کوئی استعمال نہیں کرسکتا۔ اس لئے کہ وہ اجازت دینے کے اہل نہیں ہوتے، اور ان کی طرف سے کوئی بڑا بھی اجازت نہیں دے سکتا۔

لہذا یہ بات ضروری ہے کہ مورث کے انتقال پر جلد از جلد تمام شرکاء کی موجودگی میں میراث تقسیم کردی جائے۔ اس کام کو جلد انجام دینے میں عرفاً جو قباحت سمجھی جاتی ہے وہ غلط ہے۔ اس لئے اس کے نتیجہ میں بہت سے اختلافات رونما ہوتے ہیں۔ بسا اوقات چھوٹے نابالغ بچوں کا مسئلہ کھڑا ہوتا ہے حالانکہ اگر ورثہ میں نابالغ بچے ہوں تو وصی نہ ہونے کی صورت میں قاضی ان کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ وہ اپنی طرف سے کسی کو مقرر کرے گا ورنہ دین دار عصبہ مثلاً بھائی وغیرہ بچے کے مال سے بچے کی تعلیم و تربیت پر خرچ کرسکتے ہیں۔

کسی وارث کو تقسیم سے روکنے کا حق نہیں ہے۔کسی چیز کی تقسیم میں کوئی رکاوٹ پیش آسکتی ہو تو اس کو باپ کی بیوی یعنی بچوں کی والدہ کے حصہ میں رکھ سکتے ہیں۔ اگر ورثہ میں سے کچھ افراد تقسیم پر راضی نہ ہوں اور کچھ راضی ہوں تو جو تقسیم کرنا چاہیں وہ اپنا حصہ الگ کرسکتے ہیں۔اور اگر

ایک فرد تقسیم پر تیار نہ ہو باقی سب راضی ہوں تو سب کو تقسیم کرکے اپنا حصہ لینا ہوگا۔

تقسیم خود شرکاء کرسکتے ہیں، یا سب مل کر کسی دوسرے شخص کو مقرر کرسکتے ہیں[1]۔ اگر امام یا قاضی تقسیم کے لئے کسی شخص کو مقرر کرے تو اس میں مندرجہ ذیل صفات کا پایا جانا ضروری ہے۔

(۱) مسلمان ہو (۲) بالغ ہو (۳) عاقل ہو (۴) آزاد ہو (۵) ثقہ ہو۔

(۶) حساب اور پیمائش کا فن جانتا ہو یعنی سروے Survey سے واقف ہو۔ (۷) وہ طمع اور لالچ سے پاک ہو۔

مال تقسیم کرنے کے لئے ایک آدمی کافی ہے لیکن اس میں قیمت مقرر کرنا ہو تو دو آدمیوں کا ہونا ضروری ہے۔

تقسیم کرنے والے کو بیت المال سے تنخواہ دی جائے گی بیت المال نہ ہونے کی صورت میں شرکاء اپنے مال کے تناسب سے اس کو اُجرت دیں گے۔

تقسیم کی صورتیں

تقسیم کی تین صورتیں ہیں:۔ (۱) قسمت افراز :۔

افراز :۔ اگر ایک ہی قسم کا مال ہو مثلاً اناج یا کپڑے کا تھان وغیرہ

---

[1] شرکاء ایسے شخص کو مقرر کریں جو تقسیم میراث کے مسائل سے واقف ہو اور دین دار ہو۔

ہو توسب کو تول کر یا ناپ کر حصہ کے مطابق بانٹ دیں گے۔

(۲) **قسمت تعدیل وتقویم** :۔ اگر مختلف قسم کی زمین ہو یا مکان و دوکان ہو تو پہلے سب کی الگ الگ قیمت مقرر کریں گے اور اس زمانہ کی عام قیمت مقرر کریں گے قیمت کم نہیں لگائیں گے پھر تقسیم قیمت کے اعتبار سے ہو گی مثلاً اگر تیس ایکڑ زمین کے دو حصہ کرنا ہو اور اس میں دس ایکڑ زمین کی قیمت فی ایکڑ دو ہزار اور بیس ایکڑ کی قیمت فی ایکڑ ایک ہزار ہو تو فی ایکڑ دو ہزار والی زمین دس ایکڑ ایک شخص کو اور فی ایکڑ ایک ہزار والی زمین بیس ایکڑ دوسرے شخص کو ملے گی۔

(۳) **قسمت رد** :۔ اگر تقسیم میں ایک شریک کے لئے دوسرے شریک کو مال دینے کی ضرورت ہو، مثلاً زمین کے ایک طرف کنواں یا گھر وغیرہ ہو، اور اس کی تقسیم ناممکن ہو تو اس چیز کی عام قیمت مقرر کر کے اپنے شریک کو اس کے حصّے کی قیمت دے گا مثلاً گھر وغیرہ کی قیمت دس ہزار روپے ہو تو اپنے شریک کو پانچ ہزار روپے دے گا ایسی چیزیں جن کو تقسیم کرنے سے ان کا نفع ختم ہو جاتا ہو مثلاً ایک موتی ایک بیت الخلا غسل خانہ وغیرہ تو ایسی چیزوں میں کوئی شریک تقسیم کا مطالبہ کرے تو بقیہ شرکار کو تقسیم پر مجبور نہیں کیا جائے گا، بلکہ اس کو مشترک طور پر استعمال کریں گے یا سب کی رضامندی سے قیمت مقرر کر کے تقسیم کیا جائے گا اگر تقسیم کرنے میں نفع مقصود ختم نہ ہوتا ہو، اور ایک شریک تقسیم کا مطالبہ کرے تو باقی شرکار کو بھی تقسیم پر مجبور کیا جائے گا۔

حصوں کی تقسیم کے بعد ایک ایک حصّہ کو ہر شریک متفقہ طور پر لے تو ٹھیک ورنہ اس کا فیصلہ قرعہ کے ذریعہ ہوگا قرعہ وہ شخص نکالے گا جو لکھتے وقت موجود نہ ہو، قرعہ بھی شرکار کے نام نکالیں گے اور جائیداد کا نمبر مقرر کریں گے اور یہ طے کریں گے کہ جس کا نام سب سے پہلے آئے تو اس کو جائیداد نمبر ا ملے گی اس طرح نمبر وار ملے گی یا قرعہ پر جائیداد کا نمبر لکھ کر ایک ایک کے نام سے اٹھا بھی سکتے ہیں، قرعہ کے بعد اس پر رضامندی کا اظہار ضروری ہے اگر تقسیم کے بعد اس میں غلطی یا ظلم ثابت ہوجائے تو وہ تقسیم باطل ہوگی اور اگر شریک غلطی کا دعویٰ کرے اور غلطی ثابت نہ ہوسکے تو وہ اپنے شریک کو قسم کھلا سکتا ہے[1]

تخارج

اگر کوئی وارث اپنے حصّہ سے دست بردار ہوجائے یا اپنے حصّے کے عوض میں اپنے حصّے سے کم کوئی چیز لے کر الگ ہوجائے تو اسے تخارج کہتے ہیں۔

اس صورت میں بقیہ ورثا میں وراثت تقسیم کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے اس وارث کو بھی شامل کرکے حسبِ قاعدہ مسئلہ لکھیں گے اور پھر مسئلہ سے اس کے سہام کے بقدر کم کرکے باقی ماندہ مال کو باقی

---

[1] تحفۃ المحتاج بشرح المنہاج، اعانۃ رابع ص۲۴۶ مغنی ج ۴ ص۴۱۸

ورثہ میں ان کے سہام کے تناسب سے تقسیم کریں گے۔

مثلاً من ۶ باقی ۳

چچا	ماں	شوہر مصالحت بمہر
ع	$\frac{1}{3}$	$\frac{1}{2}$
۱	۲	۳

مشق نمبر ۱۸

(۱) شوہر دو بیٹیاں چچا (۲) بیوی ماں بیٹی بیٹا

مصالحت بمہر مصالحت بباغ

(۳) بیوی بہن ماں (۴) بیوی بیٹا بیٹا بیٹا بیٹا

مصالحت بقرض مصالحت بمکان

رد

ذوی الفروض کو سہام دینے کے بعد کبھی کچھ سہام بچ جاتے ہیں اور عصبات نہیں ہوتے تو احناف کے یہاں اور عصبات کے ساتھ ساتھ بیت المال بھی نہ ہو یا اس کا نظام درست نہ ہو تو شوافع کے یہاں بھی ان باقی ماندہ سہام کو زوجین کے علاوہ بقیہ ورثہ پر تقسیم کیا جاتا ہے اس کو رد کہتے ہیں۔

رد کے چار اصول ہیں

(۱) اگر زوجین نہ ہوں اور بقیہ ذی الفروض ایک ہی قسم کے ہوں تو مسئلہ ان کے عدد رؤس سے ہوگا مثلاً عشر بنات (دس بیٹیاں)

(۲) اگر زوجین نہ ہوں اور بقیہ ذوی الفروض دو یا دو سے زیادہ قسم کے ہوں تو اصل مسئلہ سے جو ان کے کل سہام ہوں گے وہی ان کا مسئلہ ہوگا۔

مثلاً مسئلہ من ۶ رد الی ۴

ماں	بیٹی
۱/۶	۱/۲
۱	۳

مسئلہ ۶ رد الی ۵

بہن	علاتی بہن	اخیافی بہن
۱/۲	۱/۶	۱/۶
۳	۱	۱

(۳) شوہر یا بیوی میں سے کوئی موجود ہو اور بقیہ ذوی الفروض ایک ہی قسم کے ہوں تو اس کی دو صورتیں ہیں۔

(۱) زوجین کو ان کے اصل مسئلہ سے دینے کے بعد بقیہ سہام ایک قسم کے عدد رؤس پر بغیر کسر کے تقسیم ہو جاتے ہوں تو پھر تصحیح وغیرہ کی ضرورت نہیں۔ مثلاً

۴

بیوی	تین اخیافی بھائی بہن
۱/۴	
۱	۳

۴

شوہر	تین بیٹیاں
۱/۴	
۱	۳

(۲) کسر واقع ہونے کی صورت میں اگر عدد رؤس اور سہام کے درمیان توافق ہو تو عدد رؤس کی ۃفق سے اصل مسئلہ کو ضرب دیں گے اور اگر تباین ہو تو کل عدد رؤس سے اصل مسئلہ کو ضرب دیں گے۔

توافق کی مثال ۴ × ۲ = ۸

شوہر	چھ بیٹیاں
۱/۴	
۱	۳
۲	۶

تباین کی مثال ۴ × ۵ = ۲۰

شوہر	پانچ بیٹیاں
۱/۴	
۱	۳
۵	۱۵/۳

(۳) اگر شوہر یا بیوی میں سے کوئی موجود ہو اور بقیہ ذوی الفروض ایک سے زائد قسم کے ہوں تو اگر شوہر یا بیوی کو دینے کے بعد بقیہ حصے دیگر ذوی الفروض میں بلا کسر تقسیم ہو جاتے ہوں تو تصحیح کی ضرورت نہیں ہوگی[1]

مسئلہ زوجین من ۴ — مسئلہ ذوی الفروض من ۶ رد الیٰ ۳

بیوی	ماں	دو اخیافی بھائی
۱/۴	۱/۶	۱/۳
۱	۱	۲

---

[1] اس چوتھی صورت میں زوجین کا مسئلہ الگ لکھیں گے اور اس میں سے زوج یا زوجہ کو دیں گے اور بقیہ ذوی الفروض کا مسئلہ الگ لکھ کر اس میں سے بقیہ ذوی الفروض کو دیں گے

اگر بلا کسر تقسیم نہ ہوتے ہوں تو زوجہ یا زوج کے مسئلہ کو بقیہ ذوی الفروض[1] کے مسئلہ سے ضرب دیں گے حاصل ضرب دونوں کا مخرج ہوگا پھر زوجہ کے سہم کو بقیہ ذوی الفروض کے مسئلہ سے ضرب دیں گے اور ذوی الفروض کے سہام کو اس عدد میں ضرب دیں گے جو شوہر یا بیوی کے مخرج سے اس کا حصہ دے کر بچا ہے۔

مسئلہ زوجہ من ۸ × ۵ = ۴۰ × ۳۶ = ۱۴۴۰ مسئلہ ذوی الفروض من ۶ رد الی ۵

چار بیویاں	نو بیٹیاں	چھ دادیاں
$\frac{1}{8}$	$\frac{2}{3}$	$\frac{1}{6}$
۱	۴	۱
۵	۲۸	۷
ہر فریق کا حصہ ۱۸۰	۱۰۰۸	۲۵۲
ہر فرد کا حصہ ۴۵	۱۱۲	۴۲

مشق نمبر ۱۹

(۱) پانچ بیٹیاں (۲) نو بہنیں (۳) دادی بیٹی

(۴) ماں دو اخیافی بھائی (۵) دادی دو بہنیں

(۶) بہن اخیافی بہن علاقی بہن (۷) بیوی تین بہنیں

(۸) شوہر تین بیٹیاں (۹) بیوی چھ بہنیں

---

[1] ذوی الفروض کے مسئلہ سے مراد وہ عدد ہے جو رد کے بعد حاصل ہوا ہو۔

(۱۰) بیوی چھ بیٹیاں (۱۱) بیوی سات بیٹیاں
(۱۲) بیوی چار بیٹیاں (۱۳) بیوی ماں دو اخیافی بھائی
(۱۴) بیوی بیٹی ماں (۱۵) بیوی بیٹی پوتی
(۱۶) بیوی بیٹی پوتی ماں (۱۷) چار بیویاں نو بیٹیاں چھ دادیاں
(۱۸) شوہر چار دادیاں اخیافی بہن (۱۹) تین بیویاں سات بیٹیاں پانچ دادیاں
(۲۰) دو بیویاں دو بیٹیاں دو دادیاں

مقاسمۃ الجد

اگر میت کے ورثا میں دادا اور حقیقی یا علاتی بھائی بہن ہوں تو احناف کے نزدیک دادا کی موجودگی میں بھائی بہن محجوب ہوں گے اور پورا مال دادا کو بطور عصبہ دیا جائے گا۔ امام شافعیؒ امام مالکؒ امام احمد بن حنبلؒ امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک دادا کی موجودگی میں بھائی بہن محجوب نہیں ہوں گے بلکہ وہ بھی وراثت کے حقدار ہوں گے تفصیل یہ ہے۔
صرف بھائی بہن کی موجودگی میں ان دو صورتوں میں سے دادا کے حق میں جو صورت بہتر ہو وہ کی جاتی ہے۔

(۱) مقاسمہ یعنی ایک بھائی کے برابر حصہ دینا۔
(۲) کل ترکہ کا ثلث۔ پھر باقی ترکہ بھائی بہنوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔
(۱) اس صورت میں مقاسمہ بہتر ہے۔

مسئلہ من ۵

بہن	بھائی	دادا
۱	۲	۲

۲۔ اس صورت میں ثلث بہتر ہے۔

۳

تین بھائی	دادا
۲	$\frac{1}{3}$ ۱

دادا اور بھائی بہنوں سمیت میت کے ساتھ دیگر ورثہ یعنی ذوی الفروض موجود ہوں تو ان تین صورتوں میں سے جو صورت دادا کے حق میں بہتر ہو وہ کی جائے گی۔

(۱) مقاسمہ یعنی دادا کو ایک بھائی کے برابر حصہ دیا جائے گا۔

۲×۲ = ۴

بھائی	دادا	شوہر
		$\frac{1}{2}$
۱	۱	۱ ۲

(۲) ثلث مابقی یعنی ذوی الفروض کو دینے کے بعد بقیہ مال کا تہائی دیا جائے گا۔[1]

---

[1] دادا کو ثلث مابقی دینا ہو تو مسئلہ کو ۳ سے ضرب دیں گے۔

۶ × ۳ = ۱۸

دادی	دادا	دو بھائی	بہن
۱/۶		۵	
۱	۵	۸	۲

۳

(۳) سدس جمیع المال یعنی پورے مال کا ۱/۶ دیا جائے گا۔

مسئلہ من ۶ × ۳ = ۱۸

دو بیٹیاں	دادا	تین بھائی
۲/۳	۱/۶	ع
۴	۱	۱
۱۲	۳	۳

اور اگر علاتی بھائی بھی ہوں تو دادا کو حصہ دیتے وقت ان کو شمار میں رکھا جائے گا تاکہ دادا کا حصہ کم ہو جائے اور اس کے بعد ان کو تقسیم سے خارج کر دیا جائے گا کیونکہ حقیقی بھائی کی موجودگی میں علاتی بھائی محجوب ہوتے ہیں اور باقی حقیقی بھائی بہنوں کو دیا جائے گا۔

۳		
دادا	بھائی	علاتی بھائی
۱	۲	م

البتہ اگر صرف ایک حقیقی بہن ہو اور باقی علاتی بھائی بہن ہوں تو اب علاتیوں کو بھی ترکہ ملے گا، اس لئے کہ مقاسمہ کے بعد بہن کو نصف

ملے گا، اور باقی علاتیوں کو دیا جائے گا۔

۲ × ۵ = ۱۰ × ۲ = ۲۰

دادا	بہن	دو علاتی بہنیں
۲	$\frac{۱}{۲}$	
۴	۵	۱
۸	۱۰	۲

اگر صرف علاتی بہن ہو تو اسے کچھ نہیں ملتا۔

مقاسمہ بہتر ۲

دادا	بہن	علاتی بہن
۱	$\frac{۱}{۲}$ ۱	م

دادا کی موجودگی میں اخت کو ابتداءً ذوی الفروض نہیں مانا جاتا لیکن مسئلہ اکدریہ یعنی شوہر ماں، دادا اور بہن کی صورت میں بہن کو ذوی الفروض مان کر حصہ دیتے ہیں اس لئے کہ ذوی الفروض نہ ماننے کی صورت میں وہ محجوب ہو جاتی ہے پھر دادا اور بہن کے سہام کو جمع کر کے دادا کو بہن کا دوگنا دیتے ہیں مثلاً:

۶ عول الی ۹ × ۳ = ۲۷

شوہر	ماں	دادا		بہن
$\frac{۱}{۲}$	$\frac{۱}{۳}$	$\frac{۱}{۶}$		$\frac{۱}{۲}$
۳	۲	۱		۳
۹	۶	۳ ۸	۱۲	۹ ۴

اگر بہن کی جگہ بھائی ہو تو وہ محجوب ہوجائے گا اس لئے کہ بھائی عصبہ ہوتا ہے اور عصبہ کو بچا ہوا مال ملتا ہے، اور اس مسئلہ میں بھائی کے لئے کچھ بھی نہیں بچتا اور دو بہن ہونے کی صورت میں مقاسمہ ہوگا اس لئے کہ اس صورت میں ماں کا حصہ ۱/۳ سے ۱/۶ ہوجاتا ہے۔ لہذا دو بہنوں کے لئے ترکہ بچ جاتا ہے اور ان کو ذوی الفروض ماننے کی ضرورت نہیں ہے اور اگر تین بہنیں ہوں تو مقاسمہ کی صورت میں دادا کا حصہ ۱/۶ ہوتا ہے اور مسئلہ اکدریہ بھی نہیں ہے جس کی بنیاد پر تین بہنوں کو ابتداءً ذوی الفروض مانا جائے۔ لہذا دادا کو ۱/۶ دینے کے بعد بچا ہوا ۱/۶ تین بہنوں کو ملے گا۔

تین بہنیں	دادا	ماں	شوہر
	۱/۶	۱/۶	۱/۲
۱	۱	۱	۳

مشق نمبر ۲۰

(۱) دادا بھائی (۲) دادا بہن (۳) دادا بھائی بہن (۴) دادا دو بھائی

(۵) دادا، دو بھائی، بہن (۶) دادا، دو بھائی، دو بہنیں

(۷) دادا، علاتی بھائی، بھائی (۸) دادا، بہن، دو علاتی بہنیں

(۹) دادا، بہن، علاتی بہن (۱۰) دادا، بہن، اخیافی بہن

(۱۱) شوہر دادا، بہن (۱۲) بیوی، دادا، بہن

(۱۳) ماں، دادا، دو بھائی (۱۴) بیوی، دادا، بہن، دو علاتی بھائی

(۱۵) بیوی، دادا، تین بھائی (۱۶) دادا، دادی، دو بھائی بہن

(۱۷) دادی ، دادا ، تین بھائی ، بہن (۱۸) بیٹی ، دو بھائی ، دادا

(۱۹) دو بیٹیاں ، دو بھائی ، دادا (۲۰) بیوی، دادا، دادی ، بیٹی ، بھائی

(۲۱) ماں ، دادا ، بہن (۲۲) تین بھائی ، دادا

(۲۳) شوہر، ماں ، دادا ، دو بھائی (۲۴) شوہر ، دادا ، تین بھائی

(۲۵) ماں ، دادا ، پانچ بھائی (۲۶) بیوی ، ماں ، دادا ، بہن

(۲۷) شوہر ، دو بیٹیاں ، دادا ، تین بھائی (۲۸) دو بیٹیاں ، ماں ، دادا ، تین بھائی

(۲۹) شوہر، دو بیٹیاں ، دادا ، ماں ، تین بھائی (۳۰) شوہر ، دادا ، بھائی

(۳۱) شوہر ، ماں ، دادا ، بہن (۳۲) شوہر، ماں ، دادا ، بھائی

(۳۳) شوہر، ماں ، دادا ، دو بہنیں (۳۴) شوہر، ماں ، دادا ، تین بھائی

(۳۵) دادا ، شوہر، ماں ، بیٹی ، بہن (۳۶) دادی ، دادا ، بھائی ، بہن

(۳۷) بیوی ، دادا ، بھائی ، علاتی بھائی (۳۸) دادا ، دو بہنیں ، علاتی بھائی

(۳۹) ماں ، دادا ، بہن ، علاتی بھائی ، علاتی بہن

(۴۰) ماں ، دادا ، بہن ، دو علاتی بھائی ، علاتی بہن

مناسخہ

ایک میت کا ترکہ تقسیم کرنے سے پہلے اس کے ورثہ میں سے کسی کا انتقال ہو جائے تو اس کی وراثت تقسیم کرنے کو مناسخہ کہتے ہیں۔

مناسخہ میں تمام ورثہ کے حصّوں کو ایک نقشہ میں دکھایا جاتا ہے اور ایک ہی تصحیح سے سب کو حصّے ملتے ہیں مناسخہ کا حساب کرنے وقت

سب سے پہلے جس کا انتقال ہوا ہے اس کے ورثہ کو ایک سطر میں تحریر کریں گے پھر ان کو حصّہ دیں گے اگر عول یا تصحیح کی ضرورت پیش آئے تو عول یا تصحیح بھی کریں گے۔

اب ان ورثہ میں سے پہلے جس کا انتقال ہوا ہے اس کے ورثہ کو یعنی میت ثانی کے ورثہ کو ایک سطر میں تحریر کر کے ان کو بھی حصّہ دیں گے اور عول وغیرہ کی ضرورت پیش آئے تو عول وغیرہ بھی کریں گے میت ثانی کو میت اوّل کے مسئلہ سے جتنا حصّہ ملا ہے اس کو ما فی الید کہتے ہیں ،

ما فی الید اور میت ثانی کے مسئلہ میں چار نسبتیں ہو سکتی ہیں ،

(۱) تماثل (۲) تداخل (۳) توافق (۴) تباین۔

(۱) اگر دونوں میں تماثل ہو تو ضرب کی کوئی ضرورت نہیں۔

(۲۔۳) اگر تداخل یا توافق ہو تو میت ثانی کے مسئلہ کے وفق سے میت اوّل کے مسئلہ یا تصحیح اور ان کے زندہ ورثہ کے سہام میں ضرب دیں گے اور ما فی الید کے وفق سے نیچے (میت ثانی) کے سہام میں ضرب دیں گے۔

(۴) اگر ما فی الید اور میت ثانی کے مسئلہ میں تباین ہو تو میت ثانی کے کل مسئلہ سے میت اوّل کے کل مسئلہ اور ان کے زندہ ورثہ کے سہام میں ضرب دیں گے اور کل ما فی الیلد سے میت ثانی کے ورثہ کے سہام میں ضرب دیں گے۔

اگر ورثہ میں کسی تیسرے یا چوتھے فرد کا انتقال ہو جائے تو میت ثانی

کی طرح اس میں بھی عمل کریں گے اور اگر دو مورثوں سے وراثت کا حق دار ہونے کے بعد کسی فرد کا انتقال ہوتا ہے تو دونوں سہام جمع کر کے مافی الید قرار دیں گے مثلاً : اکبر کا انتقال ہوا اس کی بیوی ذاکرہ اور دو بیٹیاں تبسم و زینب اور بھائی احمد موجود تھے پھر زینب کا انتقال ہوا، شوہر زاہد ماں ذاکرہ اور بیٹا شاکر زندہ ہے تو اکبر کے ترکہ کی تقسیم اس طرح ہوگی۔

اکبر مسئلہ من ۲۴ × ۳ = ۷۲

بیوی	بیٹی	بیٹی	بھائی
ذاکرہ	تبسم	زینب	احمد
۱/۸	۲/۳		ع
۳	۸	۸ (۱۶)	۵
۹	۲۴		۱۵

زینب ۳/۱۲ — مافی الید ۲۴

شوہر	ماں	بیٹا
زاہد	ذاکرہ	شاکر
۱/۴	۱/۶	ع
۳	۲	۷
۶	۴	۱۴

		المبلغ	۴۲	
ذاکرہ	تبسم	احمد	زاہد	شاکر
۱۳	۲۴	۱۵	۶	۱۴ = ۴۲

تشریح :۔ پہلے اکبر کے ورثہ ذاکرہ تبسم، زینب احمد پر ترکہ تقسیم کر دیا گیا۔ اس میں سے زینب کے حصے میں آٹھ آیا تھا اور تقسیم سے پہلے ہی زینب کا انتقال ہو گیا' اب اس کے ورثہ زاہد، ذاکرہ اور شاکر پر اس کا سہم یعنی آٹھ تقسیم ہو گا اس آٹھ کو مافی الید کہتے ہیں اب زینب کے ورثہ کا مسئلہ ۱۲ ہے اور اس کا مافی الید آٹھ۔ مافی الید اور مسئلہ میں توافق بالربع ہے لہذا مسئلہ کے وفق ۳ سے اوپر کے مسئلہ و سہام کو ضرب دیں گے اور مافی الید کے وفق ۲ سے نیچے کے سہام کو ضرب دیں گے اب ایک لمبی لکیر کھینچ دیں گے اور اس کے اوپر المبلغ کا لفظ اور اس پر آخری تصحیح کا عدد لکھیں گے اور اس لکیر کے نیچے زندہ ورثہ کے نام ترتیب وار لکھ کر ہر ایک کو جہاں جتنے حصے ملے ہوں ان کو جمع کر کے ان کے نام کے نیچے لکھیں گے پھر ان تمام حصوں کو جمع کریں گے اگر وہ المبلغ کے برابر ہے تو جواب صحیح ہو گا ورنہ نظر ثانی کی ضرورت ہے۔

تماثل کی مثال

فاطمہ من ۴ × ۴ = ۱۶ من ۶ رد الی ۴

شوہر	بیٹی	ماں
زید	عائشہ	آمنہ
۱/۴	۱/۲	۱/۶
۱ — ۴	۳	۱
	۹	۳

زید ۴		مافی الید ۴
بیوی	باپ	ماں
ذاکرہ	زاہد	سلیمہ
$\frac{۱}{۴}$	ع	$\frac{۱}{۳}$ ثلث مابقی
۱	۲	۱

المبلغ ۱۶

عائشہ	آمنہ	ذاکرہ	زاہد	سلیمہ	
۹	۳	۱	۲	۱	= ۱۶

تباین کی مثال من ۲×۶ = ۱۲ × ۶ = ۷۲

ماں	بیٹا		بیٹا
جمیلہ	عبدالصمد		عبدالسلام
$\frac{۱}{۶}$			
۱		۵	
۲	۵	۱۰	۵
۱۲			۳۰

عبدالصمد ۶			مافی الید ۵
بیٹا	بیٹا	بیٹی	دادی
عمر	ظفر	ہندہ	جمیلہ
ع	ع	ع	$\frac{۱}{۶}$
۲	۲	۱	۱
۱۰	۱۰	۵	۵

المبلغ ۷۲

جمیلہ	عبدالسلام	عمر	ظفر	ہندہ
۱۷	۳۰	۱۰	۱۰	۵ = ۷۲

مشق نمبر ۲۱

(۱) حامد

بیوی	بھائی	بہن
جمیلہ	عبداللہ	ہندہ

عبداللہ

بیٹی	بیٹی	بہن
زبیدہ	زہرہ	ہندہ

(۲) عمران

ماں	بیٹی	بیٹا	بیٹا
کلثوم	رقیہ	سلمان	غفران

سلمان

دادی	بیوی	بھائی	بہن
کلثوم	ہاجرہ	غفران	رقیہ

(۳) افضل

بیوی	ماں	بیٹی	بھائی	بہن
نورالنساء	صفیہ	رعنا	جعفر	ریحانہ

نورالنساء

شوہر	بہن	بہن	دو اخیافی بہنیں	
احمد	فردوس	بتول	زاہدہ	فاطمہ

(۴) حمیدہ

ماں	بیٹا	بیٹا	بیٹا	شوہر	بیٹی
حفصہ	باقر	حافظ	خالد	شاکر	جویریہ

باقر

دادی	باپ	بیٹا	بیٹا
حفصہ	شاکر	اسلم	عقیل

شاکر

بیٹا	بیٹا	بیٹی
حافظ	خالد	جویریہ

(۵) آدم

باپ	ماں	بیٹی	بیٹا
ابراہیم	ہاجرہ	سارہ	اسمٰعیل

اسماعیل

دادا	دادی	بیوی	پوتا
ابراہیم	ہاجرہ	زبیدہ	خالد

(۶) آسیہ

شوہر	ماں	بیٹی	بیٹا
اسحٰق	بلقیس	مریم	عیسیٰ

اسحٰق

بیوی	ماں	بیٹی	بیٹا	بیٹا
حسینہ	خدیجہ	مریم	عیسیٰ	محمد

(۷) یوسف

تین بیویاں	باپ	ماں	دو بیٹیاں
زبیدہ، عاقلہ، رشیدہ	احمد علی	کبریٰ	سلمہ، نجمہ

احمد علی

بیوی	دو پوتیاں
کبریٰ	سلمہ، نجمہ

زبیدہ

دو بیٹیاں
سلمہ، نجمہ

کبریٰ ـــــــ دو پوتیاں

سلمہ، نجمہ

عاقلہ

شوہر　　اخیافی بھائی　　دو بھائی

بشیر　　عظیم　　عبدالمجید، نجیب

(۸) عبدالمجید

بیوی　　دادی　　بیٹا　　بیٹا　　بیٹی　　بیٹی

ناظرہ　　نظیرہ　　مسعود　　محمود　　مقصود　　سعیدہ　　حمیدہ

مسعود

بھائی　　بھائی　　بہن　　بہن　　ماں

محمود　　مقصود　　سعیدہ　　حمیدہ　　ناظرہ

ناظرہ

بیٹا　　بیٹا　　بیٹی　　بیٹی

محمود　　مقصود　　سعیدہ　　حمیدہ

(۹) حامد

بیوی　　بیٹا　　بیٹا　　بیٹا　　بیٹی　　بیٹی

رابعہ　　ذاکر　　خالد　　ساجد　　فاطمہ　　انیسہ

رابعہ

شوہر　　بیٹا　　بیٹا　　بیٹا　　بیٹی　　بیٹی

حسن　　ذاکر　　ساجد　　خالد　　فاطمہ　　انیسہ

فاطمہ

شوہر	بیٹا	بیٹا	بیٹی
حسین	احمد	محمد	زینب

(۱۰) حامد

بیوی	ماں	اخیافی بہن	چچا
محمودہ	نجم النساء	قمرالنساء	محمود

قمرالنساء

ماں	شوہر	بیٹا	بیٹا	بیٹی
نجم النساء	کبیرالدین	نصیرالدین	ظہیرالدین	فاطمہ

محمودہ

شوہر	بیٹی	باپ
سعید	سعیدہ	محمود

محمود

بیوی	بیٹا	بیٹی	بیٹی
شاہدہ	مسعود	نورالنساء	ظہورالنساء

ذوی الارحام

وہ تمام رشتہ دار جو ذوی الفروض یا عصبہ میں سے نہ ہوں ذوی الارحام کہلاتے ہیں اگر کوئی وارث نہ ہو یا ورثہ میں صرف شوہر یا بیوی ہو اور بیت المال بھی نہ ہو تو شوہر یا بیوی کو دینے کے بعد بقیہ مال اور زوجین کے نہ ہونے کی صورت میں پورا مال ذوی الارحام میں تقسیم کیا جائے گا۔

ذوی الارحام کی چار قسمیں ہیں

(۱) فرع میت :۔ میت کی بیٹی اور پوتی کی اولاد۔

(۲) اصل میت : میت کے نانا و دادیاں آخر تک۔

(۳) میت کے باپ ماں کی فرع :۔ حقیقی علاتی اور اخیافی بہنوں کی اولاد۔ حقیقی و علاتی بھائیوں کی بیٹیاں اور اخیافی بھائی کی اولاد۔

(۴) میت کے دادا اور نانی کی اولاد :۔ پھوپی، اخیافی چچا، ماموں خالہ اور اور ان کی اولاد، حقیقی و علاتی چچا کی لڑکیاں آخر تک اگر ان میں سے کوئی ایک فرد زندہ ہو تو متفقہ طور پر وہی سارے مال کا وارث ہوگا، اگر ایک سے زیادہ قسم کے لوگ ہوں تو جن افراد کے واسطے سے وہ رشتہ دار ہو رہے ہیں ان افراد کا حصہ ان کو دیا جائے گا لیکن ماموں اور خالہ کو نانی کا حصہ دینے کے بجائے ماں

کا حصہ دیا جائے گا نیز اخیافی چچا اور پھوپیوں کو باپ کا حصہ دیا جائے گا۔
جو ذو رحم وارث سے زیادہ قریب ہو اس کی موجودگی میں دور کا ذو رحم محجوب ہوگا اگرچہ رشتہ کے اعتبار سے قریب ہی کیوں نہ ہو۔ مثلاً

نواسی کی بیٹی　　　　پوتے کی نواسی

م　　　　ا

اس لئے کہ بیٹے کی پوتی وارث ہے نواسی وارث نہیں ہے
تمام ذوی الارحام کے بارے میں یہ تصور کیا جائے گا کہ جن کے واسطے سے یہ رشتہ دار ہوئے گویا ان کا انتقال ہوا ہے اور ان کی وراثت ان کو مل رہی ہے۔ لیکن اخیافی بھائی بہن کی اولاد میں اخیافی بھائی بہن کا حصہ برابر بانٹا جائے گا یعنی مرد کو عورت کا دگنا نہیں ملے گا بصورت دیگر اگر اخیافی بھائی بہن کا انتقال ہوجاتا تو ان کی اولاد میں مرد کو عورت کو دگنا ملتا۔
اسی طرح اخیافی ماموں و خالہ میں مرد کو عورت کے دگنے کے حساب سے ملے گا حالانکہ اگر خود ماں کا انتقال ہوتا تو یہ اخیافی بھائی بہن ہونے کی وجہ سے حصہ برابر پاتے، اگر مسئلہ میں ذوی الارحام کے ساتھ شوہر یا بیوی ہونے کی وجہ سے عول کی ضرورت پیش آئے تو شوہر یا بیوی کو اصل مسئلہ سے دے کر بقیہ مال ذوی الارحام میں ان کے حصہ کے تناسب سے تقسیم کیا جائے گا جیسے:

۴

شوہر	دو بہنوں کی دو بیٹیاں
$\frac{1}{2}$	۲

احناف کے نزدیک اگر چاروں قسم کے ذوی الارحام موجود ہوں تو صرف پہلی قسم یعنی فرع میت کو ملے گا اگر پہلی قسم میں سے کوئی نہ ہو تو دوسری قسم کو وہ دونوں نہ ہوں تو تیسری قسم کو اور تینوں قسم کا کوئی فرد نہ ہو تو چوتھی قسم کو ملے گا اور تمام اقسام میں مرد کو عورت کا دگنا ملے گا، اور جو ذو رحم میت سے زیادہ قریب ہو اس کی موجودگی میں دور کا ذو رحم وارث نہیں ہوگا چاہے وارث سے قریب ہی کیوں نہ ہو۔

پوتی کی بیٹی	پوتے کی نواسی
ا	م

مشق نمبر ۲۲

(۱) شوہر ، پوتی کی بیٹی نواسی کا بیٹا (۲) پوتی کی بیٹی ، پوتی کا بیٹا و بیٹی
(۳) اخیافی بھائی کی بیٹی اخیافی بھائی کا بیٹا (۴) اخیافی خالہ اخیافی ماموں نواسی (۵) بھائی کی بیٹی علاقی بھائی کی بیٹی اخیافی بھائی کی بیٹی
(۶) نانا دو اخیافی بہنوں کی دو بیٹیاں بھانجی علاقی بھانجی
(۷) نواسی بھتیجی نانی کی ماں۔

(۸) اخیافی خالہ علاتی خالہ حقیقی خالہ (۹) اخیافی بھائی کی بیٹی چچازاد بہن
(۱۰) شوہر دو بیٹیوں کی دو بیٹیاں (۱۱) اخیافی ماموں علاتی ماموں
حقیقی ماموں۔

احناف (۱۲) نواسی پوتی کی بیٹی
شوافع (۱۳) نواسی پوتی کی بیٹی

حمل

اگر کسی عورت کی اولاد وارث ہوتی ہے تو اس کا حمل بھی وارث ہوتا ہے خواہ وہ عورت میت کی وارث ہو یا نہ ہو، مثلاً بہو وارث نہیں ہوتی البتہ اس کی اولاد یعنی پوتا وارث ہوتا ہے، حمل دو شرائط پر وارث ہوتا ہے۔

(۱) میت کے انتقال کے وقت عورت کا حاملہ ہونا یقینی طور پر معلوم ہو مثلاً شوہر کے انتقال کے چھ ماہ کے اندر بچہ پیدا ہو اور دوسری شادی نہ کرنے کی صورت میں چار سال کے اندر اور احناف کے نزدیک دو سال کے اندر بچہ پیدا ہونا ضروری ہے بشرطیکہ اس عورت نے اس کے درمیان اپنی عدت پوری ہونے کا اقرار نہ کیا ہو۔

(۲) پورا بچہ باہر آنے کے بعد اس میں حیاۃ مستقرہ پائی جائے مثلاً وہ روئے چھینکے یا جماہی لے یا بہت دیر تک زندہ رہے۔

اور احناف کے نزدیک شرط یہ ہے کہ بچہ کا اکثر حصہ باہر آنے کے بعد اس میں زندگی کے آثار پائے جائیں، تقسیم میراث کے لئے وضع حمل کا

انتظار کرنا بہتر ہے اور اگر کسی وجہ سے انتظار نہ کرسکیں تو بقیہ ورثہ پر تقسیم میراث کی تین صورتیں ہیں۔

(۱) اگر حمل کے وجود یا عدم وجود سے جن ورثہ کے حصہ میں فرق نہ پڑتا ہو تو ان کو ان کا پورا حصہ دیا جائے گا مثلاً میت کی نرینہ اولاد کی موجودگی میں دادا کو ۱/۶ دیا جائے گا اس لئے کہ حمل سے اس کے حصہ میں کچھ فرق نہیں پڑتا۔

دادا	بیوی حاملہ	بیٹا حمل
۱/۶	۱/۸	

۲۔ اگر حمل سے بعض ذوی الفروض کے حصہ میں کمی بیشی کا امکان ہو تو ذوی الفروض کو ان کا کم از کم حصہ دیا جائے گا مثلاً اگر میت کی بیوی حاملہ ہو تو میت کی اولاد کے نہ ہونے کی صورت میں بھی اس کی بیوی کو ۱/۸ دیا جائے گا اور ماں کو ۱/۶ دیا جائے گا۔

بیوی	ماں	حمل
۱/۸	۱/۶	

(۱) حمل کی کمی بیشی کی وجہ سے موجودہ ورثہ کے محجوب ہونے کا امکان ہو تو ان کو وضع حمل سے پہلے کچھ نہیں دیا جائے گا، اس لئے کہ ایک عورت کے پیٹ میں بیک وقت کتنے بچے رہ سکتے ہیں ان کی تعیین نہیں کی جاسکتی تاریخ بغداد میں بیک وقت چالیس بچوں کا جننا منقول ہے، البتہ احناف کے نزدیک اس صورت میں حمل ایک بیٹا مانا جائے گا

مشق حمل ۲۳

(۱) حاملہ بیوی چچا حمل (۲) شوہر ماں بیٹی حمل پوتی

(۳) حاملہ بیوی ماں باپ پوتی حمل بیٹا

(۴) شوہر دادی حمل پوتا شوافع (۵) حاملہ بیوی بیٹا حمل

احناف (۶) حاملہ بیوی بیٹا حمل بیٹا

شوافع (۷) حاملہ بیوی ماں باپ حمل دو بیٹیاں

احناف (۸) حاملہ بیوی ماں باپ حمل بیٹا

شوافع (۹) ماں بیٹی پوتی حمل

احناف) (۱۰) ماں بیٹی پوتی حمل پوتا

شوافع (۱۱) حاملہ ماں باپ حمل

احناف (۱۲) حاملہ ماں باپ حمل بیٹا

خنثیٰ

خنثیٰ وہ انسان ہے جس میں مرد و عورت دونوں کی علامتیں یکساں طور پر پائی جائیں اگر اس میں مردوں کی علامت غالب ہے تو مرد اور عورتوں کی علامت غالب ہے تو اس کو عورت مانا جائے گا میت کے ورثہ میں اگر خنثیٰ ہو تو وراثت اس کے اور دیگر ورثہ کے درمیان اس طرح تقسیم ہوگی کہ دونوں کو ان کا کم از کم حصہ دیا جائے گا اور اگر

اور ایک بیٹی ماننے کی صورت میں اس کا حصہ زیادہ نکلتا ہو تو بیٹی کا حصہ محفوظ رکھا جائے گا اور اسی حساب سے موجودہ تمام ورثہ پر مال تقسیم کیا جائے گا (احناف کے نزدیک اسی پر فتویٰ ہے) اور اس پر ایک ضامن مقرر کیا جائے گا اگر اتفاق سے ایک سے زائد بچے پیدا ہوں یا لڑکے کے بجائے لڑکی پیدا ہو تو سابقہ تقسیم کو منسوخ کر کے دوبارہ تقسیم کریں گے، مثلاً کسی نے بیٹا اور حاملہ بیوی کو چھوڑ کر انتقال کیا ہو تو بالاتفاق بیوی کو $\frac{۱}{۸}$ دیں گے اور شوافع کے نزدیک بیٹے کو وضع حمل تک کچھ نہیں دیا جائے گا۔ احناف کے نزدیک حمل کو ایک بیٹا مان کر نصف باقی بیٹے کو دیں گے۔

شوافع

بیوی حاملہ	بیٹا	حمل
$\frac{۱}{۸}$		

احناف | من ۸ × ۲ = ۱۶

بیوی حاملہ	بیٹا	حمل بیٹا
$\frac{۱}{۸}$	ع	
۱		
۲	۷	۷ محفوظ

مرد یا عورت ماننے کی صورت میں وہ محروم ہوتے ہیں تو ان کو محروم رکھا جائے گا، اور احناف کے نزدیک صرف خنثیٰ کو اس کا اقل حصہ دیں گے یا محروم کریں گے، خنثیٰ کے بالغ ہونے پر اشکال ختم ہو جاتا ہے پھر قاعدہ کے مطابق تقسیم کریں گے اور جن کو کم دیا گیا تھا ان کو پورا حصہ دیں گے۔ مثلاً ورثہ میں چچا کی مخنث اولاد ہو اور معتق ہو تو چچا کی اولاد عورت ماننے کی صورت میں محروم ہوتی ہے اور مرد ماننے کی صورت میں معتق محروم ہو جاتا ہے لہذا اشکال دور ہونے تک دونوں کو محروم رکھیں گے اور احناف کے نزدیک صرف مخنث کو محروم رکھیں گے اور پورا مال معتق کو دیں گے۔

مسئلہ میں شوہر ماں دو اخیافی بھائی اور علاتی خنثیٰ ہو تو خنثیٰ کو کسی کے نزدیک کچھ نہیں دیں گے، اس لئے کہ مرد ماننے کی صورت میں وہ محروم ہو جاتا ہے اور بقیہ ذوی الفروض کو دیتے وقت اس خنثیٰ کو شوافع کے نزدیک عورت مانیں گے اس لئے کہ عورت ماننے کی صورت میں ان کو کم ملتا ہے اور احناف کے نزدیک اس وقت بھی مرد ہی مان کر پورا مال بقیہ ذوی الفروض میں تقسیم کریں گے۔

مشق خنثیٰ نمبر ۲۴

شوافع	(۱)	چچازاد خنثیٰ	آزاد کرنے والا		
احناف	(۲)	چچازاد خنثیٰ	آزاد کرنے والا		
شوافع	(۳)	شوہر	ماں	دو اخیافی بھائی	علاتی خنثیٰ
احناف	(۴)	شوہر	ماں	دو اخیافی بھائی	علاتی خنثیٰ

مفقود

مفقود اس گمشدہ شخص کو کہتے ہیں جس کی زندگی یا موت کے بارے میں قاضی یا ورثاء کو کچھ پتہ نہ ہو۔ اگر مفقود کسی دوسرے کا وارث ہو رہا ہو تو اس کے مسئلہ کی دو طرح تصحیح کریں گے، ایک تصحیح اس کو زندہ مان کر دوسری تصحیح اس کو مردہ مان کر، پھر دونوں تصحیح کے اعداد میں نسبت دیکھ کر وہ عدد معلوم کریں گے، جس سے دونوں مسئلوں کی تصحیح ہو سکے اور ورثہ کو ان کے اقل سہام دیں گے اور باقی سہام محفوظ رکھیں گے مثلاً:

۵

بیٹی	بیٹا	بیٹا مفقود زندہ
۱	۲	۲

۳

بیٹی	بیٹا	بیٹا مفقود مردہ
۱	۲	م

۵ × ۳ = ۱۵

بیٹی	بیٹا	بیٹا
۱	۲	
۳	۶	۶ محفوظ

مفقود کے رشتہ دار اس وقت مفقود کے وارث ہوں گے جب اس کی موت کا ثبوت مل جائے یا قاضی اس کی موت کا فیصلہ کر دے۔

قاضی اس کی موت کا اس وقت فیصلہ کرے گا جبکہ اس قسم کے لوگ اس مدت تک زندہ نہ رہ سکتے ہوں اور احناف کے نزدیک فتویٰ اس پر ہے کہ پیدائش کے دن سے اگر نوے سال گزر جائیں تو قطعی طور پر اس کی موت کا حکم لگا دیا جائے گا۔

استبہامِ وقتِ موت

اگر بہت سے مسلمان کسی عمارت کے گرنے یا جلنے یا ڈوبنے یا کسی حادثے سے مر جائیں اور یہ معلوم نہ ہو سکے کہ پہلے کس کا انتقال ہوا ہے تو وہ ایک دوسرے کے وارث نہیں ہوں گے اور ہر شخص کا مال اس کے زندہ وارثوں پر تقسیم کیا جائے گا۔

مثلاً باپ بیٹا دونوں ایک ساتھ ڈوب کر مر جائیں اور ہر ایک نے ایک بیوی اور ایک بیٹی چھوڑی ہو اور باپ کی بیوی بیٹے کی ماں نہ ہو تو باپ کی ملکیت اس طرح تقسیم ہوگی۔

من ۸ x ۴ = ۳۲   من ٦ رد الی ۴

بیوی فاطمہ	بیٹی مریم	پوتی حمیرا
۱/۸	۱/۲	۱/٦
۱	۳	۱
۴	۲۱	۷

اور لڑکے کی ملکیت اس طرح تقسیم ہو گی۔

بیوی زینب	بیٹی حمیرا	بہن مریم
۸		
$\frac{1}{8}$	$\frac{1}{2}$	ع
۱	۴	۳

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ وَتُبْ عَلَیْنَا اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی وَسَلَّمَ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

جوابات

مشق نمبر ۱

(۱) شوہر ۱/۴ — باپ ۱/۶ — بیٹا عصبہ

(۲) شوہر ۱/۲ — باپ عصبہ

(۳) باپ ۱/۶ وعصبہ — بیٹی ۱/۲

(۴) شوہر ۱/۴ — باپ ۱/۶ وعصبہ — پوتی ۱/۲

(۵) شوہر ۱/۲ — اخیافی بھائی ۱/۶

(۶) شوہر ۱/۲ — دواخیافی بھائی ۱/۳

(۷) دادا ۱/۶ — بیٹا عصبہ

(۸) دادا ۱/۶ وعصبہ — بیٹی ۱/۲

(۹) شوہر ۱/۲ — دادا عصبہ

(۱۰) باپ ۱/۶ — پوتا عصبہ

(۱۱) شوہر ۱/۴ — بیٹا عصبہ

(۱۲) شوہر ۱/۴ — بیٹی ۱/۲

(۱۳) شوہر ۱/۴ — پوتا عصبہ

(۱۴) شوہر ۱/۴ — پوتی ۱/۲

(۱۵) اخیافی بھائی — م | بیٹی — ۱/۲   (۱۶) شوہر — ۱/۲ | اخیافی بہن — ۱/۶

(۱۷) اخیافی بہن — م | باپ — عصبہ   (۱۸) اخیافی بہن — م | دادا — عصبہ

(۱۹) اخیافی بھائی — م | بیٹا — عصبہ   (۲۰) اخیافی بھائی — م | پوتی — ۱/۲

مشق نمبر ۲

(۱) بیوی — ۱/۸ | بیٹی — ۱/۲ | باپ — ۱/۶ و ع   (۲) بیوی — ۱/۴ | اخیافی بھائی — ۱/۶

(۳) چار بیویاں — ۱/۸ | بیٹی — ۱/۲   (۴) دو بیٹیاں — ۲/۳ | باپ — ۱/۶ و ع

(۵) چار بیٹیاں — ۲/۳ | بیوی — ۱/۸ | باپ — ۱/۶ و ع   (۶) دو بیویاں — ۱/۸ | تین بیٹیاں — ۲/۳ | باپ — ۱/۶ و ع

(۷) شوہر — ۱/۴ | بیٹا — ع | بیٹی — ع   (۸) بیوی — ۱/۸ | بیٹا — ع | دو بیٹیاں — ع | دادا — ۱/۶

(۹) پوتی — م | باپ — ۱/۶ ع | دو بیٹیاں — ۲/۳   (۱۰) بیوی — ۱/۸ | باپ — ۱/۶ و ع | پوتی — ۱/۲

(۱۱)

دو پوتیاں	دادا
۲/۳	۱/۶ و ع

(۱۲)

پوتی	بیٹی	دادا
۱/۶	۱/۲	۱/۶ و ع

(۱۳)

پوتی	پوتا	دو بیٹیاں
ع	ع	۲/۳

(۱۴)

دو بیٹیاں	پوتے کا بیٹا	پوتی
۲/۳	ع	ع

(۱۵)

بیٹا	بیٹی	پوتی
ع	ع	م

(۱۶)

بیٹی	پوتی	پوتے کا بیٹا
۱/۲	۱/۶	ع

(۱۷)

دو بیٹیاں	دو پوتیاں	پوتے کا بیٹا
۲/۳	ع	ع

(۱۸)

دو بیٹیاں	دو پوتیاں	پوتے کی بیٹی
۲/۳	م	م

(۱۹)

دو بیٹیاں	دو پوتیاں	پوتے کی بیٹی	پوتے کا بیٹا
۲/۳	ع	ع	ع

(۲۰)

شوہر	باپ	بیٹی	پوتی
۱/۴	۱/۶ وعصبہ	۱/۲	۱/۶

(۲۱)

تین بیویاں	بیٹی	پوتی
۱/۸	۱/۲	۱/۶

(۲۲)

شوہر	باپ	بیٹی
۱/۴	۱/۶ وعصبہ	۱/۲

(۲۳)

بیٹی	پوتی	پوتے کی بیٹی
۱/۲	۱/۶	م

مشق نمبر ۳

(۱)

شوہر	بیٹا	بہن
۱/۴	ع	م

(۲)

شوہر	بہن	بیٹی
۱/۴	ع	۱/۲

(۳)

باپ	بہن	پوتی
۱/۶ وعصبہ	م	۱/۲

(۴)

بیٹی	بھائی	بہن
۱/۲	ع	ع

(۵) بہن $\frac{1}{2}$ شوہر $\frac{1}{2}$ (۶) بیوی $\frac{1}{4}$ دو بہنیں $\frac{2}{3}$

(۷) پوتی $\frac{1}{2}$ بہن ع (۸) باپ ع بہن م

(۹) بیٹی $\frac{1}{2}$ بہن ع (۱۰) دو بیٹیاں $\frac{2}{3}$ دو بہنیں ع دو اخیافی بہنیں م

مشق نمبر ۴ علاتی بہن

(۱) بیوی $\frac{1}{4}$ بہن $\frac{1}{2}$ (۲) شوہر $\frac{1}{2}$ دو علاتی بہنیں $\frac{2}{3}$

(۳) بہن $\frac{1}{2}$ علاتی بہن $\frac{1}{6}$ (۴) بہن $\frac{1}{2}$ دو علاتی بہنیں $\frac{1}{6}$

(۵) دو بہنیں $\frac{2}{3}$ علاتی بہن م (۶) تین بھائی ع علاتی بھائی م علاتی بہن م

(۷) علاتی بہن ع بیٹی $\frac{1}{2}$ (۸) علاتی بہن ع پوتی $\frac{1}{2}$

(۹) علاتی بہن م بہن ع بیٹی $\frac{1}{2}$ (۱۰) علاتی بہن م باپ ع

(۱۱) علاتی بہن م بھائی ع (۱۲) بیٹا ع علاتی بہن م

مشق نمبر ۵ ماں

(۱) شوہر ماں دادا
$\frac{1}{2}$ $\frac{1}{3}$ ع

(۲) ماں باپ
$\frac{1}{3}$ ع

(۳) بیوی ماں بیٹا
$\frac{1}{8}$ $\frac{1}{6}$ ع

(۴) بیٹی ماں باپ
$\frac{1}{2}$ $\frac{1}{6}$ $\frac{1}{6}$ وعصبہ

(۵) ماں باپ دوبھائی
$\frac{1}{6}$ عصبہ م

(۶) ماں بھائی بہن
$\frac{1}{6}$ ع ع

(۷) ماں باپ علاتی بھائی علاتی بہن
$\frac{1}{6}$ ع م م

(۸) ماں باپ دواخیافی بھائی
$\frac{1}{6}$ ع م

(۹) ۲ × ۳ = ۶

شوہر باپ ماں
$\frac{1}{2}$ ع ثلث مابقی
۳ ۲ ۱

(۱۰) ۱۲

بیوی ماں بھائی
$\frac{1}{4}$ $\frac{1}{3}$ ع
۳ ۴ ۵

(۱۱) ۴

بیوی باپ ماں
$\frac{1}{4}$ ع ثلث مابقی
۱ ۲ ۱

(۱۲) شوہر ماں بہن
$\frac{1}{2}$ $\frac{1}{3}$ $\frac{1}{2}$

مشق نمبر ۶ دادی

(۱) ماں ۱/۳   دادا م   باپ ع   (۲) دادی ۱/۶   بیٹی ۱/۲

(۳) تین دادیاں ۱/۶   بیٹا ع   (۴) دادی م   ماں ۱/۳

(۵) شوہر ۱/۲   نانی م   ماں ۱/۳   (۶) دادی م   باپ ۱/۶ و ع   بیٹی ۱/۲

(۷) بیوی ۱/۴   نانی ۱/۶   باپ ع   (۸) پرنانی م   دادی نانی ۱/۶   دادی کی ماں م

شوافع کے نزدیک   احناف کے نزدیک

(۹) باپ ع   دادی م   پرنانی ۱/۶   (۱۰) باپ ع   دادی م   پرنانی م

شوافع کے نزدیک   احناف کے نزدیک

(۱۱) شوہر ۱/۲   پرنانی دادی ۱/۶   (۱۲) شوہر ۱/۲   پرنانی م   دادی ۱/۶

(۱۳) دادا ع   دادی کی ماں ۱/۶   (۱۴) دادا ۱/۶   دادی ۱/۶   بیٹا ع

(۱۵) دادا دادی کی ماں بیٹا (۱۶) باپ کی دادی دادی کی نانی

۱/۶ ۱/۶ ع ۱/۶ م

(۱۷) ماں دادا دادی کی ماں

۱/۳ ع م

مشق نمبر ۷ عصبہ نسبی

(۱) باپ بیٹا ماں (۲) شوہر باپ دادا

۱/۶ ع ۱/۶ ۱/۲ ع م

(۳) بیوی دادا پوتا (۴) باپ بھائی ماں

۱/۸ ۱/۶ ع ع م ۱/۳

(۵) بھائی علاتی بھائی بیٹی (۶) بھتیجا علاتی بھتیجا بہن

ع م ۱/۲ ع م ۱/۲

(۷) شوہر دادا ماں (۸) علاتی بھتیجا چچا علاتی بہن

۱/۲ ع ۱/۳ ع م ۱/۲

(۹) چچا علاتی چچا ماں (۱۰) علاتی چچا چچازاد بھائی اخیافی بہن

ع م ۱/۳ ع م ۱/۶

(۱۱) چچازاد بھائی علاتی چچازاد بھائی دوبیٹیاں (۱۲) دادا کا بھائی علاتی دادا کا بھائی

ع م ۲/۳ ع م

(۱۳) علاتی چچازاد بھائی دادا کا بھائی (۱۴) دادا کا بھائی دادا کے بھائی کا بیٹا

ع م ع م

(۱۵) چچا — م　پوتا — ع　(۱۶) بہن — $\frac{1}{2}$　چچازاد بھائی — ع

(۱۷) بھائی — ع　چچی — م　ماں — $\frac{1}{3}$　(۱۸) چچازاد بھائی — ع　دادا کا بھائی — م

(۱۹) شوہر — $\frac{1}{4}$　باپ — $\frac{1}{6}$ وعصبہ　بیٹی — $\frac{1}{2}$　(۲۰) چچازاد بھائی — م　اخیافی بھائی — $\frac{1}{6}$　علاتی چچا — ع

مشق نمبر عصبہ بغیرہ

(۱) بیٹا — ع　بیٹی — ع　ماں — $\frac{1}{6}$　(۲) بیوی — $\frac{1}{8}$　دو بیٹیاں — ع　بیٹا — ع

(۳) پوتی — ع　پوتا — ع　(۴) پوتی — م　بیٹا — ع

(۵) شوہر — $\frac{1}{2}$　بہن — ع　بھائی — ع　(۶) دو بیویاں — $\frac{1}{4}$　دو بھائی — ع　دو بہنیں — ع

(۷) علاتی بہن — ع　علاتی بھائی — ع　(۸) علاتی بہن — م　بھائی — ع

(۹) اخیافی بہن — $\frac{1}{6}$　اخیافی بھائی — $\frac{1}{6}$　(۱۰) بہن — $\frac{1}{2}$　علاتی بھائی — ع

(۱۱) چچا — ع　چچی — م　(۱۲) علاتی بہن — $\frac{1}{2}$　اخیافی بھائی — $\frac{1}{6}$

مشق نمبر ۹ عصبہ مع غیرہ

(۱) بہن — بیٹی ‏ ‏ ‏ (۲) بہن — پوتی

ع — $\frac{1}{2}$ ‏ ‏ ‏ ع — $\frac{1}{2}$

(۳) علاتی بہن — بیٹی ‏ ‏ ‏ (۴) علاتی بہن — پوتی

ع — $\frac{1}{2}$ ‏ ‏ ‏ ع — $\frac{1}{2}$

(۵) اخیافی بہن — بیٹی ‏ ‏ ‏ (۶) بہن — باپ — بیٹی

م — $\frac{1}{2}$ ‏ ‏ ‏ م — $\frac{1}{6}$ و ع — $\frac{1}{2}$

(۷) بہن — بیٹی — بیٹا ‏ ‏ ‏ (۸) علاتی بہن — اخیافی بھائی — ماں

م — ع — ع ‏ ‏ ‏ $\frac{1}{2}$ — $\frac{1}{6}$ — $\frac{1}{6}$

(۹) اخیافی بہن — پوتی ‏ ‏ ‏ (۱۰) بہن — بھائی — بیٹی

م — $\frac{1}{2}$ ‏ ‏ ‏ ع — ع — $\frac{1}{2}$

مشق نمبر ۱۰ عصبہ سببی

(۱) آزاد کرنے والا — آزاد کرنے والے کا بیٹا ‏ ‏ ‏ (۲) آزاد کرنے والی — آزاد کرنے والی کا بیٹا

ع — م ‏ ‏ ‏ ع — م

(۳) آزاد کرنے والے کو آزاد کرنے والی — آزاد کرنے والے کا بیٹا

م — ع

(۴) آزاد کرنے والے کا بیٹا — آزاد کرنے والے کی بیٹی

ع — م

(۵) آزاد کرنے والے کا بیٹا   آزاد کرنے والے کا باپ

ع   م

مشق نمبر ۱۱ حجب

(۱) شوہر   قاتل بیٹا   (۲) بیوی   مرتد بیٹا   بھائی   بیٹی

$\frac{1}{2}$ م $\frac{1}{8}$ م   ع $\frac{1}{2}$

(۳) نصرانی بیوی   بھائی   ماں   (۴) شوہر   غلام باپ   بھائی

م   ع $\frac{1}{3}$ $\frac{1}{2}$ م   ع

(۵) بیٹا   پوتا   ماں   (۶) شوہر   بھائی   پوتا

ع   م $\frac{1}{6}$ $\frac{1}{4}$ م   ع

(۷) ماں   دادی   دو بھائی   (۸) پرنانی   دادا کی ماں   بیٹی

$\frac{1}{6}$ م   ع $\frac{1}{6}$ $\frac{1}{2}$

(۹) باپ   ماں   بھائی   بہن   (۱۰) بہن   علاتی بہن   ماں

ع $\frac{1}{6}$ م   م $\frac{1}{2}$ $\frac{1}{6}$ $\frac{1}{6}$

(۱۱) بیوی   دو بہنیں   علاتی بہن   (۱۲) شوہر   اخیافی بھائی   ماں

$\frac{1}{4}$ $\frac{2}{3}$ م $\frac{1}{2}$ $\frac{1}{6}$ $\frac{1}{3}$

(۱۳) بیٹی   پوتی   دادا   ماں   (۱۴) شوہر   دو اخیافی بھائی   ماں   دادا

$\frac{1}{2}$ $\frac{1}{6}$ $\frac{1}{6}$ $\frac{1}{6}$ $\frac{1}{2}$ م $\frac{1}{6}$ ع

(١٥) دو بہنیں	علاتی بھائی	علاتی بہن	ماں	(١٦) باپ	دادی	نانی
٢/٣	ع	ع	١/٦	ع	م	١/٦

(١٧) دادی	پرنانی	بیٹی	(١٨) ماں	دادی	بیٹی
١/٦		١/٢	١/٦	م	١/٢

(١٩) نانی	دادی کی ماں	بیٹا	(٢٠) دادی کی ماں	دادی کی نانی	بہن
١/٦	م	ع	١/٦	م	١/٢

مشق نمبر ١٢ ذو اضعاف اقل

(١) ٢٤ (٢) ٢٤ (٣) ١٢ (٤) ٢٤ (٥) ٦٠ (٦) ١٢٠

(٧) ٤٥ (٨) ٧٢ (٩) ٢٤٠ (١٠) ٦٠

مشق نمبر ١٣ عول

(١) من ٦ عول الی ٨

شوہر	دو علاتی بہنیں	اخیافی بہن
١/٢	٢/٣	١/٦
٣	٤	١

(٢) من ٦ عول الی ٧

شوہر	دادی	بہن
١/٢	١/٦	١/٢
٣	١	٣

(٣) من ٦ عول الی ٩

شوہر	دو بہنیں	دو اخیافی بہنیں
١/٢	٢/٣	١/٣
٣	٤	٢

(٤) من ٦ عول الی ١٠

شوہر	دو بہنیں	دو اخیافی بہنیں	ماں
١/٢	٢/٣	١/٣	١/٦
٣	٤	٢	١

(۵) من ۱۲ عول الی ۱۳

بیوی	دو بہنیں	اخیافی بہن
۱/۴	۲/۳	۱/۶
۳	۸	۲

(۶) من ۱۲ عول الی ۱۵

بیوی	دو بہنیں	دو اخیافی بہنیں
۱/۴	۲/۳	۱/۳
۳	۸	۴

(۷) من ۱۲ عول الی ۱۷

بیوی	دادی	دو اخیافی بہنیں	چار بہنیں
۱/۴	۱/۶	۱/۳	۲/۳
۳	۲	۴	۸

(۸) من ۲۴ عول الی ۲۷

بیوی	بیٹی	پوتی	ماں	باپ
۱/۸	۱/۲	۱/۶	۱/۶	۱/۶
۳	۱۲	۴	۴	۴

(۹) من ۱۲ عول الی ۱۷

بیوی	دو بہنیں	دو اخیافی بھائی	ماں	کافر بیٹا
۱/۴	۲/۳	۱/۳	۱/۶	م
۳	۸	۴	۲	

(۱۰) من ۲۴ عول الی ۳۱ عند ابن مسعود

بیوی	دو بہنیں	دو اخیافی بھائی	ماں	کافر بیٹا
۱/۸	۲/۳	۱/۳	۱/۶	م
۳	۱۶	۸	۴	

مشق نمبر ۱۴ المشترکہ

(۱) مسئلہ من ۶ عول الی ۹

شوہر	ماں	اخیافی بھائی	دو علاتی بہنیں	دو بہنیں
۱/۲	۱/۶	۱/۶	م	۲/۳
۳	۱	۱		۴

(۲) مسئلہ من ۶

شوہر	ماں	تین اخیافی بھائی	دو بہنیں	بھائی
۱/۲	۱/۶	←	۱/۳	→
۳	۱		۲	

(۳) مسئلہ ۶ عول الی ۸

شوہر	ماں	اخیافی بھائی	علاتی بہن
۱/۲	۱/۶	۱/۶	۱/۲
۳	۱	۱	۳

(۴) مسئلہ من ۶ عول الی ۱۰

شوہر	ماں	دو اخیافی بہنیں	دو بہنیں
۱/۲	۱/۶	۱/۳	۲/۳
۳	۱	۲	۴

(۵) مسئلہ من ۶

شوہر	ماں	اخیافی بھائی	بھائی
۱/۲	۱/۶	۱/۶	عصبہ
۳	۱	۱	۱

(۶) مسئلہ ۶ عول الی ۹

شوہر	ماں	دو اخیافی بھائی	بہن
۱/۲	۱/۶	۱/۳	۱/۲
۳	۱	۲	۳

(۷) مسئلہ ۶

شوہر	ماں	اخیافی بہن	بھائی	بہن
۱/۲	۱/۶	۱/۶	ع	
۳	۱	۱	۱	

(۸) مسئلہ ۶

شوہر	ماں	دو اخیافی بھائی	علاتی بہن	علاتی بھائی
۱/۲	۱/۶	۱/۳	م	م
۳	۱	۲		

(۹) مسئلہ ۶

شوہر	ماں	اخیافی بھائی
۱/۲	۱/۳	۱/۶
۳	۲	۱

(۱۰) مسئلہ ۶ عول الی ۹

شوہر	ماں	اخیافی بھائی	بہن	علاتی بہن
۱/۲	۱/۶	۱/۶	۱/۲	۱/۶
۳	۱	۱	۳	۱

(۱۱) مسئلہ ۱۲

بیوی	ماں	دو اخیافی بھائی	دو بھائی
۱/۴	۱/۶	۱/۳	ع
۳	۲	۴	۳

(۱۲) مسئلہ ۶

شوہر	ماں	دو اخیافی بھائی	علاتی بھائی
۱/۲	۱/۶	۱/۳	م
۳	۱	۲	

(۱۳) مسئلہ ۴

بیوی	باپ	دو اخیافی بھائی	بھائی
۱/۴	ع	م	م
۱	۳		

(۱۴) مسئلہ ۶ عول الی ۱۰

شوہر	ماں	دو اخیافی بھائی	دو بہنیں	دو علاتی بہنیں
۱/۲	۱/۶	۱/۳	۲/۳	م
۳	۱	۲	۴	

(۱۵) مسئلہ ۶

شوہر	ماں	اخیافی بھائی	دو بھائی
۱/۲	۱/۶	۱/۶	ع
۳	۱	۱	۱

(۱۶) مسئلہ ۶ عول الی ۹

شوہر	ماں	دو اخیافی بھائی	علاتی بہن
۱/۲	۱/۶	۱/۳	۱/۲
۳	۱	۲	۳

(۱۷) مسئلہ ۶ عول الی ۹

شوہر	ماں	دو اخیافی بھائی	بہن
۱/۲	۱/۶	۱/۳	۱/۲
۳	۱	۲	۳

(۱۸) مسئلہ ۶×۲ = ۱۲

شوہر	ماں	دو اخیافی بھائی	دو بھائی	دو علاتی بہنیں	دو علاتی بھائی
۱/۲	۱/۶	۱/۳		م	م
۳	۱	۲			
۶	۲	۲ ۴	۲		

(۱۹) مسئلہ ۱۲

بیوی	ماں	اخیافی بھائی	بھائی	بہن
۱/۴	۱/۶	۱/۶	عصبہ	عصبہ
۳	۲	۲ ۰	۵	

(۲۰) مسئلہ ۶

شوہر	ماں	اخیافی بھائی	تین بھائی
۱/۲	۱/۶	۱/۶	ع
۳	۱	۱	۱

مشق نمبر ۱۵

(۱) ۸ ، ۸ تماثل

(۲) ۴ ، ۱۶ تداخل وتوافق با لربع ۴ کا وفق ۱ ، اور ۱۶ کا وفق ۴

(۳) ۸ ، ۲۴ تداخل ، توافق با لثمن ، ۸ کا وفق ۱ اور ۲۴ کا وفق ۳

(۴) ۶ ، ۸ توافق با لنصف ۶ کا وفق ۳ اور ۸ کا وفق ۴

(۵) ۹ ، ۱۲ توافق با لثلث ۹ کا وفق ۳ اور ۱۲ کا وفق ۴

(۶) ۳۳ ، ۲۲ توافق بجزء من احد عشر ۳۳ کا وفق ۳ اور ۲۲ کا وفق ۲

(۷) ۱۵ ، ۲۰ توافق با لخمس ۱۵ کا وفق ۳ اور ۲۰ کا وفق ۴

(۸) ۱۸ ، ۶ تداخل وتوافق با لسدس ۱۸ کا وفق ۳ اور ۶ کا وفق ۱

(۹) ۱۸ ، ۱۶ توافق با لنصف ۱۸ کا وفق ۹ اور ۱۶ کا وفق ۸

(۱۰) ۲۵-۵ تداخل وتوافق با لخمس ۲۵ کا وفق ۵ اور ۵ کا وفق ۱

(۱۱) ۹-۲۷ تداخل وتوافق با لتسع ۹ کا وفق ۱ اور ۲۷ کا وفق ۳

(۱۲) ۱۲، ۱۵ توافق با لثلث ۱۲ کا وفق ۴ اور ۱۵ کا وفق ۵

(۱۳) ۳۵، ۱۴ توافق با لسبع ۳۵ کا وفق ۵ اور ۱۴ کا وفق ۲

(۱۴) ۱۶، ۴۰ توافق با لثمن ۱۶ کا وفق ۲ اور ۴۰ کا وفق ۵

(۱۵) ۷، ۱۰ تباین (۱۶) ۸، ۱۳ تباین (۲۰) ۱۱، ۲۱ تباین

(۱۷) ۱۵، ۱۸ توافق با لثلث ۱۵ کا وفق ۵ اور ۱۸ کا وفق ۶

(۱۸) ۲۶، ۳۹ توافق بجزء من ثلاثۃ عشر ۲۶ کا وفق ۲ اور ۳۹ کا وفق ۳

(۱۹) ۲۸، ۸ توافق با لربع ۲۸ کا وفق ۷ اور ۸ کا وفق ۲

مشق نمبر ۱۶ تصحیح

(۱) ۸

بیوی	بیٹی	تین بہنیں
۱/۸	۱/۲	ع
۱	۴	۳

(۲) ۶ × ۲ = ۱۲

بیٹی	دادی	چار بہنیں
۱/۲	۱/۶	ع
۳	۱	۲
۶	۲	۴

(۳) ۶ × ۳ = ۱۸

باپ	ماں	چھ بیٹیاں
۱/۶	۱/۶	۲/۳
۱	۱	۴
۳	۳	۱۲

(۴) ۶ × ۵ = ۳۰

شوہر	پانچ اخیافی بھائی	دادی
۱/۲	۱/۳	۱/۶
۳	۲	۱
۱۵	۱۰	۵

(۵) ۶ × ۳ = ۱۸

	چھ بیٹیاں	تین دادیاں	تین چچا
	۲/۳	۱/۶	ع
	۴	۱	۱
ہر فریق	۱۲	۳	۳
ہر فرد	۲	۱	۱

(۶) ۱۲ × ۱۲ = ۱۴۴

چار بیویاں	تین دادیاں	بارہ چچا
۱/۴	۱/۶	ع
۳	۲	۷
۳۶	۲۴	۸۴
۹	۸	۷

(۷) حسن ۲۴ × ۱۸۰ = ۴۳۲۰

	چار بیویاں	اٹھارہ بیٹیاں	پندرہ دادیاں	چھ چچا
	۱/۸	۲/۳	۱/۶	ع
	۳	۱۶	۴	۱
ہر فریق کا حصہ	۵۴۰	۲۸۸۰	۷۲۰	۱۸۰
ہر فرد کا حصہ	۱۳۵	۱۶۰	۴۸	۳۰

(۸) ۲۴ × ۲۱۰ = ۵۰۴۰

	دو بیویاں	چھ دادیاں	دس بیٹیاں	سات چچا
	۱/۸	۱/۶	۲/۳	ع
	۳	۴	۱۶	۱
ہر فریق کا حصہ	۶۳۰	۸۴۰	۳۳۶۰	۲۱۰
ہر فرد کا حصہ	۳۱۵	۱۴۰	۳۳۶	۳۰

(۹) ۶ عول الی ۹ × ۹ = ۸۱

	شوہر	نو بہنیں	دو اخیافی بھائی
	$\frac{۱}{۲}$	$\frac{۲}{۳}$	$\frac{۱}{۳}$
	۳	۴	۲
ہر فریق کا حصہ	۲۷	۳۶	۱۸
ہر فرد کا حصہ	۲۷	۴	۹

(۱۰) ۲۴ × ۲۵۲ = ۶۰۴۸

	چار بیویاں	نو بہنیں	سات بیٹیاں
	$\frac{۱}{۸}$	ع	$\frac{۲}{۳}$
	۳	۵	۱۶
ہر فریق کا حصہ	۷۵۶	۱۲۶۰	۴۰۳۲
ہر فرد کا حصہ	۱۸۹	۱۴۰	۵۷۶

(۱۱) ۲۴

	تین بیویاں	باپ	نو بیٹیاں		چار بیٹے
	$\frac{۱}{۸}$	$\frac{۱}{۶}$	ع	۱۷	ع
ہر فریق کا حصہ	۳	۴	۹		۸
ہر فرد کا حصہ	۱	۴	۱		۲

(۱۲) ۶ × ۲۴ = ۱۴۴

	تین دادیاں	دو بیٹے	(مشترک)	چار بیٹیاں
	$\frac{۱}{۶}$	ع		ع
	۱		۵	
ہر فریق کا حصّہ	۲۴		۱۲۰	
ہر فرد کا حصّہ	۸	۳۰		۱۵

(۱۳) ۶ × ۳ = ۱۸

باپ	ماں	تین بیٹے	(مشترک)	چھ بیٹیاں
$\frac{۱}{۶}$	$\frac{۱}{۶}$	ع		ع
۱	۱		۴	
۳	۳	۲	۱۲	۱

(۱۴) ۶ × ۴ = ۲۴

نانی	باپ	چار بھائی	(مشترک)	آٹھ بیٹیاں
$\frac{۱}{۶}$	$\frac{۱}{۶}$	ع		ع
۱	۱		۴	
۴	۴	۲	۱۶	۱

(۱۵) ۳۶۰ = ۱۵ × ۲۴

	تین بیویاں	دو دادیاں	پانچ بیٹیاں	پانچ بیٹے
	$\frac{۱}{۸}$	$\frac{۱}{۶}$	ع	ع
	۳	۴	۱۷	
ہر فریق کا حصہ	۴۵	۶۰	۲۵۵	
ہر فرد کا حصہ	۱۵	۳۰	۱۷	۳۴
فیصد ٪	۴٫۱۷	۸٫۳۴	۴٫۷۲	۹٫۴۴

(۱۶) ۲۵۲ = ۴۲ × ۶

	تین دادیاں	چار بہنیں	پانچ بھائی
	$\frac{۱}{۶}$	ع	ع
	۱	۵	
ہر فریق کا حصہ	۴۲	۲۱۰	
ہر فرد کا حصہ	۱۴	۱۵	۳۰
فیصد	۵٫۵۶	۵٫۹۵	۱۱٫۹۰

(۱۷) ۵۰۴ = ۸۴ × ۶

	چار دادیاں	سات بیٹیاں	تین چچا
	$\frac{۱}{۶}$	$\frac{۲}{۳}$	ع
	۱	۴	۱
ہر فریق کا حصہ	۸۴	۳۳۶	۸۴
ہر فرد کا حصہ	۲۱	۴۸	۲۸
فیصد	۴٫۱۷	۹٫۵۲	۵٫۵۶

(۱۸) ۲۴ × ۴ = ۹۶

	چار بیویاں	آٹھ بیٹیاں	چار چچا
	$\frac{۱}{۸}$	$\frac{۲}{۳}$	ع
	۳	۱۶	۵
ہر فریق کا حصہ	۱۲	۶۴	۲۰
ہر فرد کا حصہ	۳	۸	۵
فیصد	۳٫۱۲	۸٫۳۳	۵٫۲۱

(۱۹) ۲۴ × ۴ = ۹۶

	دو بیویاں	سولہ بیٹیاں	چار بہنیں
	$\frac{۱}{۸}$	$\frac{۲}{۳}$	ع
	۳	۱۶	۵
ہر فریق کا حصہ	۱۲	۶۴	۲۰
ہر فرد کا حصہ	۶	۴	۵
فیصد	۶٫۲۵	۴٫۱۶	۵٫۱۹

(۲۰) ۱۲ × ۳ = ۳۶ × ۲۲ = ۷۹۲

	دو بیویاں	تین دادیاں	دادا	تین بھائی	پانچ بہنیں
	$\frac{۱}{۴}$	$\frac{۱}{۶}$	مابقی		
	۳	۲	۷	۷	۱۴
	۹	۶	۱۵۴		۳۰۸
ہر فریق کا حصہ	۱۹۸	۱۳۲	۱۵۴	۱۶۸	۱۴۰
ہر فرد کا حصہ	۹۹	۴۴		۵۶	۲۸
فیصد	۱۲٫۵	۵٫۵۵	۲۰٫۵۷	۷٫۲	۳٫۵۳

مشق نمبر ۱۷ تقسیم ترکہ وقرض

(۱) ۶ × ۳ = ۱۸ ترکہ ۱۸

	چھ بیٹیاں	ماں	باپ
	۲/۳	۱/۶	۱/۶
	۴	۱	۱
ہر فریق کا حصہ	۱۲/۲	۳	۳

(۲) ۱۲ × ۳۰ = ۳۶۰ ترکہ ۲۴

	تین بیویاں	تین بہنیں	دس چچا
	۱/۴	۲/۳	ع
	۳	۸	۱
	۹۰	۲۴۰	۳۰
ہر فریق کا حصہ	۶	۱۶	۲
ہر فرد کا حصہ	۲	۵ ۱/۳	۱/۵

(۳) ۶ × ۲ = ۱۲ ترکہ ۸۰

ماں	باپ	آٹھ بیٹیاں
۱/۶	۱/۶	۲/۳
۱	۱	۴
۲	۲	۸
۱۳ ۱/۳	۱۳ ۱/۳	۵۳ ۱/۳
		۶ ۲/۳

(۴) ٦ × ٣١ = $\frac{٩٣}{١٨٦}$ ترکہ $\frac{١٢٥}{٢٥٠}$

باپ	ماں	نو بیٹیاں		گیارہ بیٹے
١/٦	١/٦	ع		ع
١	١		۴	
			١٢۴	
٣١	٣١	۴		٨
۴١ ٦٢/٩٣	۴١ ٦٢/٩٣	٥ ٣٥/٩٣	١٦٦ ٦٢/٩٣	١٠ ۴٠/٩٣

(٥) ٣/٦ ترکہ $\frac{٢٧٥}{٥٥٠}$

ماں	بیٹی	پوتی	پوتے کا بیٹا
١/٦	١/٢	١/٦	ع
١	٣	١	١
٩١ ٢/٣	٢٧٥	٩١ ٢/٣	٩١ ٢/٣

(٦) ٦ × ١٥ = $\frac{٩}{٩٠}$ ترکہ $\frac{١٠٠}{١٠٠٠}$

تین دادیاں	پانچ بہنیں	چچا
١/٦	٢/٣	ع
١	۴	١
١٥	٦٠	١٥
٥	١٢	
١٦٦ ٢/٣	٦٦٦ ٢/٣	١٦٦ ٢/٣
٥٥ ٥/٩	١٣٣ ٣/٩	

(۷) ۱۲ × ۵۱ = ۶۱۲ ، $\frac{۱۵۳}{۵۱}$ — ترکہ ۸۰۴ ، $\frac{۱۲۰}{۴۰}$

شوہر	بارہ بیٹیاں	سترہ پوتے
$\frac{۱}{۴}$	$\frac{۲}{۳}$	ع
۳	۸	۱
۱۵۳	۴۰۸	۵۱
۱۲۰	۳۲۰	۴۰
	۲۶ $\frac{۲}{۳}$	۲ $\frac{۶}{۱۷}$

(۸) $\frac{۲۵}{۵۰}$ — ترکہ $\frac{۹}{۱۸}$

حامد	خالد	زاہد
۲۰	۱۴	۱۶
۷ $\frac{۵}{۲۵}$	۵ $\frac{۱}{۲۵}$	۵ $\frac{۱۹}{۲۵}$

(۹) $\frac{۴۷}{۹۴}$ — ترکہ $\frac{۲۵}{۵۰}$

جعفر	حسن	حسین
۳۵	۳۸	۲۱
۱۸ $\frac{۲۹}{۴۷}$	۲۰ $\frac{۱۰}{۴۷}$	۱۱ $\frac{۸}{۴۷}$

(۱۰) ۷۳ — ترکہ ۳۰

اشرف	ارشد	احمد
۲۷	۲۵	۱
۱۱ $\frac{۷}{۷۳}$	۱۰ $\frac{۲۰}{۷۳}$	۸ $\frac{۴۶}{۷۳}$

مشق نمبر ۱۸ تخارج

(۱) ۱۲ باقی ۹

شوہر	دو بیٹیاں	چچا
مصالحت	$\frac{۲}{۳}$	ع
مہر	۸	۱
$\frac{۱}{۴}$ ۳		

(۲) ۲۴×۳ = ۷۲ باقی ۳۸

بیوی	ماں	بیٹی	بیٹا
$\frac{۱}{۸}$	$\frac{۱}{۶}$	ع	مصالحت
۳	۴	۱۷	باغ
۹	۱۲	۱۷	۳۴

(۳) ۱۲ عول ۱۳ باقی ۷

بیوی	بہن	ماں
$\frac{۱}{۴}$	مصالحت	$\frac{۱}{۳}$
۳	قرض $\frac{۱}{۲}$ ۶	۴

(۴) ۸×۴ = ۳۲ باقی ۲۵

بیوی	بیٹا	بیٹا	بیٹا	بیٹا
$\frac{۱}{۸}$		ع		مصالحت
۱		۷		مکان
۴	۷	۷ ۲۸	۷	۷

مشق نمبر ۱۹ ردّ

(۱) ۵

پانچ بیٹیاں
۵

(۲) ۹

نو بہنیں
۹

(۳) من ۶ رد الی ۴

بیٹی	دادی
$\frac{۱}{۲}$	$\frac{۱}{۶}$
۳	۱

(۴) من ۶ رد الی ۳

ماں	دو اخیافی بھائی
$\frac{۱}{۶}$	$\frac{۱}{۳}$
۱	۲

(۵) من ۶ رد الی ۵

دادی	دو بہنیں
$\frac{۱}{۶}$	$\frac{۲}{۳}$
۱	۴

(۶) ۶ رد الی ۵

بہن	اخیافی بہن	علاتی بہن
$\frac{۱}{۲}$	$\frac{۱}{۶}$	$\frac{۱}{۶}$
۳	۱	۱

(۷) من ۴

بیوی	تین بہنیں
$\frac{۱}{۴}$	
۱	۳

(۸) ۴

شوہر	تین بیٹیاں
$\frac{۱}{۴}$	
۱	۳

(۹) ۴ × ۲ = ۸

بیوی	چھ بہنیں
$\frac{۱}{۴}$	
۱	۳
۲	۶

(۱۰) ۸ × ۶ = ۴۸

بیوی	چھ بیٹیاں
$\frac{۱}{۸}$	
۱	۷
۶	۴۲

(۱۱) ۸

بیوی	سات بیٹیاں
۱/۸	
۱	۷

(۱۲) ۸ × ۴ = ۳۲

بیوی	چار بیٹیاں
۱/۸	۷
۱	۲۸
۴	۷

(۱۳) من ۴ من ۶ رد الی ۳

بیوی	ماں	دو اخیافی بھائی
۱/۴	۱/۶	۱/۳
۱	۱	۲

(۱۴) ۸ × ۴ = ۳۲ من ۶ رد الی ۴

بیوی	بیٹی	ماں
۱/۸	۱/۲	۱/۶
۱	۳	۱
۴	۲۱	۷

(۱۵) ۸ × ۴ = ۳۲ من ۶ رد الی ۴

بیوی	بیٹی	پوتی
۱/۸	۱/۲	۱/۶
۱	۳	۱
۴	۲۱	۷

(۱۶) ۸ × ۵ = ۴۰ من ۶ رد الی ۵

بیوی	بیٹی	پوتی	ماں
۱/۸	۱/۲	۱/۶	۱/۶
۱	۳	۱	۱
۵	۲۱	۷	۷

(۱۷) من ۸ × ۵ = ۴۰ × ۳۶ = ۱۴۴۰   من ۶ ردالی ۵

	چار بیویاں	نو بیٹیاں	چھ دادیاں
	۱/۸	۲/۳	۱/۶
	۱	۴	۱
	۵	۲۸	۷
ہر فریق کا حصہ	۱۸۰	۱۰۰۸	۲۵۲
ہر فرد کا حصہ	۴۵	۱۱۲	۴۲

(۱۸) ۲ × ۲ = ۴ × ۴ = ۱۶   ۶ ردالی ۲

	شوہر	چار دادیاں	اخیافی بہن
	۱/۲	۱/۶	۱/۶
	۱	۱	۱
	۲	۱	۱
ہر فریق کا حصہ	۸	۴	۴

(۱۹) ۸ × ۵ = ۴۰ × ۱۵ = ۶۰۰   ۶ ردالی ۵

	تین بیویاں	سات بیٹیاں	پانچ دادیاں
	۱/۸	۲/۳	۱/۶
	۱	۴	۱
	۵	۲۸	۷
ہر فریق کا حصہ	۷۵	۴۲۰	۱۰۵
ہر فرد کا حصہ	۲۵	۶۰	۲۱

(۲۰) ۸×۵ = ۴۰ × ۲ = ۸۰   ۶ رد الی ۵

دو بیویاں	دو بیٹیاں	دو دادیاں
$\frac{۱}{۸}$	$\frac{۲}{۳}$	$\frac{۱}{۶}$
۱	۴	۱
۵	۲۸	۷
۱۰	۵۶	۱۴

مشق نمبر ۲۰ مقاسمۃ الجد

(۱) ۲

دادا	بھائی
۱	۱

(۲) ۳

دادا	بہن
۲	۱

(۳) ۵

دادا	بھائی	بہن
۲	۲	۱

(۴) ۳

دادا	دو بھائی
۱	۲

(۵) ۳×۵ = ۱۵

دادا	دو بھائی	بہن
$\frac{۱}{۳}$	۲	
۱	۸	۲
۵	۴	

(۶) ۳×۳ = ۹

دادا	دو بھائی	دو بہنیں
۱	۲	
۳	۴	۲
	۲	۱

(۷) ۳

دادا	علاتی بھائی	بھائی
۱	م	۲

۲۰ = ۲ × ۱۰ = ۲ × ۵

دادا	بہن	دوعلاتی بہنیں
۲	۱/۲	
۴	۵	۱
۸	۱۰	۲

(۹) ۲

دادا	بہن	علاتی بہن
	۱/۲	م
۱	۱	

(۱۰) ۳

بہن	دادا	اخیافی بہن
۱	۲	م

(۱۱) مں ۲ × ۳ = ۶

شوہر	دادا	بہن
۱/۲		
۱		
۳	۲	۱

(۱۲) ۴

بیوی	دادا	بہن
۱/۴	۲	
۱	۲	۱

(۱۳) ۶ × ۳ = ۱۸

ماں	دادا	دوبھائی
۱/۶		
۱	۵	
۳	۵	۱۰

(۱۴) ۴

بیوی	دادا	بہن	دوعلاتی بھائی
۱/۴		۱/۲	
۱	۱	۲	م

(۱۵) ۴ × ۳ = ۱۲

بیوی	دادا	تین بھائی
۱/۴		
۱	۱	۲
۳	۲	۶

(۱۶) ۶ × ۳ = ۱۸

دادی	دادا	دوبھائی	بہن
		۱۰	
۱/۶			
۱		۸	۲
۳	۵	۴	۲

(۱۷) ۶×۳ = ۱۸×۷ = ۱۲۶

دادی	دادا	تین بھائی	بہن
$\frac{1}{6}$	$\frac{1}{3}$ مابقی	۵	
۳	۵	۱۰	۲۰
۲۱	۳۵	۶۰	۱۰

(۱۸) ۶

دادا	بیٹی	دو بھائی
$\frac{1}{6}$	$\frac{1}{2}$	ع
۱	۳	۲

(۱۹) ۶×۲ = ۱۲

دو بیٹیاں	دادا	دو بھائی
$\frac{2}{3}$	$\frac{1}{6}$	ع
۴	۱	۱
۸	۲	۲

(۲۰) ۲۴

بیوی	دادا	بھائی	بیٹی	دادی
$\frac{1}{8}$	$\frac{1}{6}$	ع	$\frac{1}{2}$	$\frac{1}{6}$
۳	۴	۱	۱۲	۴

(۲۱) ۳×۳ = ۹

ماں	دادا	بہن
$\frac{1}{3}$		۲
$\frac{1}{3}$	۴	$\frac{2}{6}$ ۲

(۲۲) ۳×۳ = ۹

تین بھائی	دادا
ع	$\frac{1}{3}$
$\frac{2}{6}$	$\frac{1}{3}$

(۲۳) ۶×۲ = ۱۲

شوہر	ماں	دادا	دو بھائی
$\frac{1}{2}$	$\frac{1}{6}$	$\frac{1}{6}$	ع
۳	۱	۱	۱
۶	۲	۲	۲

(۲۴) ۶×۳ = ۱۸

شوہر	دادا	تین بھائی
$\frac{1}{2}$	$\frac{1}{6}$	ع
۳	۱	۲
۹	۳	۶

(۲۵) ۱۸ = ۳ × ۶

ماں	دادا	پانچ بھائی
۱/۶		
۱	۵/۱۵	
۳	۵	۱۰

(۲۶) ۱۲ × ۳ = ۳۶

بیوی	ماں	دادا	بہن
۱/۴	۱/۳		
۳	۴	۵	
۹	۱۲	۱۰	۵

(۲۷) ۱۲ عول الی ۱۳

شوہر	دو بیٹیاں	دادا	تین بھائی
۱/۴	۲/۳	۱/۶	
۳	۸	۲	م

(۲۸) ۶

دو بیٹیاں	ماں	دادا	تین بھائی
۲/۳	۱/۶	۱/۶	م
۴	۱	۱	

(۲۹) ۱۲ عول الی ۱۵

شوہر	دو بیٹیاں	دادا	ماں	تین بھائی
۱/۴	۲/۳	۱/۶	۱/۶	م
۳	۸	۲	۲	

(۳۰) ۲ × ۲ = ۴

شوہر	دادا	بھائی
۱/۲		
	۱	
۱/۲	۱	۱

(۳۱) ۶ عول الی ۹ × ۳ = ۲۷

شوہر	ماں	دادا	بہن
۱/۲	۱/۳	۱/۶	۱/۲
۳	۲	۱	۳
۹	۶	۳	۱۲ ۹
		۸	۴

(۳۲) ۶

شوہر	ماں	دادا	بھائی
۱/۲	۱/۳	۱/۶	م
۳	۲	۱	

(۳۳) ۶ × ۲ = ۱۲

شوہر	ماں	دادا	دوبہنیں
۱/۲	۱/۶		
۳	۱	۱	۱
۶	۲	۲	۲

(۳۴) ۶ × ۳ = ۱۸

شوہر	ماں	دادا	تین بہنیں
۱/۲	۱/۶	۱/۶	
۳	۱	۱	۱
۹	۳	۳	۳

(۳۵) ۱۲ عول الی ۱۳

دادا	شوہر	ماں	بیٹی	بہن
۱/۶	۱/۴	۱/۶	۱/۲	م
۲	۳	۲	۶	

(۳۶) من ۶

دادی	دادا	بہن	بھائی
۱/۶		۵	
۱	۲	۱	۲

(۳۷) ۴

بیوی	دادا	بھائی	علاتی بھائی
۱/۴	۱	۲	م
۱			

(۳۸) ۳

دادا	دوبہنیں	علاتی بھائی
	۲/۳	م
۱	۲	

(۳۹) ۶ × ۳ = ۱۸ × ۳ = ۵۴

ماں	دادا	بہن	علاتی بھائی	علاتی بہن
۱/۶		۱/۲		
۱				
۳	۵	۹	۱/۳	
۹	۱۵	۲۷	۲	۱

(۴۰) ۶ × ۳ = ۱۸ × ۵ = ۹۰

ماں	دادا	بہن	دوعلاتی بھائی	علاتی بہن
۱/۶		۱/۲		
۳	۵	۹	۱/۵	
۱۵	۲۵	۴۵	۴	۱

مشق نمبر ٢١ مناسخہ

(١) حامد: ٤ × ٣ = ١٢

بیوی جمیلہ	بھائی عبداللہ	بہن ہندہ
١/٤	ع	ع
١	٢	١
٣		٣

عبداللہ ٣ مافی الید ٢

بیٹی زبیدہ	بیٹی زہرہ	بہن ہندہ
٢/٣		ع
١	١	١
٢	٢	٢

المبلغ ١٢

جمیلہ	ہندہ	زبیدہ	زہرہ	
٣	٥	٢	٢	= ١٢

(٢) عمران ٦×١٨ = ١٠٨

ماں کلثوم	بیٹی رقیہ	بیٹا سلمان	بیٹا غفران
$\frac{1}{6}$	ع	ع	ع
١	١	٢	٢
١٨	١٨		٣٦

سلمان ١٢×٣ = $\frac{18}{36}$ ما فی الید $\frac{1}{2}$

دادی کلثوم	بیوی ہاجرہ	بھائی غفران		بہن رقیہ
$\frac{1}{6}$	$\frac{1}{4}$	ع		ع
٢	٣		٧	
٦	٩	١٤	٢١	٧

المبلغ ١٠٨

کلثوم	ہاجرہ	غفران	رقیہ
٢٤	٩	٥٠	٢٥ = ١٠٨

(٣) افضل ٢٤×٣ = ٧٢

بیوی نورالنساء	ماں صفیہ	بیٹی رعنا	بھائی جعفر		بہن یحیٰ
$\frac{1}{8}$	$\frac{1}{6}$	$\frac{1}{2}$	ع		ع
٣	٤	١٢		٥	
٩	١٢	٣٦	١٠		٥

نورالنساء ۶ عول الی ۹ — مافی الید ۹

شوہر احمد	بہن فردوس	بہن بتول	دو اخیافی بہنیں زاہدہ	فاطمہ
½	⅔		⅓	
۳	۴		۲	
۳	۲	۲	۱	۱

الـمـبـلـغ ۷۲

صفیہ	رعنا	جعفر	ریحانہ	احمد	فردوس	بتول	زاہدہ	فاطمہ	
۱۲	۳۶	۱۰	۵	۳	۲	۲	۱	۱	=۷۲

(۴) حمید ۱۲ × ۳ = ۳۶

شوہر	ماں	بیٹا	بیٹا	بیٹا	بیٹی
شاکر	حفصہ	باقر	حافظ	خالد	جویریہ
¼	⅙	ع	ع	ع ۷	ع
۳	۲	۲	۲	۲	۱
۹	۶		۶	۶	۳

باقر ۳/۶ — مافی الید ½

دادی	باپ	بیٹا	بیٹا
حفصہ	شاکر	اسلم	عقیل
⅙	⅙	ع	ع
۱	۱	۲	۲

شاکر ۱/۵ — مافی الید ۲/۱۰

بیٹا حافظ	بیٹا خالد	بیٹی جویریہ
۲	۲	۱
۴	۴	۲

المبلغ ۳۶

حفصہ	حافظ	خالد	جویریہ	اسلم	عقیل	
۷	۱۰	۱۰	۵	۲	۲	= ۳۶

آدم ۶×۳ = ۱۸×۳ = ۵۴

باپ ابراہیم	ماں ہاجرہ	بیٹی سارہ		بیٹا اسمٰعیل
۱/۶	۱/۶	ع	۴	ع
۳	۳	۴	۱۲	۸
۹	۹	۱۲		

اسمٰعیل ۳/۲۴ — مافی الید ۱/۸

دادا	دادی	بیوی	پوتا
ابراہیم	ہاجرہ	زبیدہ	خالد
۱/۶	۱/۶	۱/۸	ع
۴	۴	۳	۱۳

المبلغ ۵۴

ابراہیم	ہاجرہ	سارہ	زبیدہ	خالد	
۱۳	۱۳	۱۲	۳	۱۳	= ۵۴

(۶) آسیہ ۱۲x ۳ = ۳۶ x ۴۰ = ۱۴۴۰

شوہر اسحاق	ماں بلقیس	بیٹی مریم		بیٹا عیسیٰ
1/4	1/6	ع		ع
۳	۲		۷	
۹	۶	۷	۲۱	۱۴
	۲۴۰	۲۸۰		۵۶۰

اسحاق ۲۴ x ۵ = ~~۱۲۰~~ مافی الید ۳/۹

بیوی حسینہ	ماں خدیجہ	بیٹی مریم		بیٹا عیسیٰ	بیٹا محمد
1/8	1/6	ع		ع	ع
۳	۴		۱۷/۸۵		
۱۵	۲۰	۱۷		۳۴	۳۴
۴۵	۶۰	۵۱		۱۰۲	۱۰۲

المبلغ ۱۴۴۰

بلقیس	مریم	عیسیٰ	محمد	حسینہ	خدیجہ
۲۴۰	۳۳۱	۶۶۲	۱۰۲	۴۵	۶۰ = ۱۴۴۰

۷۔ یوسف ۲۴ عول ۲۷ × ۴ = ۱۰۸ × ۳ = ۳۲۴

تین بیویاں			باپ	ماں	دوبیٹیاں	
زبیدہ	عاقلہ	رشیدہ	احمد علی	کبریٰ	سلمہ	نجمہ
	$\frac{1}{8}$		$\frac{1}{6}$	$\frac{1}{6}$		$\frac{2}{3}$
	۳		۴	۴		۱۶
۱	۱	۱			۸	۸
۴	۴	۴		۱۶	۳۲	۳۲
		۱۲			۹۶	۹۶

احمد علی ۸ × ۲ = ۱۶ (۴) × ۳ = ۴۸ مسئلہ من ۲ مافی الید ۴/۱

بیوی کبریٰ	پوتی سلمہ	پوتی نجمہ
$\frac{1}{8}$	۱	۱
۱	۷	۷
۲	۲۱	۲۱

زبیدہ $\frac{1}{2}$ مافی الید ۲/۲

بیٹی	بیٹی
سلمہ	نجمہ
۱	۱
۲	۲
۶	۶

کبریٰ ۱/۲ — مافی الید ۹/۱۸

پوتی	پوتی
سلمہ	نجمہ
۱	۱
۹	۹
۲۷	۲۷

عاقلہ ۳/۶ — مافی الید ۲/۴

شوہر	اخیافی بھائی	بھائی	بھائی
بشیر	عظیم	عبدالمجید	نجیب
۱/۲	۱/۶	ع	ع
۳	۱	۱	۱
۶	۲	۲	۲

المبلغ ۳۲۴

رشیدہ	سلمہ	نجمہ	بشیر	عظیم	عبدالمجید	نجیب	
۱۲	۱۵۰	۱۵۰	۶	۲	۲	۲	= ۳۲۴

۸۔ عبدالمجید ۲۴ × ۸ = ۱۹۲ × ۱۸ = ۳۴۵۶

بیوی	دادی	بیٹا	بیٹا		بیٹا	بیٹی	بیٹی
ناظرہ	نظیرہ	مسعود	محمود		مقصود	سعیدہ	حمیدہ
۱/۸	۱/۶	ع	ع	۱۷	ع	ع	ع
				۱۳۶			
۳	۴						
۲۴	۳۲	۳۴	۳۴		۳۴	۱۷	۱۷
۴۳۲	۵۷۶		۶۱۲		۶۱۲	۳۰۶	۳۰۶

مسعود ۶×۶ = ۱۸/۳۶ — مافی الید ۱۷/۳۴

ماں	بھائی	بھائی		بہن	بہن
ناظرہ	محمود	مقصود		سعیدہ	حمیدہ
۱/۶	ع	ع	۵	ع	ع
۱/۶	۱۰	۱۰	۳۰	۵	۵
۱۰۲	۱۷۰	۱۷۰		۸۵	۸۵

ناظرہ ۱/۶ — مافی الید ۸۹/۵۳۴

بیٹا	بیٹا	بیٹی	بیٹی
محمود	مقصود	حمیدہ	سعیدہ
۲	۲	۱	۱
۱۷۸	۱۷۸	۸۹	۸۹

المبلغ ۳۴۵۶

نظیرہ	محمود	مقصود	سعیدہ	حمیدہ
۵۷۶	۹۶۰	۹۶۰	۴۸۰	۴۸۰ = ۳۴۵۶

(۹) حامد ۸ × ۸ = ۶۴ × ۴ = ۲۵۶ × ۲۰ = ۵۱۲۰

بیوی	بیٹا	بیٹا	بیٹا		بیٹی	بیٹی
رابعہ	ذاکر	خالد	ساجد		فاطمہ	انیسہ
۱/۸	ع	ع	ع	۷/۵۶	ع	ع
۱/۸	۱۴	۱۴	۱۴		۷	۷
	۵۶	۵۶	۵۶		۲۸	۲۸
	۱۱۲۰	۱۱۲۰	۱۱۲۰			۵۶۰

رابعہ ۴×۸ = ۳۲ مافی الید ۱/۸

شوہر حسن	بیٹا ذاکر	بیٹا خالد	بیٹا ساجد		بیٹی فاطمہ	بیٹی انیسہ
۱/۴	ع	ع	ع	۳	ع	ع
۸	۶	۶	۶		۳	۳
۱۶۰	۱۲۰	۱۲۰	۱۲۰			۶۰

فاطمہ ۴×۵ = ۲۰ مافی الید ۳۱

شوہر حسین	بیٹا احمد	بیٹا محمد	بیٹی زینب
۱/۴	ع	ع	ع
۵	۶	۳ ۶	۳
۱۵۵	۱۸۶	۱۸۶	۹۳

المبلغ ۵۱۲۰

ذاکر	خالد	ساجد	انیسہ	حسن	حسین	احمد	محمد	زینب	
۱۲۴۰	۱۲۴۰	۱۲۴۰	۶۲۰	۱۶۰	۱۵۵	۱۸۶	۱۸۶	۹۳	= ۵۱۲۰

(۱۰) حامد ۱۲×۳۰ = ۳۶۰×۲ = ۷۲۰×۳۲ = ۲۳۰۴۰

بیوی	ماں	اخیافی بہن	چچا
محمودہ	نجم النساء	قمر النساء	محمود
۱/۴	۱/۳	۱/۶	ع
۳	۴	۲	۳
۹۰	۱۲۰		۹۰
	۲۴۰		۱۸۰
	۷۶۸۰		

قمرالنساء ۱۲ × ۵ = ۶۰/۳۰ — مافی الید ½

ماں	شوہر	بیٹا	بیٹا	بیٹی
نجم النسار	کبیرالدین	نصیرالدین	ظہیرالدین	فاطمہ
$\frac{1}{6}$	$\frac{1}{4}$	ع	ع	ع
۲	۳		۷ ۳۵	
۱۰	۱۵	۱۴	۱۴	۷
۲۰	۳۰	۲۸	۲۸	۱۴
۶۴۰	۹۶۰	۸۹۶	۸۹۶	۴۴۸

محمودہ ۲/۱۲ — مافی الید ۱۵/۹۰

شوہر سعید	بیٹی سعیدہ	باپ محمود
$\frac{1}{4}$	$\frac{1}{2}$	$\frac{1}{6}$ وعصبہ
۳	۶	۲
۴۵	۹۰	۴۵
۱۴۴۰	۲۸۸۰	

محمود ۸ × ۴ = ۳۲ — مافی الید ۲۲۵

بیوی	بیٹا	بیٹی	بیٹی
شاہدہ	مسعود	نورالنسار	ظہورالنسار
$\frac{1}{8}$	ع	ع ۷	ع
۴	۱۴	۷	۷
۹۰۰	۳۱۵۰	۱۵۷۵	۱۵۷۵

المبلغ ۲۳۰۴۰

نجم النساء	کبیرالدین	نصیرالدین	ظہیرالدین	فاطمہ	سعید
۸۳۲۰	۹۶۰	۸۹۶	۸۹۶	۴۴۸	۱۴۴۰

سعیدہ	شاہدہ	مسعود	نورالنساء	ظہورالنساء
۲۸۸۰	۹۰۰	۳۱۵۰	۱۵۷۵	۱۵۷۵

مشق نمبر ۲۲ ذوی الارحام

(۱) ۲

شوہر	پوتی کی بیٹی	نواسی کا بیٹا
$\frac{۱}{۲}$	$\frac{۱}{۲}$	م
۱	۱	

(۲) ۳×۲ = ۶

پوتی کی بیٹی	پوتی کی بیٹی و بیٹا
$\frac{۱}{۳}$	$\frac{۱}{۳}$
۳	۱ ۲

(۳) ۲

اخیافی بھائی کی بیٹی	اخیافی بھائی کا بیٹا
۱	۱

(۴) ۶ رد الی ۵×۳ = ۱۵

اخیافی خالہ	اخیافی ماموں	نواسی
١/٣		١/٢
٢		٣
۶		
٢	۴	۹

۶

(۵)

بھائی کی بیٹی	علاتی بھائی کی بیٹی	اخیافی بھائی کی بیٹی
ع	م	١/۶
۵		١

(۶) ۶ عول الی ۷

نانا	دو اخیافی بھانجیاں	بہن کی بیٹی	علاتی بہن کی بیٹی
١/۶	١/٣	١/٢	١/۶
١	٢	٣	١

۶

(۷)

نواسی	بھائی کی بیٹی	ماں کی نانی
١/٢	ع	١/۶
٣	٢	١

(۸) ۶ رد الی ۵

اخیافی خالہ	علاتی خالہ	خالہ
١/۶	١/۶	١/٢
١	١	٣

(۹) ۶

اخیافی بھائی کی بیٹی	چچازاد بہن
$\frac{۱}{۶}$	ع
۱	۵

(۱۰) ۴

شوہر	دو بیٹیوں کی دو بیٹیاں
$\frac{۱}{۲}$	۲

(۱۱) ۶

اخیافی ماموں	علاقی ماموں	ماموں
$\frac{۱}{۶}$	م	ع
۱		۵

(۱۲) احناف

نواسی	پوتی کی بیٹی
۱	م

(۱۳) شوافع من ۶ رد الی ۴

نواسی	پوتی کی بیٹی
$\frac{۱}{۲}$	$\frac{۱}{۶}$
۳	۱

مشق نمبر ۲۳ حمل

(۱) من ۸

بیوی	چچا	حمل
$\frac{۱}{۸}$		
۱		(۷ محفوظ)

(۲) من ۱۲ عول الی ۱۳

شوہر	ماں	بیٹی	حمل پوتی
$\frac{۱}{۴}$	$\frac{۱}{۶}$	$\frac{۱}{۲}$	
۳	۲	۶	(۲ محفوظ)

(۳) ۲۴ عول الی ۲۷

حاملہ بیوی	ماں	باپ	پوتی	حمل بیٹی
$\frac{۱}{۸}$	$\frac{۱}{۶}$	$\frac{۱}{۶}$		
۳	۴	۴		(۱۶ محفوظ)

(۴) ۱۲

شوہر	دادی	حمل پوتا
$\frac{۱}{۴}$	$\frac{۱}{۶}$	
۳	۲	(۷ محفوظ)

(۵) ستواقع ۸

حاملہ بیوی	بیٹا	حمل
$\frac{۱}{۸}$		
۱		(۷ محفوظ)

احناف(۶) ۸ × ۲ = ۱۶

حاملہ بیوی	بیٹا	حمل بیٹا
$\frac{۱}{۸}$	۷	(۷ محفوظ)
۱		
۲		

شوافع(۷) من ۲۴ عول الی ۲۷

حاملہ بیوی	ماں	باپ	حمل دو بیٹیاں
$\frac{۱}{۸}$	$\frac{۱}{۶}$	$\frac{۱}{۶}$	$\frac{۲}{۳}$
۳	۴	۴	(۱۶ محفوظ)

احناف (۸) ۲۴

حاملہ بیوی	ماں	باپ	حمل بیٹا
$\frac{۱}{۸}$	$\frac{۱}{۶}$	$\frac{۱}{۶}$	
۳	۴	۴	۱۳ محفوظ

شوافع (۹) ۶

ماں	بیٹی	پوتی	حمل
$\frac{۱}{۶}$	$\frac{۱}{۲}$		
۱	۳		(۲ محفوظ)

احناف (۱۰) ۶ × ۳ = ۱۸

ماں	بیٹی	پوتی	حمل پوتا
$\frac{۱}{۶}$	$\frac{۱}{۲}$		
۱	۳		۲
۳	۹	۲	۶ ہم محفوظ

مشق نمبر ۲۴ خنثیٰ

شوافع (۱)

آزاد کرنے والا	چچازاد خنثیٰ
کل مال محفوظ	

احناف (۲) ۱

آزاد کرنے والا	چچازاد خنثیٰ
۱	م

شوافع (۳) من ۶ عول الی ۹

علاتی خنثیٰ	دواخیافی بھائی	ماں	شوہر
	۱/۳	۱/۶	۱/۲
(۳ محفوظ)	۲	۱	۳

احناف من ۶

علاتی خنثیٰ	دواخیافی بھائی	ماں	شوہر
م	۱/۳	۱/۶	۱/۲
	۲	۱	۳

اللہ کی توفیق سے اس کتاب کی تالیف کی ابتدا ۲۸ ر صفر ۱۴۰۲ھ میں ہوئی۔

اور ۲۹ ر ذی الحجہ ۱۴۰۸ء اللہ نے اپنے فضل و کرم سے اپنے ناتواں بندے کے ہاتھوں کتاب مکمل فرمائی۔

تمت بالخیر